

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



حجت الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قلم نجفی قاضی عراقی



# فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
۲۷ تا ۳۷	فقہ کی تعریف اور عید الشہادہ قسوی کی ہزلیات کا مفصل جواب	۱
۳۷ تا ۴۵	امام اعظم کی پوزیشن کتب اعلیٰ کی روشنی میں	۲
۴۵ تا ۵۴	ابو نعیم اور ذرا دوسرے کلمے کے لوازمات کا جواب نیز توراتی روایت کا جواب	۳
۵۴ تا ۶۱	سنی فقہ میں شان خدا وین و قرآن و اصحاب و خلفاء و عائشہ و معاصرو	۴
۶۱ تا ۷۲	سنی فقہ میں دستور - استنباط - عقلی جنابت میت - اذان کی شان	۵
۷۲ تا ۸۱	سنی بھائیوں کی نایہ ناز نماز - امام مسجد کی شان - بھٹکے و تیرا و بیچ کی شان	۶
۸۱ تا ۹۱	سنی فقہ میں روزہ کی شان - حج کی شان - کعبہ کی شان قرآنی کی شان	۷
۹۱ تا ۱۰۳	سنی فقہ میں عقیقہ - ختمہ - عید - جمعہ اور نوکرات کی شان	۸
۱۰۳ تا ۱۱۴	سنی فقہ میں جہاد و نکاح - طلاق اور حلالہ کی شان	۹
۱۱۴ تا ۱۲۱	سنی فقہ میں بعض جرائم کی سزا معاف اور قصاص و تہ کی شان	۱۰
۱۲۱ تا ۱۳۲	سنی فقہ میں حلال اور حرام مہلوروں کے احکام	۱۱
۱۳۲ تا ۱۴۵	باب التفرقات (یعنی مختلف مسائل)	۱۲
۱۴۵ تا ۱۵۰	سکندر شریف پر بحث	۱۳
۱۵۰ تا ۱۶۰	یلا مفصل کا اثرات	۱۴



الحمد لله والصلاة والسلام على

## فقہ کی تعریف

الفقه في الاصطلاح هو العلم بالحكام الشرعية  
المشرعية عن أدلتها التفصيلية (معالم الأصول)

ترجمہ: تفصیلی دلیلوں سے احکام شرعیہ فرمیدہ کو جاننا

تفصیلی دلیلوں سے مراد قرآن اور سنت ہے۔ اور سنت سے مراد قرآن و رسول  
عمل رسول اور تقریر رسول ہے۔ اور ان شیعوں کے بیان میں جو الفاظ مسلمانوں  
بمکتب پیچھے ہیں ان کو حدیث و روایت کہتے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک سنت وہ  
معتبر ہے جس کا بیان شیعوں کے بارہ اماموں میں سے کسی ایک نے فرمایا ہے  
چونکہ اہل سنت کے خلفاء اپنے زمانے میں شیعوں پر اور ان کے اماموں پر ظلم کرتے  
رہے ہیں لیکن امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانے میں نبو امیر  
اور ابو عباس کی آپس میں خلافت کے بارے میں لڑائی ہوئی تھی شیعوں کو کچھ آزادی  
مل گئی اور اپنے مذکورہ دونوں اماموں کی حدیث میں بھی کچھ حدیث رسول کے  
بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کیں۔ اور ان دونوں اماموں سے  
احادیث کی زیادہ مقدار روایت کی گئی ہے۔ چونکہ احادیث کے الفاظ سے جو احکام  
سمجھے جاتے ہیں انہی کو علم الفقہ کہتے ہیں اور احادیث زیادہ مقدار میں امام جعفر صادق  
علیہ السلام کے توسل سے شیعوں تک پہنچی ہیں۔ پس اسی مناسبت سے شیعہ فقہ اپنی  
فقہ کو فقہ جعفریہ کہتے ہیں اور مذکورہ کو فقہ علویہ، فقہ عیسیٰ، فقہ حنفیہ، فقہ شافعیہ



الحق آخر وہ کہا جاسکتا ہے۔ شیعوں میں بارہ امام  
تہجد یا تفسیر وہ ہوتا ہے جس کا علم کچھ مقدار  
کا علم کسی ہوتا ہے اور خطائے معلوم بھی نہیں ہوتے۔ اور امام کا علم تمام کا تمام قیسی  
ہوتا ہے۔ اور وہی ہوتا ہے اور امام خطائے بھی پاک ہوتا ہے۔ تفسیر داریوں نے  
اپنے اماموں سے جب سنت رسول کو احادیث و روایات کی صورت میں بیان کیا تو بعد میں  
انہی احادیث سے شیعوں کے کچھ کتب احادیث مرتب ہوئیں۔ شیعوں میں حدیث کی کتابیں  
بہت ہیں مگر ہم صرف چند کا ذکر بطور مثال پیش کرتے ہیں۔

۱۔ کافی شریف۔ یہ چھ جلدوں میں  
ہے اور اس میں سولہ ہزار ایک سو  
تین نوے حدیث درج ہے اس کے  
مؤلف شیخ ابو جعفر محمد ابن یعقوب  
کلیبی ہیں۔ ان کی وفات ۲۶۹ھ  
میں ہوئی ہے۔

۲۔ منیہ یا بحر الفقیہ۔ اس میں نو سو  
چوبیس احادیث درج ہیں۔ اس کے  
مؤلف شیخ ابو جعفر محمد ابن بابویہ  
تمیمی ہیں۔ انہوں نے ۳۵۱ھ میں  
وفات پائی ہے۔

۳۔ تہذیب الاحکام۔ اس میں تیرہ

ہزار پانچ سو نوے احادیث درج ہیں  
۴۔ الاستیعاب اس میں پانچ ہزار ایک سو  
سویات احادیث درج ہیں۔  
اس دونوں کے مؤلف شیخ ابو جعفر محمد بن  
حسن طوسی ہیں۔ انہوں نے ۳۲۰ھ  
میں وفات پائی ہے۔

۵۔ وسائل الشیعہ۔ یہ پچاس جلدوں  
میں ہے اس کے مؤلف شیخ مرتضیٰ  
ان ہیں۔

۶۔ بحار الانوار۔ یہ ستائیس جلدوں میں  
ہے اس کے مؤلف علامہ محمد باقر  
مجلسی ہیں۔

۱۔ الوافی۔ ۳ جلد اس کے مؤلف جلال  
عسقلانی ہیں۔

۲۔ منہجک الوسائل۔ ۳ جلد اس کے  
مؤلف مرتضیٰ نور علی ہیں۔

۳۔ کمال الزین۔ علی ابن بابویہ اس کے  
مؤلف ہیں۔

۱۰۔ النجاشی۔ اس کے مؤلف مشہور  
مصدق ہیں۔

۱۱۔ ان احادیث کی کتابوں سے جو علماء احکام شریعہ کا مخصوص شرائط کے  
ساتھ مستند کرتے ہیں ان کو فقہاء و مجتہدین کہا جاتا ہے اور ان احکام کو علم الفقہ  
کہا جاتا ہے۔ شیعوں میں فقہ کی کتابیں بہت ہیں یہاں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہوامیہ۔ ۳ جلد مؤلف مرتضیٰ محمد  
شیخ نور علی مجلسی۔

۲۔ مفتاح الکرامۃ۔ مؤلف کاظم خراسانی

۳۔ نوافذ الاحکام۔ مؤلف فاضل قزوینی

۴۔ البحر فی المسائل۔ مؤلف شیخ ابو جعفر محمد بن  
علی خراسانی

۵۔ ریاض المسائل

۶۔ مسائل الشیعہ۔ مؤلف شہید ثانی

۷۔ تہذیب علی بن احمد

۸۔ القیاس۔ مؤلف شیخ طوسی

۹۔ الخلاف۔ مؤلف شیخ طوسی

۱۰۔ المقنن۔ مؤلف شیخ صدوق

۱۱۔ المقنن۔ مؤلف شیخ مفید بن محمد

۱۲۔ الکافیہ۔ مؤلف ابو جعفر محمد بن  
عقیق علی۔

۱۳۔ التذکرہ۔ مؤلف علامہ علی بن یوسف

۱۴۔ تہذیب۔ مؤلف علامہ علی بن یوسف

۱۵۔ اختصار۔ مؤلف علی بن یوسف

۱۶۔ قواعد الاحکام۔ مؤلف علامہ علی بن یوسف

۱۷۔ المختلف۔ مؤلف علامہ علی بن یوسف

۱۸۔ التقریب۔ مؤلف علامہ علی بن یوسف

۱۹۔ الدرر السعدیہ۔ مؤلف محمد بن ابی اسیر

۲۰۔ معیار۔ مؤلف ابو القاسم جعفر بن حسن

محقق علی۔

۲۱۔ الکافیہ۔ مؤلف ابو جعفر محمد بن عقیق علی۔



- ۲۱۔ البیان فی معرفۃ مولانا  
۲۲۔ در بیان فضائل  
۲۳۔ ذکر فی شمس الرحمن محمد  
۲۴۔ الفیہ  
۲۵۔ الوسیلۃ - مؤلف محمد بن علی بن حمزہ  
۲۶۔ ترویج المعرفۃ و تحقیق - مؤلف شہید ثانی  
۲۷۔ غنیہ - مؤلف سید ابی المکارم بن زہرہ  
۲۸۔ المیزان - مؤلف سید ابی عبد اللہ بن علی  
۲۹۔ حقیقہ - مؤلف تاجی بن ابی جریج  
۳۰۔ المیزان - مؤلف ابی نعیم حلی  
۳۱۔ الوتر - مؤلف ابی نعیم حلی  
۳۲۔ حیات النقاد - مؤلف عماد الحق  
۳۳۔ مناقب علی کریم  
۳۴۔ مناقب - مؤلف کمال علی طیبانی  
۳۵۔ مستطاب العروۃ - مؤلف سید محمد بن حکیم  
۳۶۔ مفتاح کتب العربیہ - مؤلف  
سید حسینی موسوی  
۳۷۔ جامع الفروع - مؤلف تاجی بن علی  
۳۸۔ الفتاویٰ العالیہ - مؤلف سید قاسم
- ۳۹۔ الفکر فی اسلام - مؤلف  
سید اقر شیری  
۴۰۔ الفقیر الفقار - مؤلف  
محمد صادق روحانی  
۴۱۔ وسیلۃ النجا - مؤلف  
ابو الحسن علی اصحابی  
۴۲۔ فیروز العابد - مؤلف شیخ زین الدین  
۴۳۔ ارشاد الیقین - مؤلف سید محمد تقی  
۴۴۔ مناقب الابرار - مؤلف  
شیخ اسماعیل طوسی  
۴۵۔ در شمس - شیخ مرتضیٰ انصاری  
۴۶۔ الکاسب - مرتضیٰ انصاری  
۴۷۔ العروۃ الوثقی - کمال علی طیبانی  
۴۸۔ تفتیح العروۃ  
مؤلف ابی القاسم خولہ  
۴۹۔ تحریر الوسیلۃ - مؤلف  
آقا محمد باقر خراسانی  
۵۰۔ شریک الاسلام - مؤلف محقق علی  
۵۱۔ منہاج النہجین - مؤلف محمد بن حکیم

نوٹ - شیعوں نے جو کتابیں - اباؤثمان - ابی سید - فقہ - سید مرتضیٰ - علم ربانی  
علم اصول الفقہ - علم الشریعہ - علم الہدایہ - علم منطق - علم فلسفہ - علم ریاضت  
علم ہوش - علم تجوید - علم استغفار - علم طب - علم طب - علم طب - علم طب  
اگر کوئی شخص ان کی تعلیمات سے ملنا چاہے تو ان کے بارے میں پوچھنا چاہیے  
کتاب الہدایہ فی معرفۃ الشیعہ کو پڑھئے - جو کورہ کتاب گیارہ جلدوں  
میں شیعہ کتب کی ایک جامعہ ہے جس کی قمر شمس ہے -

## مولانا علی ہمدانی کی فلسفہ کے بنیاد کا جواب

۱۔ مولانا موسوی نے اپنے رسالہ حقیقت فقہ شیعہ کے مصنفہ سید محمد  
پیراویں کو یہی شکوک پیدا کیے ہیں کہ شیعہ فقہ جعفریہ کی اکثر  
اسلامی نظام کے تقاضا کی مخالفت کر رہے ہیں -

جواب ہے -

تو موسوی صاحب کو یہ دیکھنے کے ساتھ جھوٹ بولنے اور مکر و فریب  
کرنے سے متنبہ رہیں کہ شیعوں نے بھی اسلامی نظام کی مخالفت  
نہیں کی - بات دراصل یہ ہے کہ اسلامی نظام دراصل اس وقت بھی  
میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے -

۱۔ فقہ جعفریہ - ۲۔ فقہ حنفیہ - ۳۔ فقہ مالکیہ

۴۔ فقہ حنبلیہ - ۵۔ فقہ شافعیہ - ۶۔ مسابک الہدایہ

دنیا میں اس وقت تمام مسلمان مذکورہ چھ فرقوں میں تقسیم ہیں اور سب کے



سب اسلام کے دعوے دار ہیں اور ہر فرقہ اسلام کو اپنی فقہ اور مسلک کی صورت میں پیش کرتا ہے اور دوسروں کے پیش کردہ اسلام پر تنقید کرتا ہے بلکہ مخالفت کرتا ہے۔ پس ہم شیطان حیدر کو اس اسلام کے مخالف نہیں سمجھتے بلکہ اسلام نے پہنچایا ہے۔ کیونکہ اہل البیت اور اہل بیانی البیت گھر واسطے زیادہ جانتے ہیں کہ اس گھر میں کیا ہے۔

پیغمبر اسلام نے جو اسلام پیش کیا تھا آنجناب کے اہل بیت اس اسلام کو دوسرے لوگوں سے بہتر جانتے تھے اور اہل بیت خود نے وہ اسلام ہم شیعوں تک پہنچایا ہے۔ پس صحیح اسلام ہمارے پاس ہے اور حق حضرات ہیں اسلام کو فقہ حنفیہ کی شکل میں پیش کرتے ہیں ہم اس کو اسی طرح قبول نہیں کرتے جی طرح مالکی۔ شافعی۔ حنبلی اور جعفریث اسے قبول نہیں کرتے۔

### خلاصہ

ہم اسلام کے مخالف نہیں ہیں ہم فقہ زمان کے مخالف ہیں اور تو نسوی کا یہ کہنا کہ اسلامی نظام کا اعلان سے شیعہ دوسرا نظام دکھانہ ہتھکڑی حضرات کے گھر میں صحت قائم ہو گئی ہے یہ تو نسوی کی مکاری ہے۔ جو با ہم مل جاتے ہیں کہ اتحاد فقہ جعفریہ کے مطالبہ سے تو نسوی جیسے مناظر اور اہل اللہ لکھ جیسے اہل اہل بی اور اس کے استاد مولوی اللہ یار خاں کے گھر میں عثمان ہو گئی ہے۔

۴۔ تو نسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱ پر اپنے مدعا میں سے اس طرح آواز بولی اگلے سب کہ شیعوں کے عقیدہ میں ابوبکر اور عثمان وغیرہ نے نبی کریم کے بعد نبی کو بگاڑ دیا تھا اور جناب امیر نے اس بگڑے ہوئے دین کی اصلاح کرنا

ضروری نہیں سمجھا۔ پس شیعوں کو کسی بگڑے ہوئے دین پر چلنا چاہیے۔  
جواب ہے۔

تو نسوی صاحب کوئی حجابی دار فائدہ کرتے ہو۔ چودہ سو برس سے شیعوں کی کلابی تو جھگڑا ہے۔ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام میں سے ابوبکرؓ مسلمان مقتدر۔ حاکم۔ عادل۔ ابوالوہاب القادی وغیرہ نے نبی کریم سے جو احادیث معتبرہ ہیں سے نقل کی ہیں وہ حجت ہیں اور حضرت علیؓ سے لیکر امام بعدی تک آثار اہل بیت علیہم السلام جو احادیث نبوی بیان فرماتی ہیں اور صحیح اسناد سے ہم تک پہنچی ہیں وہ حجت ہیں۔ خلاصہ

مذکورہ پیشوں نے اسلام کی جو شرح کی ہے اور جو شکل و صورت پیش کی ہے ہم اسی کو صحیح اسلام اور دین محمدی سمجھتے ہیں۔ اور اہل سنت کے بزرگوں نے مثلاً

ابو ہریرہ۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ قتادہ۔ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ بخاری۔ مسلم۔ نزاری۔ راوی۔ احمد بن حنبل۔ ابن عربی اور ابن کثیر وغیرہ نے جو شکل و صورت اسلام کی پیش کی ہے چودہ سو برس کی تاریخ گواہ ہے کہ شیعہ اسے کسی قیمت پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ جناب امیر نے شیعوں کے بگڑے ہوئے اسلام کی اصلاح فرمائی تھی۔ البتہ آنجناب نے اپنی رعایا کو اس پر چھوڑ دیا تھا اور یہی انصاف ہے کہ حاکم اپنی رعایا کو اپنے عقیدہ پر چھوڑ دے کہ ہر مذہب کو اپنی حق عام کرے۔

۳۔ تو نسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱ پر یہ گویا نشانہ بھی کی ہے کہ شیعوں کو ان کے اماموں کے عقیدہ کا حکم دیا تھا۔ پس شیعہ عقیدہ میں ہیں اور فقہ جعفریہ کا



مطالعہ فرمایا۔

جواب

تقدیر کوئی ہر بات نہیں ہے کیونکہ ہر صفت کی بخاری شریف میں لکھا ہے  
 قال الحسن التقيت الى يوم القيامة ان تقدر قيامت تاك جائز ہے۔ نیز ہی کریم  
 اور ابو بکر بھی نہیں دن تاك تقدیر کر کے کار میں چھپے رہے تھے۔ نیز شیعوں کا امام غلام  
 ابو حنیفہ بھی تقدیر کر کے زیور ان علی کا جلائی کرتا تھا۔ ثبوت اور منجھس صحت  
 نیز بخاری شریف و کرامت میں لکھا ہے کہ اسامہ اسنے کے بعد عمر صاحب بھی گھر میں تقدیر  
 کر کے چھپ گئے تھے۔ نیز عثمان صاحب بھی موت سے پہلے چند دن تقدیر کر کے گھر میں چھپ  
 رہے۔ نیز معاویہ بھی فرقہ مکہ سے پہلے چند دن تقدیر چھپ رہا۔ نیز معاویہ اور حجاج  
 کے زمانے میں اہلسنت کے بڑے بڑے بزرگ تقدیر میں رہے۔ میں شیعوں کو ان کے  
 ملاؤں نے اسی وقت تقدیر کا حکم دیا تھا۔ جب اہلسنت کے ملقا اور حکام ان پر ظلم  
 کرتے تھے اور ان کو قتل کرتے تھے۔ پس شیعوں نے اپنی جان بچانے کی خاطر تقدیر  
 کیا اور اسی میں کیا ہرج ہے۔ اب جبکہ شیعوں کو جان کا خطرہ نہیں رہا تو تقدیر کی ضرورت  
 بھی نہیں رہی شیعوں کا یہ جابر مطالعہ ہے کہ ہم اپنے امور زندگی میں فقہ جعفریہ پر عمل  
 کریں گے اور دیگر فقہ اہلب اسلام اپنی اپنی تقدیر پر عمل کریں۔

۴۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۹ پر یہ فرمایا کہ کاری بھی کی ہے کہ شیعوں  
 نے انگریز کے زمانہ میں یا پاکستان بننے کے بعد طاقت ملی تھاں سے شیعہ نو زنجو تک  
 تقدیر جعفریہ کا مطالعہ کیوں نہ کیا۔

جواب۔ بخیر صاحب کا امام اہلسنت ملو قول کے دل پر نشتر کا کام کرتا ہی

رہے گا۔ تونسوی کو لکھو فرمایا سے شرم نہ کیا ہے۔ انگریز کے زمانے میں بھی  
 فقہ اہل اسلام عدالت میں قبول تھا وہ غلامی۔ لکھنا۔ میراث کے احکام تھے۔ اور  
 شیعوں کے لئے ان میں امور میں فقہ جعفریہ کے مطابق اور شیعوں کے لئے فقہ  
 حنفیہ کے مطابق فیصلہ ہوتے تھے۔ اور بعد اس دعوے پر عدالت کا ریکارڈ  
 گواہ ہے کہ جب عدالتی امور میں اہلسنت چاہتے ہیں کہ فقہ حنفیہ مانگے تو ہم  
 شیعوں کو یہ یا نہ مانگے رہے کہ ہمارے لئے تمام عدالتی کاروائی فقہ جعفریہ کے  
 مطابق کی جاسکتی۔

۵۔ تونسوی اسنے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۱ پر یہ فرمایا کہ کاری بھی کی ہے کہ فقہ  
 جعفریہ نہ تو رسول اللہ کے منسوب ہے اور نہ ہی جابر علی سے لے کر امام  
 محمد باقر تک کسی امام سے منسوب ہے بلکہ صرف امام جعفر صادق کی طرف منسوب  
 ہے اور یہ جھوٹ ہے۔

جواب

ہم تو مولوی عبدالستار کو پڑھا تھا آدمی سمجھتے تھے لیکن موصوف کا رسالہ  
 دیکھتے کہ بعد معلوم ہوا ہے کہ موصوف یا تو علم اصول فقہ اور علم فقہ سے ناواقف  
 ہیں یا پھر حلقہ بوجہ کر ملک میں شیعہ سنی فساد برپا کرنا چاہتے ہیں۔ بابت دراصل  
 وہ ہے کہ فقہ کے احکام احادیث سے لئے جاتے ہیں اور شیعوں کی حدیث کی کتابیں  
 گواہ ہیں کہ ان کی قریم اور عظمت علی سے لیکر امام محمد کی تک تمام معصوموں کی  
 حدیثیں تحریر ہیں اور فقہ جعفریہ کو فقہ نبویہ، علویہ، حنفیہ، جعفریہ، سجادیہ کہا درست  
 ہے۔ اگر تونسوی کی زبان سلی نہیں ہوتی تو ہم عرض کرتے ہیں کہ فقہ حنفیہ کا یہی



رسول اللہ سے منسوب ہے اور نہ ہی ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ و زید سے منسوب ہے۔ یہ فقہ صرف ابو نعیمان ابو حنیفہ کی طرف منسوب ہے اور حضرت نعیمان کی فقہ وہ ہے جس میں کتے کا چہرہ بھی پاک سمجھا جاتا ہے۔ پس ایسی فقہ کو ہم نہیں مانتے۔ بہادر بڑھالیہ ہے ہم اس فقہ پر عمل کریں گے جو ہمارے بارہ اماموں کے ارشادات کی روشنی میں درست ہے۔

۶۔ تونسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے حوالہ میں یہ پھر فریب چال بھی چلی ہے کہ فقہ جعفریہ کو امام صادقؑ نے نہ ہی دیکھا تھا اور نہ ہی اس پر عمل کیا تھا اور نہ ہی اس پر عمل کرتے کا حکم دیا ہے۔

جواب۔

تونسوی صاحب جان بوجھ کر تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ فقہ وہ علم ہے اور احکام ہیں جو نبی کریم اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی احادیث کی روشنی میں حاصل کئے جاتے ہیں۔ فقہ جعفریہ بھی کریم اور ائمہ اہلبیت کے ارشادات کی روشنی میں حاصل کی گئی ہے۔ پس فقہ جعفریہ کے وہی احکام ہیں جو نبی کریم اور ائمہ اہلبیت نے خود بھی عمل فرمایا ہے اور اپنے شیعوں کو اس پر عمل کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اگر تونسوی صاحب کی تسلی نہیں ہوئی تو پھر ہم یوں عرض کریں گے کہ فقہ حنفیہ کا بانی نعمان ابو حنیفہ امام اعظم مشرق میں پیدا ہوا اور یہ وہاں رہا جہاں وفات پائی۔ لہذا فقہ حنفیہ کو نہ ہی رسول اللہؐ نے دیکھا اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ پس فقہ نعمان جیوٹ کا پلندہ ہے اور جس طرح فقہ نعمان کو اہلسنت کے دوسرے مذہب تسلیم نہیں کرتے اسی طرح ہم شیعہ جان حیدر کو اور بھی فقہ حنفیہ کو

نہیں مانتے۔

۷۔ تونسوی نے اپنے رسالہ کے ص ۱۲ میں یہ چالاک بھی کی ہے کہ میرے فیصلے میں آنحضرت کے مبارک دور سے فقہ اہلسنت ہی چلی رہی ہے اور امام جعفر صادقؑ نماز، روزہ، عبادت و معاملات تمام امور زندگی میں اسی پر عمل پیرا بھی رہے ہیں۔

جواب۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔۔۔ عبدالستار تونسوی صاحب جیوٹ یوٹھ کے تمام باور کو اس کر گئے ہیں۔ کیونکہ اہلسنت کی کتاب الفقہ علی قاضی ابی یوسف مقدس ہے لکھا ہے کہ نعمان صاحب سنت میں پیدا ہوئے اور ۵۰ھ میں مر گئے اور امام مالک ۱۷۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں مر گئے اور امام شافعی ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۰ھ میں مر گئے اور امام احمد مشہل ۲۴۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں مر گئے۔ پس نبی کریم کے مدینہ طیبہ میں آنے کے بعد ۱۰ھ تک اہلسنت کے کسی امام کا دنیا میں وجود ہی نہیں تھا لہذا ان کی چاروں فقہ کو نہ ہی نبی کریم نے دیکھا ہے اور نہ ہی ان پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس یہ غلطی ہم تونسوی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس بات پر ہم سے منظرہ کر لیں اور ثابت کریں کہ انی بدعت رسول اللہ کے مبارک دور سے حنفیوں کی فقہ پر عمل پیرا تھے۔

کتاب تہذیب الفتنی ص ۳۴ میں لکھا ہے کہ عباسی خلیفہ ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی طالب نے اس زمانہ میں اہل اسلام کا اختلاف



فردی نہایت شایستگی سے تھا کہ اسلام ایک مذاق میں گیا۔ پس تصور کیا کہ کسی  
کی ایک پیشگوئی کے لئے اور اختلاف کی روک تھام کے لئے یہاں پر آمیزش دیا کہ مسلمان  
خدا کا ایک کے دوسرا کو جمع کیا جاسے اور ان میں ایک ایک لاکھ درہم بیت المال  
میں جمع کرانے کا حکم دیا جاسے تاکہ ان کا مذہب سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے  
مطلق۔ مگر یہ تھا کہ یہ اور خفیہ لوگوں نے ایک ایک لاکھ درہم دے کر اپنے  
اپنے مذہب کو پیش کر دیا۔ اسی زمانے میں شیعوں کے بڑے عالم اور رئیس  
علی بن ابی طالب نے علم ائمہ کی تحفہ۔ انہوں نے۔ درہم درہم دینے کی  
پیشکش کی تھی لیکن حکومت کی مطلوبہ رقم پوری نہ ہونے کی وجہ سے فقہ جعفر  
کو سرکاری طور پر تسلیم نہ کیا گیا۔

### خلاصہ

تو نسوی صاحب عوام کو چکر نہ دیں شیعوں اسلام کے مخالفت نہیں ہیں  
بلکہ فقہ نفعان کے مخالف ہیں۔ شیعوں کے تین امام رسول اللہ کے زمانے میں  
موجود تھے۔

### ۱۔ حضرت علی

۲۔ حضرت امام حسن ۳۔ حضرت امام حسین  
اور ان تینوں کی پوری رسول اللہ کے وہی کے خون اور گوشت کو انہوں نے  
اپنا خون اور گوشت قرار دیا۔ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کی نافرمانی  
کو اپنی نافرمانی۔ ان کی محبت کو ایمان اور ان کے بغض کو نفاق سے تعبیر فرمایا۔  
اور فقہ حنفیہ کے مآلی نفعان صاحب تو بھی کہہ رہے تھے کہ یہ ستر سال بعد پیدا ہوئے  
ہیں۔ اہل سنت کی کتاب شذرات المذہب مستم ۲۲ میں لکھا ہے۔

### نعمان لفظ دارالکبیر لعل تحفہ جو عندہ صناع

کہ نعمان صاحب کا ایک بہت بڑا گھر تھا اور اسی گھر میں نعمان کا کٹری کا  
بہت بڑا کاروبار تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نعمان بہت بڑے جولاہے تھے۔ پس کیا ایک بہت  
بڑا جولاہا اور کچا دہی اسلام۔ جولاہا مسلمان تو ہو سکتا ہے لیکن امت محمدی کا  
ایم نہیں ہو سکتا۔ چونکہ نعمان صاحب جولاہے تھے لہذا چار حرف پڑھنے کے بعد  
ایسے بے نیکی سے دیکھے کہ شرم سے تمام عالم اسلام کی گردن جھک گئی۔ یہ  
تو ہی نعمان کا ہی فقر اکبر میں ہے کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کریم کے والدین و عذراۃ فقر کی حالتیں دیکھیں۔

پس ہم ایسے بے ادب امام کی فقر نہیں مانتے۔ طبقات الشافعیہ میں لکھا  
ہوا ہے کہ کوئی ہاشمی حضرت علی پر کسی غیر کو ترجیح نہ دے گا اور انتخاب سے  
اس کو افضل نہ سمجھے گا۔ اور ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں پاکستان کا کوئی مستبد  
امام اعظم (جولہا ہے) کو امام جعفر صادق علیہ السلام (جو کہ بھی کہہ دے) پر  
ترجیح نہیں دے گا۔

۴۔ تو نسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۲ میں یہ چال بھی چلی ہے کہ امام جعفر  
صادق کی وہی فقر ہے جو انہوں نے اپنے شاگردان رشید ابو حنیفہ، مالک اور دیگر  
اکابر اہل سنت کو تسلیم فرمائی تھی۔ پس یہی فقر حنفیہ حقیقت میں فقر جعفری ہے۔  
جواب۔

تو نسوی صاحب! کیا آپ کا ذہن تو ازل تو خواب نہیں ہو گیا! اگر امام



جعفر صادق آپ کے تمام بزرگوں کے استاد ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اہلسنت کے امام بخاری اور مسلم نے اپنی حدیث کی کتابوں میں ان سے حدیث کیوں نہیں لی یا آپ کی نقد کی کتابوں میں امام جعفر صادق کے فرامی کیوں نہ کر دیں اور اس فقہ حنفیہ کو فقہ جعفریہ کا نام کیوں نہیں دیا جاتا۔ فقہ حنفیہ کو فقہ جعفریہ کہنا یہ جو دھوپیں صدیوں میں آپ کا ذکر ہو رہا اور عقیدہ جھوٹ ہے فقہ ائمہ علیہ السلام میں۔  
۹۔ تونسوی صاحب نے اپنے رسالہ کے ص ۱۲ میں اس فریب سے بھی کام لیا ہے کہ شیعہ کی کتب حدیث یا کتب فقہ نہ ہی امام جعفر صادقؑ نے خود تحریر فرمائی ہیں اور نہ ہی اپنے شاگردوں کو لکھوائی ہیں پس شیعہ اپنی فقہ کو فقہ جعفریہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔

تونسوی صاحب! تم اور امام خود کتابیں نہیں لکھتے اور نہ ہی کسی کو پاس عیا کر لکھواتے ہیں بلکہ لوگ انبیاء و اولاد کے ارشادات سنتے ہیں اور پھر قاتر الیٰں خود ہی انہیں لکھتے ہیں اور وہ فرامی حدیث کہلاتے ہیں اور ان سے جو احکام مجھے جاتے ہیں وہ احکام فقہیہ کہلاتے ہیں اور آپ کی اپنی منطق نے تو اہلسنت کے تمام مذہب کا جنازہ نکال دیا ہے کیونکہ آپ کی کتب احادیث یا کتب فقہ نہ تو رسول اللہؐ نے لکھی اور نہ لکھوائی ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ اہلسنت کی تمام کتب اس جھوٹ کا پلندہ ہیں اور اہلسنت کے کسی مذہب کو حق نہیں پہنچا کہ وہ اپنے مذہب کو نبی کریمؐ یا کسی صحابی کی طرف منسوب کر لکھے۔ مگر قسلی نہیں ہوئی تو مزید شیخے۔

آپ کے مذہب کی پہلی تاریخہ کتاب مولانا ہے جسے آپ کے امام امام نے تحریر کیا ہے۔ امام ۱۳۰ھ میں پیدا ہوئے تھا اور ۱۷۵ھ میں مر گیا تھا۔ پس یہ کتاب رسول کریمؐ کے تقریباً سو سال بعد لکھی گئی ہے جس وقت کہ تمام صحابیؓ مرنے لگے تھے پس یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی دوسری تاریخہ کتاب صحیح بخاری ہے جسے محمد بن اسماعیل نے لکھا ہے اور ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا ہے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی ہے۔ لہذا یہ کتاب نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ پس بخاری شریف بھی جھوٹ کا پلندہ ہے کیونکہ اس کے صحیح ہونے کی نہ ہی نبی کریمؐ نے اور نہ ہی کسی اور صحابیؓ نے تصدیق کی ہے۔

آپ کی تیسری تاریخہ کتاب صحیح مسلم ہے جسے مسلم بن حجاج نے تحریر کیا ہے۔ یہ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۶۱ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو پچیس برس بعد لکھی گئی ہے پس یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

آپ کی چوتھی تاریخہ کتاب سنن ابی داؤد ہے جسے سلیمان بن اعثوث نے لکھا ہے۔ یہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۷۵ھ میں وفات پائی ہے۔ پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو پچیس برس کے بعد لکھی گئی ہے لہذا یہ کتاب بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔

تونسوی صاحب! ہماری طرف سے آپ کو چیلنج ہے کہ آپ ثابت کریں کہ آپ کی کوئی کتاب خواہ حدیث کی ہو خواہ فقہ کی ہو نبی کریمؐ کے زمانے میں یا



خلفائے زمانے میں تحریر کی گئی ہو۔ عبد الملک کے زمانے سے پہلے جو کہ ۳۵۰ھ  
میں خلیفہ تھا ہے۔ آپ ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ کے مدعیب کا کوئی ٹونا پٹونا  
رسالہ بھی حدیث میں تحریر ہوا ہو بلکہ آپ کے ہاتھ تازہ خلیفے ابو بکر و عمر حدیث  
لکھنے کے سخت مخالف تھے۔ اور انہوں نے کبھی ہونی حدیثوں کو اسی طرح  
جلایا ہے جیسے کہ آپ کے عثمان صاحب نے قرآن پاک جلایا ہے  
ترسوی اور ملک صاحب نے اپنے رسالوں میں دلی کی بھڑاسیوں بھی  
دکالی ہے کہ شیعہ مذہب کی کتب احادیث کے راوی جھوٹے ہیں پس فقہ  
جعفریہ جھوٹ کا پتہ دیتے

جواب :-

شکل مشہور ہے کہ حجاج کو چیلنی کیا غصہ دے گی جبکہ خود اس میں ہے  
شمار جمید میں۔ ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ اہلسنت کی کتب احادیث کے  
راوی جھوٹے ہیں پس خلیفہ بھی جھوٹ کا پتہ دے ہے۔ بلکہ راوی کی شان اور  
ہے اور خلیفہ اور امام کی شان اور ہے۔ اور اہلسنت کے امام اور خلیفے بھی  
قابل اعتبار نہیں ہیں۔ نو مذہب کے طور پر ہم بعض کا تذکرہ کرتے ہیں :-

۱۔ اہل سنت کا چیلنا تازہ خلیفہ اور راوی ابو بکر ہے سنیادی شریف کتاب  
الغسل گواہ ہے کہ اس نے نبی کریم کی بیٹی کا حق غصب کر کے رسول اللہ کو  
ادیت دی ہے اور جس نے نبی کو ادیت دی ہے اس پر قرآن پاک میں لعنت  
کا ذکر ملتا ہے۔ نیز ادب الغزو کتاب اللہ عام میں حضور نے فرمایا۔ یا ابوبکر  
الشرا و خیکم اجمعی من و مدیب الغل۔ کہ شرک تم میں جو نبی کی مثال

ہے بھی نہ بارہ پوسٹ سیدہ ہے۔ نیز یوں امام مالک کتاب الجہاد میں ہے کہ  
حضور نے ابو بکر کے بارے میں فرمایا۔ ہذا ادری ما تعد ثلوث بیدری  
من معلوم آپ میرے بعد کیا کیا بدعات کریں گے۔ نیز مسلم شریف کتاب النہی  
میں ہے کہ حضرت عمر نے اقرار کیا ہے کہ جناب امیر اور جناب عباس ابن عبد المطلب  
ابو بکر کا ذبا۔ اثنا اثنا غارہ۔ جھوٹا گنہگار۔ خیانت کار اور دغا باز تاجتے  
تھے۔ فقہ حنفیہ کے ہاتھ تازہ راوی ابو بکر کے بھی وارے وارے جہاؤں۔ کیا شان  
ہے راوی کی مگر مذکورہ صفحات والے مذہب کی خلفاء کی مسٹ میں گنہگار نظر  
آتی ہے تو حنفیوں کو بھلا حضرت نور کہوں سمجھتا ہے۔

۴۔ اہلسنت کا دوسرا ہاتھ تازہ خلیفہ اور راوی عمر فاروق ہے۔ مسلم شریف باب  
ترک الوقیفہ میں ہے کہ عمر بن خطاب نے نبی پاک کے بارے میں کہا تھا کہ معاذ اللہ  
معاذ اللہ نبی پاک کو بدیان ہو گیا ہے یعنی وہ پاک رہا ہے۔ عمر صاحب  
مال لڑا لڑا نبی اور حدیث میں نبوت پر شک کرنے والا ہے۔ خیر اور احمد میں جہاد  
سے بھی بھاگنے والا ہے۔ اس خلافت کے بھی وارے وارے جہاؤں جن میں  
ہاتھ تازہ خلیفہ عمر ہے اور اس فقرہ کے بھی قرآن جہاؤں جس کی حدیثوں کا راوی عمر  
صاحب ہے۔

کتاب الغل والنخل جلد اول ذکر بارہ اختلاف میں ہے کہ حضور پاک نے  
وقت موت فرمایا تھا۔ لعن اللہ من تخلت عن حبیشہ اسامہ  
مکہ و لشکر اسامہ کے ساتھ نہ جانے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ابو بکر اور عمر بھی  
اس لشکر میں تھے اور ساتھ نہیں گئے تھے۔ بلکہ واپس آگئے تھے۔



فقہ حنفیہ کے بارے میں لوگوں پر یہی لغت قرار ہے۔ ۱۔ فقہ حنفیہ کے خلیفے بھی ہیں راوی اور امام بھی ہیں۔ چشم بدویر (شمالاً قطرہ من شمس) انصاف کا تقاضا ہے کہ فقہ حنفیہ کے واسطے ایسے راویوں کو چھوڑ دیں جن پر امام نے لغت قرار دیا ہے اور فقہ حنفیہ کے واسطے ایسے خلیفوں کو چھوڑ دیں جن پر امام نے لغت قرار دیا ہے۔ اور پھر حساب کو کے دیکھیں کہ گھاسٹے میں کون ہے؟

۲۔ اہلسنت کے ہیکل اور دائرہ نماز خلیفہ اور راوی عثمان صاحب بھی ہیں بخاری شریف باب جمع القرآن میں لکھا ہے کہ میں نے عثمان سے سنا ہے کہ تم نے اور اسی خدمت میں کے صلے میں اصحاب بھی سنا ہے کہ تم نے سنا ہے اور بی بی عائشہ نے بھی اس کے نقل کا حکم دیا تھا۔

۳۔ اہلسنت کی حدیثوں کی ایک اور دائرہ نماز راوی بی بی عائشہ بھی ہے۔ کتاب التفسیر علی السنۃ المحمدیہ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ نے بی بی عائشہ سے کہا تھا منطلق عنہ المکرر الا و المکرر الا و شیئہ اور مکرر سے کہا روایتی نے بھی کی حدیثیں یاد کرنے سے آپ کو باز رکھا ہے۔

سبحان اللہ کیا نشان بیان کی ہے ابوہریرہ نے بی بی عائشہ کی معذرت پر کہ حنفیوں نے خیرہ اشطرو ویکم من ہذا التفسیر کو اٹھا دینا تحریر سے کہ ایک دھوکا دیا ہے۔ کیونکہ بی بی عائشہ کو بار بار منظر اور ملک سے فرستے ہیں کہاں ملتی تھی۔ جواب کے کہتے ہیں اسی بی بی کو ہی بھونکنے تھے اور عثمان صاحب کے قتل کا خوراکے صلہ رحمت دیا

انہیں بھی اسی نے ذبح کر دیا ہے۔

۵۔ اہلسنت کی فقہ کا ایک اور دائرہ نماز راوی طلحہ بھی ہے۔ تفسیر فتح القدیر سورہ احزاب میں لکھا ہے کہ امی طلحہ نے اوزد کی تھی کہ بی بی عائشہ نے کہا ہے کہ کھان کھان سے نکاح کر لے والی راوی فقہ عثمان کو مبارک ہو۔ ۶۔ اہلسنت کی احادیث کا ایک راوی عبداللہ بن مسعود بھی ہے۔

تفسیر اتفاق میں لکھا ہے کہ یہ قرآن پاک کی آخری دو سورتوں کا منکر تھا۔ پس قرآن پاک کا منکر راوی فقہ عثمان کو ہی مبارک ہو۔ ۷۔ فقہ حنفیہ کا ایک اور دائرہ نماز راوی عبداللہ بن عثمان بھی ہے۔ مروج الذهب وکر عبداللہ بن زبیر میں لکھا ہے کہ امی عباسی منکر کو باز رکھا تھا اور حنفی لوگ منکر کو زنا سمجھتے ہیں پس زنا کو باز رکھنے والا راوی فقہ عثمان کو مبارک ہو۔

۸۔ فقہ حنفیہ کا ایک اور دائرہ نماز راوی عبداللہ بن زبیر بھی ہے۔ ۹۔ اہلسنت والیہ سنت ذکریہ میں لکھا ہے کہ جواب کے مقدم پر تھوٹی تھی اسی کے راوی تھی۔ پس یہ تھوٹ کا راوی بی بی عائشہ کو مبارک ہو۔ ۱۰۔ اہلسنت کا ایک اور دائرہ نماز راوی ابوہریرہ بھی ہے۔

کتاب التفسیر علی السنۃ المحمدیہ وکر ابوہریرہ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ عمر و عثمان اور عدت علی عبداللہ بن زبیر سمجھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت عمر نے انہیں حدیثیں بیان کرنے کی بات ان کی ٹھکانی بھی کی تھی۔ چار راویوں کی نظر میں کتاب راوی فقہ عثمان کو مبارک ہو۔



۱۰۔ السنن کا ایک باب یا ترمذی انس بن مالک بھی ہے۔  
 کتاب السنن علی السننہ المصنوعہ ذکر ابو ہریرہ میں لکھا ہے کہ نعمان صاحب  
 انس بن مالک کو تصدیق کرتے تھے حضرت بھائیو! مبارک ہو۔  
 ۱۱۔ السنن کی فقہ کا ایک راوی عمرو بن عمار بھی ہے۔  
 ترمذی نے عمرو بن عمار میں لکھا ہے کہ اس کے پیروں نے کعبہ چار بار گھومنا  
 نے دھو کر لیا تھا کہ یہ بار لفظ ہے پس ایسا پاکیزہ نسب راوی فقہ نعمان کو  
 ہی مبارک ہو۔

۱۲۔ السنن کا ایک باب یا ترمذی ابو موسیٰ اشعری بھی ہے۔  
 کتاب الاستیعاب ذکر ابو موسیٰ اشعری اور عبد اللہ بن قیس بن سلیم میں  
 ہے کہ یہ حضرت علی سے بیعت کرتے تھے۔ پس دشمن علی راوی فقہ نعمان کو مبارک ہو۔  
 ۱۳۔ سنن بھائیوں کا ایک راوی عبد اللہ بن عمرو بھی ہے۔  
 بخاری شریف کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ اسی عبد اللہ بن عمرو نے یزید کی  
 بیعت کی تھی۔ پس یزید ملعون کی بیعت کرنے والا راوی فقہ حنفیہ کو مبارک ہو۔  
 اگر ضرورت پڑے تو ہم طبقہ ثانی کے روایت مثلاً مجاہد مکرمر  
 حسن بصری۔ عطاء بن یدار وغیرہ کے بھی پوچھ لکھیں گے۔

## ابو حنیفہ، نعمان، امام اعظم کی پذیرش

محمد والدین قمر آبادی صاحب قاسم نے نعمان کو کفر لکھا ہے۔  
 اور نیز بنی ہمدانی نے اپنی کتاب السنن میں نعمان کی مذمت کی ہے۔  
 امام غزالی نے بھی ایک کتاب المنہج نامی نعمان کی مذمت میں تحریر کی۔  
 ہے اور خطیب البیہقی نے تو تاریخ بغداد میں حدیثی کردی ہے۔ ہم  
 صرف تاریخ بغداد سے السنن کی مستبر کتاب سے احادیث کے مستبر امام  
 اعظم نعمان کی مذمت نقل کرتے ہیں کہ کتبہ کرتے ہیں۔ ہوا اگر ہمارے  
 حقیقی بھائیوں کی قسمی نہ ہوتی تو پھر ایک مستبر کتاب نعمان پر نہیں لکھتے

## بانی فقہ حنفیہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت انکونی کی شان کتب اہل سنت کی روشنی میں

دین اسلام کو سب سے زیادہ نقصان ابو حنیفہ نے پہنچایا ہے

بشوت ماحنفہ ہو

۱۔ السنن کی مستبر کتاب تاریخ بغداد جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶ ذکر نعمان  
 شریف عارفی بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی۔  
 حسن اسحاق بن اسیرا بھیہم الختیبی قال قال مالک۔



ما ولید فی الاسلام من لودا فخر علی اعداء الاسلام

من ابی حنیفہ

ترجمہ۔ اسحق بن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت مالک فرماتے تھے کہ کوئی بچہ اسلام میں ایسا نہیں پیدا ہوا کہ جس نے ابو حنیفہ سے زیادہ اسلام کو نقصان پہنچایا ہو۔

نوٹ۔ مناظر اہلسنت عبدالستار تونسوی کو مبارک ہو۔ علامہ صاحب آپ کے عقیدہ میں بیسویں کے چاروں امام برحق ہیں۔ پس آپ کے امام مالک کی زبانی آپ کے امام اعظم کی عزت بھی برحق ہے۔

ابو حنیفہ کا فتنہ ابلیس کے فتنے سے سخت ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۹۶

عن مالک بن انس قال کان فتنۃ ابی حنیفہ

احضر علی ہرۃ الرصۃ من فتنۃ ابلیس

ترجمہ۔ مالک بن انس فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ کا فتنہ اس امت کے لئے ابلیس کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ تھا۔

نوٹ۔ اہلسنت کے مناظر اعظم ابی حنیفہ فرمایا آپ نے، مگر آپ کے امام صاحب کی آپ کے بزرگوں نے کیا تعریف کی ہے۔

ابو حنیفہ کا فتنہ و جہاں کے فتنے سے بڑا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۹۶

عن عبدالرحمن بن عہدی یقول ما اعلم فی الاسلام

فتنۃ بعد فتنۃ الدجال اعظم من رأی ابی حنیفہ۔

ترجمہ۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ اسلام میں و جہاں

کے فتنے کے بعد ابو حنیفہ کی داسے سے کوئی بڑا فتنہ ہو۔

نوٹ۔ تونسوی صاحب مبارک ہو۔ یہی آپ کے ماہر نامہ نام میں بھی کی فقہ حنفیہ آپ بچا رہے پاکستانی مسلمانوں پر ٹھوسنا چاہتے ہیں۔

ابو حنیفہ نے اسلامی دشمن کے پیچڑھیلے کئے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۹۸

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۹۸

عن سفیان ثوری از جبارہ نعنی ابی حنیفہ ففتال

الحمد للہ الذی ارجح المسالین عنہ لقد کان یقتضی

عری الاسلام جبروتہ عریۃ ما ولدی الاسلام



## ابو حنیفہ کی کتاب الجمل کی شان

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ص ۲۵۴

ابن مبارک کہتا ہے کہ جو شخص ابو حنیفہ کی کتاب الجمل پڑھے تو  
حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر سکتا ہے۔

مروئی ابن مبارک کہتا ہے۔ ہا اوری وضع کتاب الجمل  
الاشیخات کہ کتاب الجمل عسری بیضا سنے بنائی ہے۔

ابن مبارک کہتا ہے کہ جس نے کتاب الجمل بنائی ہے وہ ایسے  
بے زیادہ شریف ہے اور جو شخص کتاب الجمل کو پڑھے اس کی  
عورت کو طلاق ہو جاسکے گی۔

نوٹ۔ توتوسی صاحب دیکھا کہ آپ کے امام کی تاریخ تائیدیت کی آپ کے  
برادر کو نے کسی بھی مٹی پلید کی ہے۔ کیا اسکا امام کی فقہ پر ناز کرتے ہو۔ وہ ہے  
دار سے جہاں۔

ابو حنیفہ کی بیچاک میں بی پرورد  
بہیں پڑھا جاتا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ص ۲۵۴

حولہ اشام علی اهل الاسلام عندہ

ترجمہ۔ سفیان ثوری کو جب ابو حنیفہ کی موت کی خبر پئی تو اس  
نے شکر خدا کیا اور کہا کہ ابو حنیفہ اسلام کی دسی سکے پہنچ گئے ہیں  
تھا اور اسلام میں ابو حنیفہ سے زیادہ بد بخت کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا  
نوٹ۔ توتوسی صاحب مبارک ہو۔

گو قبول اقتدر سے عز و شرف

بھی پاک نے ابو حنیفہ کے فتوؤں پر عمل کرنے  
سے منع کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

اہلسنت کی کتاب تاریخ بغداد ص ۲۵۴

محمد بن حبان یقول رأیت النبی فی المنام فقلت  
یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفہ  
واضحاً بل انظر فیہا واعمل علیہا قال لا لا۔

ترجمہ۔ محمد بن حبان کہتا ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ کو دیکھا اور  
عرض کی کہ حضور ابو حنیفہ کے مسئلوں پر کیا عمل کرتا جائز ہے۔ حضور  
نے تین مرتبہ فرمایا۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔



ابن مبارک کہتا ہے وہ مجلس کہ جس میں نبی پر کھنچا وہ وہ نہیں پڑھا گیا  
وہ مجلس ابو حنیفہ کی تھی۔

اور قیس ابن ربیعہ کہتا ہے کہ ابو حنیفہ اہل انصاف تھا۔

## حق ابو حنیفہ کے فتویٰ کی مخالفت میں ہے

ثبوت بلا خطہ ہو

اصل سنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۵۵۷

عمر بن قیس کہتا ہے جس نے حق کو حوض کا ہوا ۵ کو قہر میں آئے۔ ابو حنیفہ  
کا فتویٰ معلوم کر کے اس کی مخالفت کرے۔

اور اسی کتاب کے جلد ۱ ص ۵۵۷ میں لکھا ہے کہ ابو بکر بن عیاض کہتا ہے  
سودا بنہ وجہ ابن حنیفہ کہ خدا ابو حنیفہ کے چہرے کو سیاہ کرے  
نیز اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ اسود بن سہم کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کا نام  
لینا مسجد میں جرم ہے۔

نیز ص ۵۵۷ پر لکھا ہے کہ سفیان ثوری کہتا ہے کہ ابو حنیفہ عدل اور  
مخلص تھا۔ یعنی رو خود گواہ تھا اور دوسروں کو گواہ کرتا تھا۔  
نیز بارون بن یزید کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کے پر و کار مضار بنی کے  
ہستار ہیں۔

نیز امام شافعی کہتا ہے میں نے ابو حنیفہ کے چہرہ کاروں کی ایک کتاب  
دیکھی جس میں ۵۰۰ ورق تھے۔ اس میں ہے ۵۰ قرآن و سنت کے خلاف تھے

نوٹ۔ منہ خیر علیہم لوفسوی صاحب زاد کیا اپنے مائے نانا امام کی معرفت  
غور سے پڑھا انشا اللہ تعالیٰ خاص میں نہایت آجائے گی۔

## ابو بکر کی گواہی کہ ابو حنیفہ نے دین محمد کو بدل دیا ہے

ثبوت بلا خطہ ہو

اصل سنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۱ ص ۵۵۷

محمد بن عامر الغالی بیان کرتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دمشق سے  
دو یوزا آئے تھے میں ایک نے دوسرے کے ہاتھ سے مل کہا کہ تو کچھ دین محمد  
کو بدل دیا ہے میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ اس نے جواب دیا  
کہ یہ ابو بکر ہے اور دوسرا دین محمد پرستے والا ابو حنیفہ ہے۔

نیز اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ کہتا ہے کہ ابو حنیفہ یہودی  
ہے۔ نیز اسی صفحہ میں ہے۔ علی بن یزید نے ابن مبارک کو بتایا کہ عمر بن  
ابیہ لوگ رہتے ہیں جو ابو حنیفہ کو نبی سے زیادہ عالم جانتے ہیں۔

نیز ص ۵۵۷ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری  
کہتا تھا کہ ابو حنیفہ نہ عادل اعتماد تھا اور نہ دیانت دار تھا۔

نیز ص ۵۵۷ میں لکھا ہے کہ خود امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ ان  
ابو حنیفہ سیکرٹ کہ ابو حنیفہ جھوٹ بولتا تھا۔

اور صفحہ ۵۵۷ پر لکھا ہے کہ عمرو بن علی ابو حنیفہ کہتا ہے کہ ابو حنیفہ  
حافظ حدیث نہیں تھا۔



اور صفحہ ۱۱۱ میں لکھا ہے کہ احمد بن حنبل نسائی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ  
نعمانی بن قحطیبہ کوئی حدیث میں متفق نہیں ہے۔

نوٹ:۔ علامہ اعظم تونسوی صاحب الشیخوں کو چھوڑتے سے پہلے اپنے مذہب کی  
کتاب تائید بخلفاء کی تیرہویں جلد میں اپنے امام اعظم کی شرافت کا حوالہ کر لیتے تو آپ  
کے لئے ہتھیار تھا۔

شرفِ ہمدانی ہیں۔ جتنے زہم فرما دیں کرستے  
نہ نکلتے ماز سر سبز نہریں دسویاں بوقتیں

## ابو حنیفہ کے جنازہ پر عیسائیوں کے پادری

ثبوت ملاحظہ ہو

المستند کی کتاب تائید بخلفاء صفحہ ۲۱۳

بشیر ابن ابی اظہر قسطنطنیہ کی کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا  
جدا اور اہل یسوع چاروں طرف سے اور اس کے ارد گرد عیسائیوں کے پادری تشریف فرما ہیں  
میں نے پوچھا کہ یہ جنازہ کس کا ہے۔ بتایا گیا کہ ابو حنیفہ کی میت ہے۔ میں نے  
یہ خواب ابویوسف کو سنایا۔ اس نے کہا جیسا ہر اسے ہر بانی کسی اور کو نہ سنا تھا۔

## ابو حنیفہ کا دعویٰ کہ اگر نبی کریم زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے

ثبوت ملاحظہ ہو

المستند کی کتاب تائید بخلفاء صفحہ ۲۱۳

قال ابو حنیفہ لو ادرکنی النبی وادركتہ لاخذ بکلی شئ من قولی  
ترجمہ۔ ابو حنیفہ کہتا تھا کہ اگر میں اور نبی کریم ایک راستے میں ملے  
ہوتے تو بہت سے مسئلوں میں حضور میرے فتوے کو لیتے۔

نوٹ:۔ علامہ اعظم تونسوی صاحب الشیخ آپ نے کہا آپ کے امام نے وہ دعویٰ  
کیا ہے جو مرثیوں کے نبی میرزا احمد قادیانی نے بھی نہیں کیا تھا۔ گویا ابو حنیفہ  
میرزا صاحب سے بھی چار قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔

## ابو حنیفہ کے نزدیک مومن کی شان

ثبوت ملاحظہ ہو

المستند کی کتاب تائید بخلفاء صفحہ ۲۱۳ ج ۱

سفیان بن ثوری اور شریک اور شعب بن صالح اور ابن ابی یعلیٰ نے مل کر کسی  
وہی کو اس مسئلہ کی خاطر ابو حنیفہ کے پاس بھیجا کہ  
ما انفکون فی رجل قتل اباه وکلیج اکلہ وشراب الخمر  
فی ذلک امیہ فقال عروہ۔

کہ اس مرد کے بارے میں تیرا کیا فتوے ہے جو اپنے باپ کو قتل کرے  
اور اپنی ماں سے نکاح کرے۔ اور اپنے باپ کی کھوپڑی میں شراب پیئے۔  
ابو حنیفہ نے کہا میرے نزدیک وہ مومن ہے

نوٹ:۔ تونسوی صاحب آپ نے حقیقت فقہ جعفریہ پر رسالہ لکھ کر اپنے  
مفتیوں بھائیوں کی رسوائی کا سامان پیدا کیا ہے۔ آپ اس امام کی فقہ کے پیروکار



تھا کہ ابو جبر صمدی کا ایمان اور اہلسن کا ایمان ایک ہے۔

نوٹ۔ اہل سنت کے شاہراہ عظیم تو نسوی صاحب آپ نے فقہ جعفریہ کی  
نزدت میں رسالہ لکھ کر تمام اہل سنت کو شہرہ آفرینہ کا سامان بھیا کیا ہے آپ  
نے حقیقت فقہ جعفریہ کی نزدت میں رسالہ لکھ کر غریب شیعوں کی غیرت کو بھگا  
ہے۔ شیعوں نے غیرت نہ رہنے کر چپ بچھے رہتے رہیں ہم نے دعائی کا ردائی کی خاطر  
عقل آجیا ہے اور آپ کی فقرہ اور آپ کے ماحول کے کچھ یوں کھول دیئے ہیں اور  
آئندہ کے لئے انتظار کریں۔

علامہ صاحب دراصل آپ کو جو درود و شریعت سے وہ مرتے دم تک آپ کے  
ساتھ رہے گا اور آپ کی کھیل کے لئے کسی فلاح کی ضرورت ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ  
ملک میں فساد و فساد برپا کیا ہے ورنہ شیعوں کی علماء نے ہا ہم یہ سٹے کیا تھا کہ یہ  
دو دن درجہ اپنی اپنی حق پر عمل کرتے ہیں اللہ بھول گئے لیکن آپ جیسے شریعت  
خواہ مرتے دو دن تو بھول گئے آپ کی لکھا تا حدیث دین اسلام بھول گیا ہے۔ انہوں  
سے تباہی ناکام کو ششوں پر۔

آپ نے اپنے رسالہ میں شیعوں کو یوں پر غیب کر کے یہ سوچا کہ میں ہم نے  
شیعوں کو تحقیق کی جگہ میں نہیں ڈالا ہے لیکن ہم نے آپ کے دائرہ ناز امام اعظم  
نعمان بن ثابت کوئی کہ وہ یوں کھول دیئے ہیں کہ اگر آپ میں کچھ بھی شرم و حیا ہو تو  
دوب کر جائیں۔ اگر سب سے تو آئیے یہاں لکھیں۔ دراصل حقیقت کی  
صفائی پیش کریں۔ لیکن آپ کیا صفائی پیش کریں گے۔  
تو ہر دماغ و دماغ مشہر پتہ کیا کیا ہیں

میں جس کے نزدیک مال سے نہ کرنا کرنا والا بھی ہوگی ہے۔ فقہ حنفیہ بقہ  
جس میں باپ کا قاتل بھی ہوگی اور اس کے سر کی کھوپڑی میں شریعت پیتے  
ہوگی ہے۔ ایسی برزخ فقرہ سے ہماری تو تیار تو ہے۔

## ابو حنیفہ کے نزدیک جوتے کی پوچھا

ثبوت لا حظہ

اہل سنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۵

یہی ابن حجر کہتا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ  
کوئی مرد خدا کی خاطر کسی جوتے کو پیسے کو کوئی گناہ نہیں ہے۔  
نوٹ۔ مناظر عظم تو نسوی صاحب ایسے امام کی فقرہ آپ کو مبارک

## ابو حنیفہ نعمان بن ثابت امام اعظم کا ابو جبر کے ایمان کے بارے میں فتویٰ

ثبوت لا حظہ

اہل سنت کی کتاب تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۵

ابو اسحاق الطبرانی بقول صحیح ابی حنیفہ بقول  
ایمان ابو جبر صمدی کا ایمان اور اہلسن کا ایمان ایک ہے  
ترجمہ ابی اسحاق کہتا ہے میں نے ابو حنیفہ سے سنا تھا کہ وہ کہتا



## امام اعظم کا چالیس سالہ وجود

اہلسنت کی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص ۱۸۱ میں لکھا ہے۔  
ابو حنیفہ مکتبہ اربعین سنۃ فیصلی الصبح بوضو و العشاء  
مکہ امام اعظم چالیس برس تک صبح کی غزوات کے وجود سے پڑھتے رہے۔  
کیا بات ہے واضح

اس چالیس سال کے عرصہ میں امام صاحب کی اولاد کیسے پیدا ہوئی۔ یا اس  
عرصہ میں جو اولاد ہوئی ہے وہ دوپہر کے وقت کی کاشت کاری اور کھم ریتی  
ہے۔ یہ واقعہ تاریخ غیبی ص ۲۱ میں بھی لکھا ہے۔  
یہ تاریخ غیبی ص ۱۲۱ میں بھی لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کے جواب میں  
کئی مرتبہ رسول اللہ کی قبر کو کھودنے کی ناکام کوشش کی ہے اور نماز کے چھوٹ  
نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ آپ وقت علم سے مالامال ہوں گے۔ کیا گنہگار جواب ان  
کتنی گنہگار تعبیر ہے۔

## ابو بصیر کی صفائی

مکہ اور تونسوی نے رجال کشی سے نقل کیا ہے کہ ابو بصیر نے امام  
کی شان میں ایک جہارت کی تو ایک کتا آیا اور اس کے منہ میں پیشاب  
گمر گیا۔  
جواب۔

بال درست ہے۔ اگر کوئی امام کی شان میں گستاخ کرے تو اسی کے  
منہ میں کتے کو پیشاب کرنا چاہیے اور جو شخص نبی کریم کی عقل اور دانش  
کی شان میں گستاخی کرے اس کے منہ میں خنجر سے گوشت کھانا چاہیے۔  
جناب عثمان نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ بخاری شریف باب جمع القرآن  
واختارہ۔

پس ابھی بے ادبی کی وجہ سے عثمان صاحب جب اصحاب نبی کے ہاتھ  
تھکنے پر نہ تو تاریخ اعظم کوئی ذکر و قات عثمان میں لکھا ہے کہ کتے اس کی  
موت کھاتے گئے۔ ٹانگوں کا جرم بھی تھا کہ میدان جنگ میں رسول کو چھوڑ کر بھاگ  
جاتی تھیں۔ اور جن کتوں نے ٹانگ لٹائی تھیں انہوں نے عثمان صاحب کی لور  
بھی بہت کچھ خاطر کی تھی جس کے بیاہی سے آدمی کو جرم آتی ہے۔

تیسرا لامنتہ والیہاتہ میں یہ لکھا ہے کہ ابی بن مالک جب تمام جواب پر پہنچی  
تھیں تو چونکہ امام مسیح سے ملنے کے لئے جا رہی تھی۔ پس جواب کے کتوں نے اس  
کے اونٹ کو گھیر لیا۔ ساتھیوں کی وجہ سے بچ بچا ہوا گیا ورنہ خیر نہیں تھی۔  
نیز بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۸۱ کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ ایک سنی  
صحابی نے رسول کے زمانہ میں صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ حضور نے فرمایا اس  
کے کان میں شیطان بیابا کر گیا ہے۔

ابو آصف بھی اہل ائمہ تک جیسے اہل اہل نبی جو صبح کی نماز نہیں پڑھتے  
ان کے کان میں بھی شیطان بیابا کر گیا ہے۔  
نیز بخاری جلد ۱ ص ۱۸۱ کتاب الوضو میں امام زہری کا قول لکھا ہے کہ



کہتے تھے جو پانی سے دھو کر نہایت چمک رہا ہے۔ نیز یہ بھی تھا ہے کہ نیکو گروہ کے زمانے میں حضرت کی مسجد میں کتنے پیشاب کرتے تھے اور حضور اسی کو پاک نہیں کر دیتے تھے۔

پس اہلسنت کے نزدیک تو کتنے کا پیشاب بھی پاک ہو گیا۔ مولوی عبدالستار تونسوی کو چاہیے کہ انہی کھنوں کے پیشاب سے دھو کر بھی۔ تونسوی اور کتاب نے جس واقعہ کو نقل کیا ہے وہ ابو بصیر السخوف ہے اور عیسیٰ معتبر قول اس سے روایت کرتا ہے اور ابو بصیر شیعوں کے نزدیک قابل اعتماد نہیں ہے اور جو معتبر ہے وہ ابو بصیر سیثی ہی بختری ہے۔

## زرارہ کی صفائی

اما السخیفۃ فکانت لمنساہین یحماون فیہا بھو خادون  
ان اعیبھا وکلان ورا غرقم ملاک یاتل کل سفیفۃ غصباً  
ترجمہ: رنجاب حضرت نے فرمایا کہ کشتی غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے میں نے اس کو اس سے عیب دیا کہ جو کشتی صحیح حالت میں ہو تو تھی ایک بادشاہ اس کو چھین لیتا تھا۔

نوٹ: معلوم ہوا کسی شے کی حفاظت کی خاطر اس کو عیب دار کر دیا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت نے ان غریبوں کی کشتی کو عیب دار کر دیا تھا تاکہ وہ ظالم بادشاہ نہ چھینے۔ اسی طرح زرارہ آں نئی سے بہت عقیدت رکھتا تھا اور حکام وقت کی نگاہوں میں کھلتا تھا اور زرارہ کو سخت غمزدہ تھا

سور کہیں قائم بادشاہ اس کو قتل نہ کر دے۔ پس اہم نے زرارہ کی خدمت زرائی اور اس کی شخصیت کو دوسروں کی نگاہوں میں عیب دار کر دیا۔ نیز سورۃ یوسف میں ہے جناب یوسف نے اپنے بھائی کی حفاظت کی تاکہ اس پر چوری کا الزام نہ لگا دیا تاکہ اس کو حرم کے الزام کے سبب اسے مصر میں رہنا پڑے۔

نیز بخاری شریف کتاب البیہودہ میں ہے کہ ایک شخص نے یحییٰ بن یحییٰ خلافت واقعہ فرمائی ہے۔ اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہی بیوی کو چھین لیا تھا اور غرض یہ تھی کہ بیوی کی عزت اس ظالم بادشاہ سے محفوظ رہ جائے۔

معلوم ہوا کہ حفاظت جان و ناموس کی خاطر خلافت واقعہ بیان دیا جاسکتا ہے پس زرارہ کی حفاظت جان کی خاطر اس نے خلافت واقعہ بیان دیا۔ اور اگر تونسوی و کتاب صاحب کا مقصد یہ ہے کہ خواہ مخواہ شیعوں کو تنگ کیا جائے تو ہم یوں عرض کریں گے کہ کتاب الفل والفل صحت جدا تو زرارہ اختلاف میں ہے کہ حضور نے ابو بکر کو حکم دیا تھا کہ وہ لشکر اسامہ کے ساتھ جانا اور یہ بھی فرمایا کہ عن اللہ من اختلف عن حبش اسامہ کہ خدا اس پر لعنت بھیجے جو لشکر اسامہ میں نہ جائے۔ اور ابو بکر و عمر لشکر اسامہ کو چھوڑ کر واپس نہ گئے تھے۔

تونسوی اور کتاب صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہم ایسے راوی کو چھوڑ دیتے ہیں جس پر امام نے لعنت فرمائی ہے اور آپ ایسے خلیفہ کو چھوڑ دیں جن پر



نبی کریم ﷺ نے نسبت فرمائی ہے۔

## نورہ والی روایت کی صفائی

مک صاحب نے نورہ کافی سے ایک روایت نقل کی ہے کہ امام محمد باقر  
نے حمام میں نورہ لگا یا اور مپا در تادی۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ حمام میں نورہ لگانے کی ایک جگہ جوتی ہے جس میں  
آدھی گھڑا ہو تو اس میں صرف سر نظر آتا ہے پس اگر امام نے وہاں چادر تادی ہے  
تو کیا ہرج ہے۔ لیکن اہلسنت کی کتاب بخاری شریف کتاب الوضو مستخرج  
میں لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قوم تا مود سمجھتی تھی۔ ایک دن حضرت موسیٰ  
ایک پتھر پر کھڑے رکھ کر ننگا ہونے لگے اور وہ پتھر کھڑے رہے کہ بھاگ گیا  
حضرت موسیٰ اس پتھر کے پیچھے بھاگے اور ننگے دھڑکے۔ قوم کی عقل میں پہنچ  
گئے۔ قوم نے دیکھا کہ موسیٰ نادر تو نہیں ہے۔ پھر بوسے سے کپڑے پہنے اور  
نورہ لگا کر اس پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ بخاری شریف جلد ۱۷

یہی ائمہ کو شرم نہ آئی کہ ننگا دھڑکا بھاگتا ہوا قوم کی عقل میں آگیا۔ حمام  
میں بیٹھ کر نورہ لگانا اور بات ہے اور ننگا دھڑکا دھڑکتے ہوئے قوم میں آنا  
اور بات ہے۔ سنی عجایب کی روشنی سے اگر قبول کر لے پھر اس کو نبی کا ننگا دھڑکا  
قوم میں دھڑکا قبول کر لیتے ہیں اور نہ قبول کرنا ہر نورہ والی روایت پر اعتراض کر دیں۔  
نیز بخاری شریف ص ۱۰۰ کتاب الوضو میں لکھا ہے کہ ایوب بن مسعود نے ایک  
ننگے ہو کر غسل کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں صوفیہ کی ایک کڑی گری تھی۔

انہوں نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ آواز قدرت آئی کہ ایوب کیوں لالچی  
ہو گیا ہے۔

نیز اہلسنت کی کتاب مروج الذهب وکر معادیم میں لکھا ہے کہ اہلسنت  
کے مایہ ناز بزرگ عمرو بن عاص کو جنگ صفین میں جب حضرت علیؓ نے قتل کرنے  
کا ارادہ کیا تھا تو عمرو جان بچانے کی خاطر منہ کے بل زمین پر لیٹ گیا اور مصدق  
شرم کو ننگا کر دیا۔ جناب امیر کو شرم آئی اور اس لوٹ آئے۔  
یہ عمرو بن شرم بھی فقہ حنفیہ کا مایہ ناز راوی ہے۔

## نکاح متعہ

### پہلی انگلیشی کس نے جسلانی

مولوی امیر یار کے شاگرد امان اللہ ایل ایل بی نے اپنے رسالہ نقاشہ  
شریعت میں شیعوں کو نکاح متعہ کے بارے میں بہت مطعون کیا ہے۔ ہم  
عرض کرتے ہیں کہ اہل سنت کی کتاب مروج الذهب ص ۳۵ وکر معادیم  
میں زبیر بن عوف سے کہ جناب عبداللہ بن عباسؓ نے عبداللہ بن زبیر کو کہا تھا  
کہ نکاح متعہ تجھے کیوں چھپتا ہے۔ فقال انا لک انکسرک فہذا اذال  
تعتقد مسلح مجسہ ہائیں اذالک واذالک کہ اسے ابھر کر کے لیا سے  
مسند متعہ تراپی ماں سے لیا ہے۔ پہلی انگلیشی نکاح متعہ سے تیری ماں اسرار  
اور باپ زبیر بن عوف سے لیا تھی۔







جہنم میں نہ ڈالے گا جہنم کہتا ہے کائنات کی طرف

۱۔ سننی فقہ میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ریکشہ میں سنا ہے  
اپنی پٹری پر بیٹھ کر سنے گا اور سب مومن محمد سے میں جھک جائیں گے۔

بخاری شریف تفسیر سورہ تون والکلم ۱۵۹

نوٹ۔ اللہ کی اپنی تو کوئی پٹری نہیں ہے یہ پٹری قائلہ اسی مریضہ ہائے  
مجرم کی ہے جب اللہ مومنوں کو دکھا کر اسے روزخ میں ڈالے گا تو مومن خوش  
ہوں گے اور اللہ کے حضور میں سجدہ کریں گے۔

۲۔ سننی فقہ میں ہے کہ غدیرہ و سبوح میں اللہ تعالیٰ کہہ لیں بدی اللہ کی  
طرح سے ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۶

نیز سننی فقہ میں ہے کہ کفر اور نافرمانی یہ فعل خود اللہ بندوں میں پیدا کرتا  
ہے۔ عقائد نفسی ص ۵۵

نوٹ۔ فقہ لغمان تیرے قربان۔ اگر برائی اور کفر سے بچے گا اللہ بخیر کرے گا  
اور پھر اس برائی اور کفر پر قیامت کے دن سزا بھی دے گا۔ لکن یہ ظلم ہے کہ اللہ  
خدا نہ بھلا وہ تو چنگیز خاں ہو گیا۔

۳۔ سننی فقہ میں ہے کہ امام اعظم لغمان نے خواب میں سونہرے خدا کو دیکھا تھا  
اللہ الخیار ملک دیا ہے

نوٹ۔ خواب لغمان نے خواب شیطان سے ہے۔ مومن نبی اور مہار سے رسول سے  
تو خدا کو دیکھا نہیں اور لغمان صاحب بنیروں سے بھی آگے بڑھ گئے اور خدا  
کی زیارت کر لی۔

۴۔ سننی فقہ میں ہے کہ خدا کی آنکھیں کو کھٹے کو آئیں تو فرشتوں نے پیادہ پھینک  
دی اور اللہ تعالیٰ طوفان نوح پر اتار دیا کہ آفتاب چشم ہو گیا۔

منقول از کلمہ مناظرہ ص ۲۹ بحوالہ المصلح والصل شہرستانی۔

نوٹ۔ بچے بچے فقہ لغمان انہیں نے ایسا خدا پیش کیا کہ میں کی آنکھیں بھی ہیں  
اور دکھتی بھی ہیں اس کو ٹیبلین کی ٹیوب کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کیا  
خواتین ہیں گا یہ بھی بتلا دیا ہوتا کہ کس ہسپتال میں زیر علاج رہا۔

۵۔ سننی فقہ میں ہے کہ داؤد ہزارہی کہتا تھا کہ خدا کی داڑھی اور شرمگاہ کے  
بارے میں مجھ سے فرپو پھو اور جو چاہو سو پو پھو کر۔ جسم۔ گوشت۔ خون  
اعضا اور بال گھلے دیئے اور کالے رکھنا ہے۔

منقول از کلمہ مناظرہ ص ۲۹ بحوالہ المصلح والصل شہرستانی

نوٹ۔ سننیل کا خدا ایک تو بار بھی نہیں رکھتا یعنی کھودا ہے اور دوسرے  
جوہر و مرد والی شرمگاہ میں سے کوئی بھی نہیں رکھتا یعنی خسر ہے۔ لائق سب  
حکیم ہے۔ ایسا خدا سننی بھائیوں کو ہمارا کہہ رہا ہے۔

## سننی فقہ میں نبوت کی شان

۶۔ سننی فقہ میں ہے ان بعض اقسام ذهب الی انہ کان کا خسر و

قال السدی کان علی زمین قومہ الرعین سبۃ کہ بعض شیعوں

کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نبی پاک ابتلا میں رسول اللہ کفر پر تھے۔

اور سننی مولانا سنی گیسو جس کی شاو عبد العزیز نے اپنے حقہ کبیر ص ۱۹



میں اس کے اہلسنت ہونے کی نصیحت کی ہے۔ یہی سستی لگتا ہے  
کہ حضرت جابر بن عبد اللہ اپنی کافروں کے باطل ہیں پر فتنے۔

تفسیر کبیر ص ۱۱۱ بیت آیت لو یبدل فساد

نوٹ۔ فقہ اہل تیرا لکھ رہا ہے۔ مذکورہ عقیدہ باطل غلط ہے کیونکہ حضور  
نے تو فرمایا ہے کہ کتب نبی و آدم بین الہاد و الطین کہ میں اس وقت  
بھی نہیں تھا جب آدم پانی اور مٹی میں تھے۔

۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ والد رسول اللہ مائتہ علی النکاح اہل تیرا  
کا فتویٰ ہے کہ رسول اللہ کے ماں باپ کفر پر مرے ہیں۔

شرح فقہ کبیر ص ۱۱۱ مطبوعہ سعیدی کراچی

۱۰۔ نیز معارج الغفرۃ۔ ذکر معارج میں ہے کہ حضور نے شب  
معراج اپنے ماں باپ کو درخ میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں تو انہوں  
نے جواب دیا میں باپ تو تم آئمہ دین پدر تو عبد اللہ کہ میں تیری ماں  
آئمہ ہوں اور یہ تیرا باپ عبد اللہ ہے۔

نوٹ۔ حضرت اہل تیری فقہ پر تیرا ہی کیا شان و سال یا بلکی ہے اور قرآن  
کی مخالفت کی ہے ائمہ فرماتا ہے وقل لیس فی الساجدین کہ اے حبیب تیرا  
نور سجدہ کرنے والے خدا پرستوں کی پیشگوئی سے مشتعل بنا ہوا آیا۔ یہاں  
میں اٹھایا اپنے لڑکے اصحاب کے والدین کی دل پذیریاں مقصود تھی۔

۱۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ اہلسنت حضرات یہ نہیں سمجھتے کہ اہلسنت نبی  
کے لئے جو کچھ چھوئے گا وہ بھول کر نہ آجائے گئے ہیں۔

لفظ اہلسنت یہ کبیر ص ۱۱۱

نوٹ۔ جرح بھول کر چھوٹا لگا کر سکتا ہے وہ بھول کر لگا کر بھی کر سکتا ہے  
گویا فقہ نہایت میں بیسوں کے لئے لگا کر نا جائز ہے البتہ اتنی گنجائش رکھی ہے  
کہ نبی بھول کر غیر عورت سے زنا نہیں کرے گا لیکن بوسہ سے سکتا ہے۔ پس جو  
بھول کر بھی بیگانہ عورت کو چوم سے وہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم پر پانی عورت کو پھینکنا کر سکتا ہے۔ کیونکہ  
حضور نے جو تیرا ہی عورت سے دست و پازاری کی اور نہ فرمایا ہیں انہیں  
لی کہ تو مجھ کو تن بخشی کر اس نے جواب میں کہا حسب حسب اللہ  
نفسا للشرعہ کو کیا کوئی کہ اور مستہزای بھی کسی بازاری مرد  
کو تن بخشی کرتی ہے۔

بخاری شریف کتاب الطلاق ص ۱۱۱

(نقد بائیں)

نوٹ۔ نقد منقید غلط ہے۔ جس میں نبی کی شان کا کچھ لکھا نہیں کیا تو غیر ایک  
بازاری تھا اور اہلسنت کے بیگانہ عورتوں سے چھو چھپا کر نا تھا۔ شرم اشرم!  
شرم! فقہ اہل تیرا نے تمام مسلمانوں کی شرم سے گردیں جھکا دی ہیں۔  
لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۱۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم کا نسب (معاذ اللہ) درست نہیں تھا۔ کیونکہ  
کتاب ابن خزمیہ و کتاب خلف علی السیرۃ ص ۱۱۱ ج ۱۱۱  
کہا ہے کہ خرمیہ نے اپنے باپ کے بعد اپنی ماں سے شادی کی اور  
اس سے لڑکے پیدا ہوئے۔ کتاب المعاریف لابن کثیرہ و نفیہ و ذکر  
انساب العرب ص ۱۱۱



نوٹ۔ فقہ نعمان کے منوالوں کو دیکھ کر مرعوب ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ کا دانا  
 ہے۔ اور اگر اس کی ولادت صحیح نہیں تو رسالت اللہ حضور پاک کا نسب پاک  
 نہیں اور یہ واقعہ تمہارے اپنے قبیلہ سے نکلا ہے جس کے بارے میں شاہ عبدالعزیز  
 نے اپنے تحفہ کیدہ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ عبداللہ بن مسلم بن قلیبہ البختیاری  
 ہے۔ یہ عقیدہ کفر سے بھی بدتر ہے کیونکہ حضور کرتے فرمایا ہے کہ میرا تمام نسب  
 نامہ آدم سے عبداللہ تک بدکاری سے پاکیزہ ہے۔ یہ نعمانیوں کی چال کی  
 ہے کہ عرصہ صحت کے نسب کی برائی چھپانے کی خاطر نبی کریم کے نسب پر نا  
 حملے لگے۔

۱۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ ایک روز نبی کریم قریش کے ساتھ کعبہ کے لئے تشریف  
 لائے تھے اور اپنے چچا عباس کے شہر سے گئے وہاں کھڑے ہوئے  
 کہ وہاں پہنچے تو اور آپ تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تھے  
 انھوں نے اس وقت تک کہ آپ سے جدا ہوئے اور آپ کے بعد بھی گئے۔

نوٹ۔ بخاری شریف میں ہے کہ اس وقت کے دور سے دار سے حیوان۔ کیا  
 خود نبی کریم کو عقل نہیں تھی کہ میں وہاں کھڑے ہو کر دعا پڑھوں اور  
 انھیں ہوائوں سے یہ فعل پیغمبر کے لئے جبرک زبیا نہیں کہ وہ بہرہ جو کہ تھرا تھا  
 اور اس کے اور گرد و لگت بھی دیکھنے والے ہوں۔ پھر بھی اہلسنت بخاریوں کی  
 کہ نبی کریم تو رسول کی کاج رکھ لی اور کھا کر رسول پھر کھجی لگے نہ ہو  
 سنی فقہ میں ہے کہ عبد اسرائیل پر منہ ہو کر غسل کرتے تھے اور ایک

دوسرے کو دیکھتے تھے۔ اور حضرت موسیٰ تنہا ہی میں انگٹ غسل کرتے تھے  
 قوم نے سوچا کہ موسیٰ ہم سے انگٹ ہو کر اس سے غسل کرتا ہے کہ  
 اس کے خصیتیں بڑھ گئے ہیں۔ پس ایک دن موسیٰ نے نہانے کی خاطر  
 بڑے آواز پر پتھر پھینکے۔ حضور لمحوں ثوبہ الفان سے، وہ پتھر  
 پتھر سے لے کر مٹا گیا غصہ چ موسیٰ بنی اسرائیل اور موسیٰ رنگے دھڑلے  
 اس کے پیچھے دوڑے۔ پس قوم میں پہنچ گئے۔ قوم نے دیکھا کہ حضرت  
 موسیٰ کے خصیتیں ٹھیک ٹھاک ہیں زیادہ بڑے نہیں ہیں۔ پس موسیٰ  
 نے ڈنڈا اٹھا یا اور اس پتھر کی خوب پٹائی کی۔  
 بخاری شریف کتاب الغسل ص ۱۶

یہ روایت ابو ہریرہ سے مروی ہے اور اس ہذا بیان نے فقہ نعمان  
 پر اس حدیث کی روایات بنا کر اصرار کیا ہے۔ ابو ہریرہ نے اس روایت کی  
 کہ اسے تو کافی تحقیق کی ہے البتہ یہاں تا بھول گیا ہے کہ حضرت موسیٰ کے خصیتیں  
 کا وزن کتنا تھا۔

۱۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم کو جبریل نے ابدا میں تین مرتبہ اس لئے زور سے  
 دیا کہ حضور کا پسینہ نکل آئے۔

بخاری شریف باب التعمیر ص ۱۹  
 نیز بخاری شریف کتاب بیوا الفلق ص ۱۶ میں لکھا ہے کہ تین دن نبی کریم کا  
 سینہ چاک کیا گیا من اللہ علی من اقل بعد من لکھ سے لکھ کہ تم غسل البطن  
 عباد زمرہ اور پھر حضور کا۔ تین پناہ زمرہ کے ہائی سے دھویا گیا۔



یہ پیکر تو پھر سے کی شان ہے۔

# سنی فقہ میں شانِ قرآن پاک

سنی فقہ میں یہ کہ اگر کسی کی تکبیر میں بارہ بار اور وہ تسبیح تامل کرے تو اس کی شیت سے قرآن پاک کو لوکتے جا لیوں اور بالدم اور علی حیلہ الیقینہ اور باس ہر پیشاب کے ساتھ یا خون کے ساتھ کھے یا مردار کی کھال پر کھے تو کوئی گناہ نہیں۔

نماز میں قاضی محمد قاضی میمنہ کتاب المعصر

نوٹ۔ فقہ عثمان نے قرآن پاک کا جو چاہے ہی تامل دیا ہے۔ مذکورہ قیثوں چھ پر جس میں ذکر ان پنجوں چیزوں سے قرآن پاک نکلنا جائز ہے تو پھر پور کوئی ایسی بات ہے جس سے قرآن نہیں نکلا جاسکتا۔ عثمان صاحب نے معاذ کہہ کر یہ بھی کر دیا ہے۔ پیشاب سے نکلنے کے قابل تو عثمانی شریف تھے لیکن عثمانی کو چھوڑ کر عثمانی قرآن کے بارے میں معاذ فرمایا ہے۔ کیا ابو بکر و عمر عثمان کی عیادت میں اور کیا فقہ قرآن میں ہے کہ قرآن کی ہتک کی جائے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا یستہ الا

الخصیہ دون غیر طہارت کے قرآن کو مس بھی نہ کروں

سنی فقہ میں قرآن ہذا سنت عثمان ہے کیونکہ انھاری شریف میں لکھا ہے ہاں یہی معصوم اور یہی رقی کہ عثمان نے حکم دیا تھا کہ اس واسطے ہر سے معصوم کہے جائے سب قرآن ہذا دینے جائیں انھاری شریف باب فضائل القرآن میں پیشاب

بغدادی شریف نے اس پر نوادہ و فقہ جیسے ہی تراکبات لکھے ہیں جو تمام غیوں سے مراد ہے۔ وہیں کے مدقے میں دوسرے غیوں کو فوت کی جگہ کی شان میں بھی انہی تراکبات نبوت کی کو بھی ہے۔ سنی فقہ میں کہ غلام رسول نام رکھے۔ یہ برکت لیا جاسے۔ لہذا دینی عزیزی باب تقویٰ ص ۱۱

نوٹ۔ مذکورہ نام سے سنی فقہ نے یہ چیز کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس سے شرک کی بات جاری نہ ہو اور شرک کا گناہ ہوتا ہے اور ہم عرض کرنے کہ سنی بھائیوں کو زیادہ بھی دانتی سے بھی پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس کے دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ کوئی تار مستحکم کرنا ہے۔

۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ زیادہ جہت ہی کرنا سنت رسول ہے کیونکہ کان یطوف علی نساء فی البیت الواحد وکذا یوسیلہ تسبیح نبی کریم تکبیر ہی راست میں اپنا تمام جہول پر پھر جاتے تھے اور ان کی اس وقت نو جو یاں تھیں۔

انھاری شریف کتاب التکلیح باب من طاف علی نساء فی حنین واحد ص ۲۲

نوٹ۔ فقہ حنفیہ نے بھی کیا شان رسالت بتائی۔ ایک طرف تو میں ہی ہم جیسا بشری۔ تو کیا ایک بشر تکبیر ہی راست میں نو جو یاں کی خواہش پورہ کر سکتا ہے۔ کیا چھ پر سلام بسو پ کبیر کھانے تھے یا سحر مستحالی کرتے تھے زیادہ جہت ہی کرنا معاذ اللہ یہ رسول کی شان



نوٹ کیا حضرت اسلم ہے۔ ابو بکر و عمر نے تو حدیث کی کتابیں چلائیں اور عثمان صاحب نے قرآن پاک کو جو دیا۔ اسی سے ادلی کرنے کی وجہ سے عثمان صاحب کو اصحاب نے بھی سنے و سچ کر ڈالا اور جیسا کہ اشم کوئی میں لکھا ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی ایک ٹانگ لگے سے بھاگے اور بھٹ کی بات یہ ہے کہ عثمان صاحب کی اس حرکت کو عثمانی گروہ اس کی نقیلت شمار کرتا ہے۔ سچ ہے کہ جب عقل تقسیم ہوئی تھی تو ملت عثمان کو کچھ نہیں ملی تھی۔

۲۔ سنی فقر میں ہے کہ کسی ملو سے کا ہاتھ چومنا یا کسی بادشاہ کا ہاتھ چومنا تو ٹھیک ہے اور اس میں کوئی ہرج نہی لیکن تقبیل المصالح بدعت قرآن پاک کا چومنا بدعت ہے۔

الحمد للہ کتاب المظہر ص ۵۵

نوٹ کیا اخراجات ہے فقر نماں۔ ملو سے کا ہاتھ چومنا میں کوئی مرتبہ پیشاب و پاخانہ کے مقامات پر پھر تارہا ہے اس کا چومنا کوئی گستاہ نہیں لیکن اللہ کا پاک و پاکیزہ قرآن چومنا بدعت ہے۔ حنفیوں کو چاہیے کہ طوائف کے ہاتھوں کے بھاسے ان کے خلیفہ بھی چومیں۔

۱۔ سنی فقر میں ہے کہ حضرت عثمان ابوالخنیفہ نے کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر پچھلے چندہ پار سے عثمان کے ختم کئے اور پھر دوسری ٹانگ کے سہارے کھڑے ہو کر باقی چندہ پار سے ختم کئے۔

الحمد للہ ص ۵۶ دیا چہ

نوٹ کیا ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر قرآن ختم کرنا بدعت ہے۔

سنت رسول و سنت صحابی یا تابعی ہے بلکہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر یا نہایت کم از سنت لگتا ہے۔ دعو کہ ایک پرندہ ہے۔

حضرت بنگا گند سے پانی کے کنارے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پیرے پیرے غاغر سارا سارا دن ریاضت کرتا ہے۔ امام انجم جوں ہے کہ یہ بنگا نہایت بڑی ہشتابی ہے ویسے بھی جولاہوں کو ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر کھانی پیرے ہوتا ہے کیونکہ وہ تانی کے دھاگوں کی مرمت کے لئے الشراہ بھی کھڑے ہوتے ہیں۔

۲۲۔ سنی فقر میں ہے کہ قرآن مکمل نہیں ہے کیونکہ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے لا یقولن احدکم قد احدث القرآن کلمۃ کوئی شخص یہ دعو سے نہ کرے کہ کچھ پورا قرآن ملا ہے کیونکہ خدا زہب منہ قرآن کثیر زیادہ قرآن تو مانع ہو گیا ہے۔

تفسیر و مفسر ص ۱۳ مطبوعہ مصر

بیز تفسیر آت ان حدیث میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب کہتا ہے کہ

القرآن الف الف حرف و سبعۃ و عشرون الف حرف

قرآن پاک کے دس لاکھ ستائیس ہزار حرف ہیں۔ فہم قصداً لکھا کہ وہ ایک حرف زوجہ من الحور العین اور جو شخص ان حرف کو پڑھے گا تو ہر حرف کے عوض اسے ایک حور عینت ملیں گی۔

نوٹ کیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ تین لاکھ ستائیس ہزار کچھ سو اکیس حرف موجود قرآن پاک میں ہیں اور عمر صاحب کہتے ہیں کہ وہ لاکھ ستائیس ہزار حرف ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ بقا سات لاکھ تین ہزار



دوسو انیس حروفِ حاشیہ کی لکری کھانا ہے۔ اور دوسو سے قرآن مجید کا  
عمر صاحبِ امانت کا اضافہ ہو گیا ہے۔ موجودہ قرآن نہیں ہماروں کا ہے  
جو قیام لاکھ انیس ہزار چھ سو اسی حرفت سے مرتب ہے۔ بقول عمر صاحب  
اگر قرآن پاک کے دس لاکھ حرفت تھے تو پھر قرآن پاک تقریباً نو سو بارہ  
کا ہونا چاہیے تھا۔ ہم مسکتی بھائیوں کو پرسہ دیتے ہیں کیونکہ بھائیوں کے  
قرآن سے سادہ پارے ملائے ہوئے ہیں۔

نوٹ ہے۔ قرآن پاک میں حروف کی تعداد موجودہ زمانے میں دو لاکھ  
ستائیس ہزار چھ سو اسی ہے۔ اسی طرح ابھی عباس کے عقیدہ کے  
مطابق بھی چھ سو ہزار چھ سو اسی حرفت صاف ہو گئے ہیں۔

اور کتب و تفسیر و روایتی نے اپنی مائتہ ہزار کتابیں الیاری  
علیٰ صبیحہ النجاری ص ۳۹۵ کتاب الشہادات میں استرار کیا ہے کہ  
والذی یحقیق عندی ان المتعین فیہ لغلطی ایضا اما ان  
عن غیر متعین اور ملاحظہ کریں کہ قرآن کی ہر چیز تحقیق ہے یا  
ہے کہ قرآن میں غلطی تحریر میں ہے اور ہر بات صحابہ سے جان ہو  
کر کی ہے یا غلطی ہے۔

پس نتیجہ یہ نکلا کہ سنی بھائیوں کے نزدیک قرآن ممکن نہیں ہے  
اور بقول ان کے عمر صاحب کے تقریباً ساٹھ بار ہے قرآن پاک کے اضافہ  
ہو گئے ہیں اور کئی لاکھ حروفِ حاشیہ کے نہ ملنے کا نقصان ہوا ہے۔ لہذا  
ہمارے مسکتی دوست و صیث ایچ میں کہ شیروں کو لعل دیتے ہیں کہ عباس

قرآن پر ایمان نہیں۔

۱۰۔ سنی نظر میں ہے کہ نبی کریم ہی بنی عائشہ کی رائوں میں سر رکھ کر  
قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔

نور الدلہ اور ابن قیم باب سیرۃ النبی ص ۱۰۵

نوٹ ہے۔ قرآن پاک کے وار سے وار۔ یہ جادو کی تلاوت قرآن کے لئے  
کیا رسم و نذرانہ۔ رعل تجویز کیا ہے۔ طوائف کو چاہئے کہ مسکت ہوں تو نذر  
کریں اور شیعوں میں جو یہی کو مسجد میں۔ یہ جائز اور ان کی رائوں میں  
مرد کو قرآن پڑھیں اور نذرانہ شریف کے لئے بھی رطل مناسب  
رہے گا۔

۱۱۔ مسکتی نظر میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے نمازی اور  
واجب ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے  
نیچے نہیں اترے گا۔ بخاری شریف ص ۱۰۵

نوٹ ہے۔ سنی بھائی اپنے اندر بھی حافظوں پر لکھ کر دیتے ہیں حالانکہ رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور شیعوں پر لکھ کر دیتے ہیں کہ ان میں حافظ  
نہیں۔ یہ کیونکہ یہ لوگ بدو و عثمان سے دشمنی رکھتے ہیں۔ یہ کہ شیعوں کے  
دلوں میں قرآن نہیں ٹھہرتا۔ دیکھو۔ اور ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ قرآن ذکر  
نہایت اور جو ذکر خدا کو دلائل میں نہ ٹھہرتے دے اور کسی نیک کام سے  
بائیں ہر دو انہیں ہوتا ہے۔



۲۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ اصحاب نبی میں ایک ایسا گروہ بھی تھا جن میں  
 قوم لوط کی سنت پائی جاتی تھی۔  
 نوٹ۔ عائشہ المشائخ کے مریض ہمارے اہلسنت کے کئی بزرگ گزرتے  
 ہیں۔ ہم صرف چند کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

۱۔ ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ  
۲۔ عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ  
۳۔ ابی بن ارون رضی اللہ عنہ  
۴۔ قاضی بکیر بن اکثم رضی اللہ عنہ  
۵۔ حکم بن عاص رضی اللہ عنہ  
۶۔ یزید بن عسیر الماککی رضی اللہ عنہ  
۷۔ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ  
۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
۹۔ صاحبان اس مسجد کے بہت بڑے پہلوان تھے مذکورہ واقعہ کی

۱۵۔ نہیں کہ یہ قرآن ہے کہ جو حضرت کوثر کے پانی سے شہداء و شہید ہو گئے  
اور کشتیوں سے نوازا وہ اس میں خود بخود ہو گئے اور ان کے کنارے شہداء و  
کی خبریں لکھتے ہوئے مسافر ہوں گے اور میرے اصحاب کا ایک گروہ  
یہی اس کو خوش پر پہنچے گا تو ان کو جو حق کوثر سے بہا دیا جائے گا  
تو میں عرض کروں گا یا رب ارحم الراحمین کہ اسے اللہ پر میرے  
اصحاب ہیں۔ اور یہ کہ وہ اسے دیکھ کر کہ وہ علم اسے ماحد قول بعد از  
تجلی کیا معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعات کیں۔ انہیں  
اور تیرا اعلیٰ اور بارہم اقصیٰ قسری کہ یہ تیرے بعد مرتد ہو گئے  
نہیں۔ شہداء و شہید جنہا

نوٹ ہے۔ موصوفی نام ہمارا۔ کتاب الجہاد میں لکھا ہے کہ نبی پاک ﷺ  
الجہاد کے ایمان پر مرنے کی تصدیق سے انکار فرمایا ہے۔ ان الفاظ  
میں کہ صا اوری ما تختہ ثوث بعدی مجھے معلوم نہیں کہ تم میرے بعد  
کیا کیا بدعات کرو گے۔

نیز شہزادی شہرین با ب عزوہ حدیسیہ ص ۱۴۳ پر لکھا ہے کہ  
ایک شخص نے برادرین غازیہ سے کہا طوفانی ملک صحبت انبی  
شوش نصیب ہے تو کہہ نہی کریم کی صحبت پائی سے رہا نہ کہ  
وہ ملک و خزانہ و مال و ثمن و جہ و کرم و عباد و توبہ جو ہم نے



تحقیقات کے لئے مفردات و طلب مصنفانی۔ تاریخ الخلفاء و تفسیر

روح المعانی۔ تاریخ بغداد و حیدر آباد و دیگر کتب میں انکم خلافت میں۔  
سنی فقہ میں ہے کہ اصحاب حضرت ائمہ سے غافل رہتے تھے کیونکہ  
ابو ہریرہ کہتا ہے کہ کثرت امر و مسکینا میں ایک مسکین آدمی تھا  
اور میرٹ بھر گئے کی خاطر ہر وقت نئی کسے پاس رہتا تھا اور ہمارا  
دیکھ کر ہر آدمی میں اور انصاف و عینداری میں چمکے ہوئے تھے۔

بخاری و دیگر کتب میں کتاب الاستعداد

نوٹ۔ بقول ابو ہریرہ جب مہاجرین و انصار نے نبی کریم سے فیض  
پہنچا تو یہی کیا تو پھر ان کو دین اسلام کا محافظ کیسے سمجھیں  
سکتا ہے

۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ تین اصحابوں کو اپنے تعلق اتفاق کا ثبوت  
تھا۔ قال ابن ابی ملیکہ اور کثرت مشاہدات میں اصحاب  
النبی کلہم یخافون اتفاق علی نفسہ ما دلی کہتا ہے کہ  
میں نے تین صحابہ پر مشورہ کیا کہ میں کو اپنے اوپر اتفاق کا  
دور تھا۔ بخاری و دیگر کتب میں کتاب الاموال

نوٹ۔ فقہ حنفیہ جگہ جگہ کہتا ہے کہ تینوں کی تریف فرمائی ہے  
کسی کے بارے میں لکھا کہ اس میں شک تھا کسی کے بارے میں لکھا  
کہ اسے نبوت پر شک تھا اور پھر ایک ہی دم تھوکیں گے حساب سے  
کہہ دیں کہ ہمارے نہیں بزرگ منافق تھے۔ حنفی روایتوں کو ماننا

کی پروری مبارک ہو

۲۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابو بکر نے عمر کو وصیت کی تھی کہ اصحاب  
محمد پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ قدر انتہی انتہی اجوا قسم و طمعت  
ابصار و قسم و احب کل امر بعد منہم انفسہ ان کے بیٹ  
پھوسے ہوئے ہیں اور انکھیں خلافت کے لالچ میں اٹھی ہوئی  
ہیں اور ہر صحابی و خلافت اپنے لئے چاہتا ہے

الذی الخلفا ماثرانی بکر ص ۱۲

نوٹ۔ فقہ تہذیب جگہ جگہ کہ اصحاب نے ابو بکر کو دھکے سے خلیفہ  
بنایا تھا ابو بکر نے ان کو یہ صلہ دیا کہ ان کو لالچ کہا

۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ تمام اصحاب ابو بکر پر راضی ہوئے تھے جب اس  
نے عمر کو خلیفہ بنایا۔ پھر ابو بکر اصحاب گئے اور کہا خلیفہم  
وہم افتداریہ ان یكون هذا امر کذا کہ تم سب کو عمر  
کی خلافت کے تحت تسلیم ہے اور تم خلافت اپنے لئے  
چاہتے ہو۔ اس الفاظ کو کر عمر ص ۱۲

### سنی فقہ میں شان بی بی عائشہ

۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ انما الشوم فی ثلاث العرس والموأخذ والدار  
ترجمہ شوکت میں چیزوں میں ہے عورت گھر اور گھر سے میں اور  
عورت کی شوکت سے مراد یہ ہے کہ اس کی اولاد نہ ہو



متوفی عبدالغنی ص ۲۶ باب الشوم

نوٹ۔ نقد حنفیہ جگہ ہے۔ جس عورت کی اولاد نہ ہو وہ شوہر سے۔ باقی عورتوں کی تو خیر ہے لیکن بی بی عائشہ کا کیا کریں گے جو صحت مند ہوتے تھے باوجود اولاد کی نعمت سے محروم رہی۔

۳۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی تھیں کہ لحد میں میری مہر کے حضور پاک کو ایک دوانی آٹھ سو روپے کی پیر کی میں ہر سستی پلائی تھی۔ بخاری ص ۳۲۰ ج ۳ کتاب النکاح

نوٹ۔ بی بی عائشہ نے حضور پاک کو جو دوانی پلائی تھی اس میں تبرکات ہوا تھا۔ تعمیر تھی میں وضاحت موجود ہے۔ پس سنی عورتوں کے ہرے مرنے میں۔ اگر وہ شوہر کو نہ ہو تو سنت عائشہ پر عمل کیا ہے۔

۳۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ خواہ شاہد بخو صبا کی عائشہ فقال جانا ان شاء اللہ حضور پاک نے عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے تعین فرمایا کہ فقہ یہاں سے نکلتے تھے۔

نوٹ۔ نقد حنفیہ جگہ ہے۔ کیا شاہد عائشہ بتاتی تھیں کہ جو فقہ کی طرف سے مراد فقہ سے یہ ہے کہ مفسوعی خلافت کا منصوبہ کسی گھر میں تیار ہوا تھا۔

۳۴۔ سنی فقہ میں ہے کہ قتلت عائشہ کتبت الحب میں بیات عائشہ ان کی نرانی ہیں کہ میں حضور کے پاس گویاں کہتے تھی۔ بخاری شریف ص ۳۲۰ ج ۳ کتاب الادب

سنی کے گھر میں گویاں کہیں کہیں کر بیت النبوة کو بیت خدا میں تبدیل کر دیا۔

۳۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی تھیں کہ ایک روز رسول اللہ میرے گھر میں آئے اور میرے پاس دو کپڑے تھے۔ حضور خاموش ہو کر لیٹ گئے۔ اور ایک دن عید کا روز تھا حضور نے مجھے بنوا اور قدو کاٹا شا اور گشت بازی دکھائی۔ اسی طرح کہ میرا بھائی کے بھائی کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

بخاری شریف ص ۳۲۰ باب فضل الخباد

نوٹ۔ نقد حنفیہ جگہ ہے۔ جن میں بیوی کے سروار کے گھر کی شان اسی طرح دکھائی ہے جس طرح کسی مرثی کا گھر ہوتا ہے۔ کبھی تو حضور عائشہ کو پیشیوں کا پارچ دکھاتے ہیں اور بنوا اور قدو کی گشت بازی دکھاتے ہیں اور کبھی حضور کے گھر کو جو ایک۔ وہ۔ گھر۔ فقال یہ رہا ہے۔ یہ سب خرافات ہیں تعینات عائشہ نہیں۔

۳۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہ کہتی تھیں کہ طیباً شرفی دافا حادہ یضاً کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور حضور میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔ بخاری شریف ص ۳۲۰ ج ۳ کتاب النکاح

نوٹ۔ نقد امام اعظم تبرکے زبان نبی کی تو بیویاں تھیں اور صبا کو ایک ہی دفعہ حیض نہیں آتا تھا۔ حضور پاک کو کیا مہجوری تھی کہ عائشہ ہی سے حضور اس کی حالت میں مباشرت کرتے تھے۔



۲۱۔ سنی فقہ میں سہ ماہی کی بی عاشرہ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عاشرہ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔  
فرشتہ تجھے ریشمی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی خدا وہی امت نہیں تو میں یہ تھی۔

بخاری شریف۔ بیہ ۲۱ کتاب الزیاد باب الحزین فی العاشرہ  
نوٹ۔ بی بی عاشرہ کو نماز میں یا پورے لیٹ کر یا تو نہیں تھی کہ بیعت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی بنا میں تاخیر نہ تھا تاہم حضورؐ پاک اور عاشرہ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بقول ابن کثیر وہ چھ سال کی تھیں۔ پس حضورؐ پاک تو خود عاشرہ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصویر وہ دیکھ کر سلام کی گھڑت ہے۔

۲۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عاشرہ کہتی ہے کہ تیرہ جہاد ہی نبوت مسیح میں کہ حضورؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری رخصتی ہوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف بیہ ۲۱ کتاب النکاح

نوٹ۔ مکہ کی ریختی بی بی عاشرہ میں کیا رکھا تھا کہ حضورؐ پاک نے اپنے ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے لئے کے باوجود چھ سالہ تھی وہاں ہی ہے اپنے بچاں میں کہ سن میں شادی نہ چاہی۔

## بجانب معاویہ بی بی عاشرہ کے قاتل ہیں

۲۱۔ اہلسنت کی مشہور کتاب تاریخ حبیب السیر حریم جلد اول میں ہے کہ تاریخ حاکم ابو ازیع الایبارہ کامل السیف منقول است کہ در مشورہ سستہ و حسین کہ معاویہ بن ابی سفیان بہت بہت نیریدہ رفتہ حسین بن علی عبدالمہدی عمر۔  
عبدالمہدی بن ابی بکر عبدالمہدی بن زید بن ابی جعفر صدیق رضی اللہ عنہما زبانی ملاحت و اعتراض بہت عجاوہ و معاویہ در خواہ غرض چاہ کند و سرانہ انشا شک و رشید و کہ کی کہوں بر زید بن ابی نہاد۔ انکہ صدیقہ را بہت عیان قلب داشت و بر آن کہ سی نشاند تا در چاہ افتاد و معاویہ سر چاہ را با یک مضبوط کردہ از مہدی بکشد رفت۔

ترجمہ

۱۔ ھ میں معاویہ نے اپنے آیا بہت نیریدہ لینے کی خاطر امام حبیبی علیہ السلام عبدالمہدی بن عمر عبدالمہدی بن ابی بکر عبدالمہدی بن زید کو بہت نیریدہ کے بارے میں دیکھ بھجایا۔  
بی بی عاشرہ صدیقہ نے نیریدہ کی بہت لینے کے بارے میں معاویہ کو ملاحت اور تود پھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گھاس سے اس کا منہ چھپا



دیا اور جب آپس کی کڑی پر بکھری تو بلی بکھر  
کی دعوت کی اور اس کو مہمان بنایا اور اسے اس کڑی پر بٹھایا  
پس بیٹھنے کی دیر تھی کہ اماں جی اس کٹو میں گر گئیں۔ معاویہ  
نے اس کٹو میں کو بند کر دیا اور مدینہ سے مکہ چلا گیا۔  
نوٹ۔ یہ میں معاویہ صاحب بڑی شان و سہ جس نے نبی کریم ﷺ  
یہی کا کوئی لہجہ نہ کیا اور یہ دروی سے یہ چاری کو کٹو میں  
دھن کر دیا۔ پس کوئی غیور مسلمان اپنی ماں کے قاتل معاویہ کو عزت  
لگا دے نہیں دیکھے تھا۔

### سنی فقہ میں شان معاویہ

معاویہ جناب علی کو اصحاب نبی سے گالیاں دلاتا تھا۔  
مسلم شریف باب فضل علی ص ۳۴

نوٹ۔ ہند کے لوگوں سے معاویہ نے جو طریقہ آل رسول کو گالیاں دینے  
کا چارہ کیا یہ غلط و اہلسنت میں ہوا میرا اور غور و ان میں تقریباً  
برس تک چلتا رہا۔ پس معلوم ہوا کہ گالیاں دینا اہلسنت کے مذہب  
کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ نیز سنی کہتے ہیں کہ معاویہ مومنوں کا مومن  
اور ہم کہتے ہیں کہ کافر بھی مومنوں کے مومن تھے۔ نیز سنی کہتے ہیں کہ  
کاتب وحی تھا اور ہم عرض کرتے ہیں کہ معاویہ تو فتح مکہ کے بعد مدینہ  
ہوا تھا اور فتح مکہ سے پہلے قرآن کیا اس کی ماں ہند آ کر کھتی تھی۔

کاتب وحی ہونا سفید چھوٹ ہے۔

نیز شرح ابن ابی الحدید ذکر حدیث میں لکھا ہے کہ ابو بکر نے بھی  
جناب فاطمہ الزہراء جناب امیر کو گالیاں دی ہیں۔ نیز معاویہ کی فضیلت  
پس امام بخاری کی کوئی حدیث نہیں ملے اسی لئے ابو بخاری میں اس نے باب  
فضیلت معاویہ نہیں بنایا اور بقول امام نسائی کے معاویہ کے بارے  
میں حضور کا یہ فرمان بھی ملتا ہے کہ خدا معاویہ کے پیٹ کو بھی نہ پھرے  
اور یہ حضور کی یہ دعا کا اثر تھا کہ معاویہ کھاتے کھاتے سیر نہیں ہوتا تھا  
معاویہ بڑا دھڑھل اور بٹھوڑا تھا۔

### سنی فقہ میں شان خلافت

سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ نامی مہمان سے فرمایا تھا

میکون بعدی آئندہ لا یجھدوہن بعدا یند قلوبہم قلوب  
المشا طین فی جہان الشی کہ میرے بعد ایسے امام اور خلیفے  
نہیں آئیں گے جو میری سنت اور فرمان پر عمل نہیں کریں گے ان کے  
دل شیطان کی جوں گے اور وہ بطور شکل انسانی ہوں گے۔

خدا نے عرض کی کہ اس صورت میں پھر ہم کیا کریں۔ فرمایا کہ آپ  
سہ کریں اگرچہ وہ تمہاری بیانی ہی کیوں نہ کریں۔

مسلم شریف کتاب الفتن ص ۱۲

مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن ص ۱۲ کفر العالی کتاب الفتن



۱۔ خلیفہ نے نبی کریم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کا زمانہ شریف۔ سنی بھائیوں کی وہی مثال ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ خلیفہ  
 ہے اور حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو سنی ہیں ہمیں رسول اللہؐ نے خلیفہ نہیں بنایا اور سنی کچھ چارہ بنے ہیں کہ  
 کے دل شیطانی ہوں گے۔ فقہ نعمان تیسرے قریبی۔ کیا تعریف کی ہے۔ سے بزرگوں کو ترقی کے خلیفہ بنایا۔ پس یا تو سنی جھوٹے ہیں یا ان کے  
 بزرگوں کی۔ ایسی خلافت و امامت جس کے ایسے پیشوا ہوں کہ جن کے اپنے جھوٹے ہیں۔

شیطان تھے وہ خلیفوں کو مبارک رہی۔  
 ۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریمؐ سے ابوبکر سے کہا تھا اللہ و رسول اللہ کے بعد تم میرے خلیفہ ہو گے۔ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریمؐ سے ابوبکر سے کہا تھا اللہ و رسول اللہ کے بعد تم میرے خلیفہ ہو گے۔

۳۔ من و بیب الغفل کہ شرک تم میں جوئی کی چال سے زیادہ ہے۔  
 ۴۔ اب المفردہ نام البخاری کتاب الدعا ص ۳۴

۵۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر نے اپنے اپنے خطبے میں فرمایا تھا کہ میں نے نبی کریمؐ سے ابوبکر سے کہا تھا اللہ و رسول اللہ کے بعد تم میرے خلیفہ ہو گے۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر نے اپنے اپنے خطبے میں فرمایا تھا کہ میں نے نبی کریمؐ سے ابوبکر سے کہا تھا اللہ و رسول اللہ کے بعد تم میرے خلیفہ ہو گے۔

نوٹ۔ فقہ نعمان نے بتائے۔ شیطان تو کہتا ہے کہ میں اللہ کے خلیفہ ہوں۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابوبکر و عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں  
 شرح فقہ اکبر ص ۲۴

۶۔ سنی فقہ میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے نیرید کی بیعت کے متعلق کہا کہ  
 یہ بیعت اکی طرح ہے جس طرح اللہ اور نبی کی بیعت ہوتی ہے۔

بخاری شریعت ص ۲۴

۷۔ فقہ نعمان تیسرے قریبی نے نیرید علیہ السلام و ناجز و کہ دار  
 اللہ علیہ السلام کے لئے خلافت کی نگاری میں سے بیعت نکال لی۔

نیر بخاری شریعت کتاب الاحکام ص ۲۴ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ  
 محمدؐ سے پیشتر امامت رسول اللہؐ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا



بن عمر بن عبد الملک بن مروان جیسے ہر کردار کو بھی خلیفہ رسول بھی

### فقہ حنفیہ کے بارہ خلیفے

۱۔ اہلسنت کی مقبرہ کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۰۰ مینوہ مصر۔ کو کر خلیفہ  
فلا شتا عشرتهم الخلفاء الاولاء من اولادہ و معاویہ  
والعبد یزید و عبد الملک بن مروان و اولادہ اللادعہ  
و بنیہم عبد بن عبد العزیز

ترجمہ۔

پس اہلسنت کے بارہ خلیفے یہ ہیں۔ پہلے چار خلیفے  
اور معاویہ اور اس کا بیٹا یزید اور عبد الملک بن مروان اور  
اس کے چار بیٹے اور عمر بن عبد العزیز و ولید بن عقیل  
بارہ خلیفے یہ ہیں۔ ۱۔ ابو بکر۔ ۲۔ عمر۔ ۳۔ عثمان۔ ۴۔ مولی علی  
۵۔ معاویہ بن ابی سفیان۔ ۶۔ یزید بن معاویہ غایہ العن۔ ۷۔ عبد  
بن مروان۔ ۸۔ ولید بن عبد الملک۔ ۹۔ یزید بن عبد الملک۔ ۱۰۔  
عبد الملک۔ ۱۱۔ عثمان بن عبد الملک۔ ۱۲۔ عمر بن عبد العزیز  
نوٹ۔ فقہ اہلسنت قلمے جتنے جس میں چھٹا خلیفہ و امام یزید ہے۔  
یہی مسئلہ ۱۴۷۷ میں عجب میں نے لکھی بالدرجہ طبع عبد الملک  
عشرہ محرم الحرام کی مجلس کے دوران سید کمال شاہ اور سید خادم عبد  
کے علاوہ خانہ میں رہا کہ تھا تو اہلسنت و دستوں کو مرچیں لگ کئی خلیفہ

اور میری شکایت جو ہم سیکرٹری سے کر کے چھٹ تک مجھ پر ضلع جھٹک میں مجلس  
کی پابندی لگوادی تھی۔ پھر پھر بھی مسئلہ میں نے ۱۴۷۷ میں دہلی سٹیشن  
ریل پارا اور انجمن ہدایت کی مسجد کے سامنے عاشورا کے روز بیان کیا تھا تو انجمن ہدایت  
کے نائب بدل گئے تھے اور مجھ پر کمپس کر دیا جس میں تقریباً ایک سال تک مجھے  
پریشان کیا۔

اہلسنت و دستوں میرا صرف یہی تصور تھا کہ میں نے شرح فقہ اکبر کی عبارت  
پر کراس کا ترجمہ و تفسیر مجلس کو شایا تھا۔ اور پھر بخاری شریف سے یہ بھی  
کی بیعت کی تو شیخ عبد الملک بن عمر کے قول سے مولوی غلام محمد ہاتھ کے سر پر  
اور اپنے سر پر قرآن رکھ کر پیش کی تھی۔

سنی بھائیوں یا شاہان اہلسنت کی ہے جب پیار کیا تو ٹوڑنا کیا۔ عبد الملک  
کے علاوہ یزید کو خلیفہ رسول کہہ گئے ہیں تو پھر عجب ہم وہی بات کریں جو انہوں  
نے لکھی ہے تو سنی علماء کو تکلیف کیوں ہوگی ہے۔ سنی علماء کی یہ  
بدولت ہے کہ سپٹ کے لایچ میں اور عوام کے ذریعہ یزید کی خلافت کا  
بروز اقرار نہیں کرتے۔ ورنہ تقریباً اکثر علماء نے اہلسنت کے یزیدی ہیں  
اور یزید کو خلیفہ حق مانتے ہیں لیکن ہم شیعہ یزید پر بھی لعنت کرتے ہیں اور  
جو شخص بھی یزید کو خلیفہ برحق مانتا ہے اس پر بھی لعنت کرتے ہیں۔

### سنی عوام کے عقیدہ کی شان

سنی عوام کے عقیدے کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گرجے کا عفر



تھوٹ بڑھے تو بڑھت چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو باطل  
پتھر کی نہیں ہے

انما ضلک یومہ سید

نوٹ۔ سنی فقہ جتنے جتنے سنی علماء کی ترقیاتی یہ ہے بچا رہے سنیوں کے  
عقیدے کی شان۔ بات بھی سنی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ  
ابوبکر و عمر و عثمان کی مخالفت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے  
کہ یہ خلافت حق ہے دو عقیدہ باطل گزرتے ہیں کہ عقیدہ تھوٹ باطل کی شکل ہے  
کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے ویسا ہی عقیدہ چاہیے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابر سنی کے جوہر" سے "نوعت شہر رضوی  
پیش کردہ جمعیت خدام رضا" سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں نشان تہقیق

۱۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التہقیق الی یوم النبیامہ  
حسن بصری کہتا ہے کہ تہقیق کرنا قیامت تک جائز ہے  
بخاری شریف ص ۱۹ کتاب الاکوار

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تہقیق نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے  
کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں تا قیامت حق کا چھپانا اور

سنا۔ یعنی حق کو چھپانا

تھوٹ بڑھتا ہی عداوت ہے

۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت عمر علیہ رضی اللہ عنہ کے بعد کافروں کے ہار سے گھر  
میں چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔

بخاری شریف باب اسلام عمر رضی اللہ عنہ

نوٹ۔ سنی بھائیو! یہ بھی آپ کے رستم مکہ عمر صاحب! کہ جنہیں کلمہ پڑھنے  
کے بعد چند دن دنیا میں گزارنے تہقیق کی مدد سے نصیب ہوئے۔ اگر عمر صاحب  
کلمہ پڑھنے کے بعد گھر میں چھپ کر نہ بیٹھتے تو کافروں سے ملے کر لیا تھا کہ اسی  
کا کچھ نکال دیں۔ جس تہقیق نے آپ کے عمر کو بچایا ہے اس کی مخالفت کرنے  
سے آپ کو شرم کرنی چاہیے۔

۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ عہدِ نبویؐ میں اہل منافق نے کہا حق کہ ہم مومنوں کو مدینہ  
سے نکال دیں گے۔ عمر صاحب نے نبی کریمؐ سے عرض کی کہ آپ عظیم  
کیوں نہیں دیتے کہ ہم اس غیبت کو قتل کر دیں تو حضورؐ نے فرمایا ہے  
کہ اس بات کو نہ کہنے سے لا تخرت الناس اللہ کان یقتل  
اصحابہ کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ کلمہ اپنے اصحاب کو قتل کرنا تھا۔  
بخاری شریف ص ۱۹ مطبوعہ مصر

نوٹ۔ سنی بھائیو! مسئلہ علی ہو گیا۔ رسول پاکؐ نے ایک غیبت مجرم کو  
لوگوں سے تہقیق کرتے ہوئے قتل نہ کیا اور عمر صاحب کے شورش کو بھگا دیا  
ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ جناب امیر نے بھی کئی غیبتوں کو اس لئے قتل نہ  
فرمایا تھا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ علیؑ حکومت کے کالج میں مسلمانوں کو قتل



کر رہے ہیں۔

۵۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ ان کے بزرگ علما کا نواختا نہیں من گھڑیدہ  
والہجاء و زیادہ سیر پر حجاج اور زیادہ کے علم سے ڈرتے تھے  
اور ان کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھاتے تھے۔

شرح فقہ اکبر ص ۱۲ مطبوعہ مصر

۵۴۔ سنی فقہ میں ہے وہی صاحب جہنم من گھڑیدہ امیر شیعہ  
قلیصر کہ جو کسی حاکم سے کوئی اذیت دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ  
صبر کرے۔

پھر مسلم میں بھی ہے کہ جو اپنے کسی حاکم سے اللہ کی نافرمانی دیکھے  
تو وہ اس حاکم کی اطاعت سے ہاتھ نہ دیکھے۔  
شرح فقہ اکبر ص ۱۲ مطبوعہ مصر

نوٹ ہے۔ سنی بھائیو۔ صرف لفظ فقہ سے آپ کو خبر ہے۔ مگر آپ کے  
تمام بزرگ عالم حکمرانوں کے زمانہ میں فقہ کی حالت یہ تھی بلکہ اچھی جان  
بھائیوں کی خاطر حدیث بنائے کا فرار بھی انہوں نے اختیار کیا کہ ظالم  
بادشاہ کی اطاعت بھی فرض ہے اور اس کی نافرمانی ہے دینی ہے۔

سنی فقہ میں علم مناظرہ و علم کلام کی شان

۵۵۔ سنی فقہ میں ہے قال الامام الشافعی حکمی فی اصل الکلام  
ان یخصر بوجہ الجہل والضعف۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ کسی

مناظرین کے بارے میں میرا یہ علم ہے کہ ان کو جوتے دار سے چاہیں۔  
اور چاہے مارے چاہے و بظاہر بہم فی الاشعار والقبائل اور  
ان کا منہ سیادہ کر کے انہیں لوگوں میں پھرایا جائے۔ میر تقی الاسلام  
ابو یوسف العلم باب کلام ہو تحصیل کے علم مناظرہ و جہالت ہے۔  
یزمن طلب العلم بالکلام فذہق جو مناظرے سے عسقم  
حاصل کرے وہ زندہ ہی جہنم کا۔ نیز عن ابی یوسف لا تجوز اوصول  
خلف المسلم کو کسی مناظرے کیجیے مگر جہان نہیں نیز لا تقبل  
روایت کہ سنی راوی اگر مناظرے تو اس کی روایت قبول نہیں۔  
یزمن علم کلام و مناظرہ کو اختیار کرنے کے بارے میں کئی سنی علما نے  
حرمت کا فتوہ دیا ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۲

نوٹ۔ مولوی عبدالستار تونسوی اور مولوی احمد علی گڑھیوالی کو شیعوں کے  
فلاح مناد اور غرور دیکھتے کامیت شوق سے لیکن اگر ان کے امام شافعی آج  
زندہ ہوتے تو ان دونوں کو وہ جوتے دار سے اور امام ابو یوسف کے فتوے  
کے مطابق یہ دونوں زندہ ہی اور کافر تھے۔ ان کی گواہی قبول ہے اور نہ ہی  
ان کے پیچھے ناز جاز ہے۔

سنی چیرا اور ایک کنجری کا مناظرہ

پیر تقی علی عہد انباری شہر بہار میں کسی مذہبی کے مکان پر چھپے  
ہوئے تھے شاہ صاحب کی سب کنجری روٹیاں ان کی زیارت کے لئے آئیں تھیں



ایک کھڑی شالی - شاہ صاحب نے اسے دیا بھی جب وہ روضی پر صاحب کے سامنے آئی تو پھر صاحب نے پوچھا لی تم کیوں نہیں آتی تھی - اس نے کہا حضور گھبراہوں میں اسی دھڑ سے زیارت کو آتی ہوں شرابی ہوں میرا صاحب بوسے لی تم شرابی کیوں ہو کھٹے والا کوان اور کھٹے والا کوان - وہ تو روضی ہے - روضی میں بھی کرائے گولہ ہو گئی اور ہاراضی ہو کر کہا کاحول ولا قرة اگرچہ میں گھبراہوں مگر ایسے پیر کے مشر پر پیشاب بھی نہیں کرتی -

ماخوذ از اکابرین کے جو اہر پار سے حث

نوٹ - بات کسی حد تک کھڑی کی ٹھیک ہے ہو شخص خیر و شر میں اشتقاقی کا عقیدہ رکھتا ہو اس کے مشر پر پیشاب بھی کر کیا جاسے کیونکہ اس میں پیشاب کی توہین ہے -

## اہلسنت کی فقہ اور ان کے چاروں مذاہب کی شان

اہلسنت کے امام شاہ عبدالعزیز کو خواب میں جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بچنے کا شرف حاصل ہوا - شاہ صاحب نے مولانا علی سے پوچھا کہ آپ ہمارے چار مذہبوں اور چاروں فقہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں - مولانا نے فرمایا میرے نزدیک یہ چاروں مذہب ایک اور درست نہیں ہیں - فتاویٰ عزیزی کا حصہ

نوٹ - سنی بھائیوں کو مبارک ہو کہ مولانا نے ان کی تمام فقرہ کو ٹھکرا دیا ہے اور جس فقرہ کو حیدر کرار ٹھکرا دے اس فقرہ کو شیطان حیدر کرار قبول نہیں کریں گے -

## غوث الاعظم گیارہویں شریف والے عبدالقادر

### نے فقہ حنفیہ کو ٹھکرا دیا ہے

۵ - اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی مدظلہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم نے یہ شافی تھے اور پھر حنفی مذہب اختیار کیا -

نوٹ - سوال کہ مبارکال پاکستان کے حنفیوں کو - زندگی گزر گئی گیارہویں شریف مناتے ہوئے لیکن گیارہویں کا تمام دودھ اور حلو سے حرام ہو گئے جس فقرہ کا حنفی ہم بھرتے ہیں وہ فقہ ان کے غوث الاعظم کو بھی نامعلوم تھی پس جب شیخوں نے بھی اس فقرہ کو نامعلوم کیا تو حنفیوں کو تکلیف کیوں ہوئی ہے - بقول حنفی دہشتوں کے کہ فقہ فقہان کا مخالفت اسلام دشمن ہے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ پیرا دشمن اسلام آپ کا غوث الاعظم ہے کیونکہ وہ فقہ اربعہ کا دشمن تھا - دین غوث الاعظم نے اپنی کتاب تفسیر القرآن ص ۱۳۶ کو کہ تفسیر قرآن کا میں پیرا سے حنفیوں کو نہ صرف اہلسنت ابھی حث بھٹکا دیا ہے بلکہ ہمارے حنفیوں کو ایک دہریہ فرقہ و جمہور کی مشائخ



قرار دیا ہے۔

قد رخصت ہے۔ یہ ہے حد گیارہویں کے عیسے اور دودھ کا خوش الاطعم  
کے نام پر حلقی احباب عزیز جلوہ پذیر اور دودھ تقسیم کریں اور برا بھلا کہیں۔

۵۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ **الاختلاف من اشارة الوحدۃ فمما**  
بکان اکثر کانت الوحده او مکررین کے مسائل میں سنیوں کے ہاموں  
میں جو اختلاف ہے یہ رحمت خداوندی کی نشانی ہے اور شریعت  
کے مسئلوں میں اختلاف جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی رحمت زیادہ ہوگی۔

القدر المختار دیا چہ سہ

نوٹ۔ حقارت سے! دیکھیں آپ نے دن دین کے تھیکیداروں کی پیالہ کی کو  
اہلسنت کے اماموں نے شریعت کے مسائل میں جو بھانت بھانت کے فتوے  
دیئے ہیں انہیں ملوانوں نے کسی حکام کی شے درست کر لیا اگر ان فتوؤں  
کو جمع کیا جائے تو وہیں اسلام میں کوئی شے نہ کی نہیں رہتی ہے اور نہ ہی  
حرام و حلال ہے اور امام اعظم نعمان کے متعلق ایک ڈھکوسلا یہ بھی گھڑ لیا  
ہے کہ اس اختلاف عبر حبل من اتصق السب لعمان و کتبہ  
ابو حنیفہ و ہوسراج اصبی و حضور پاک نے فرمایا کہ میں اپنی امت  
کے ایک مرد پر غرمدانی گا۔ جس کا نام نعمان ہے اور کیفیت ابو حنیفہ سے  
وہ میری امت کا پیرائے شاہ ہے (اور نرم کا بولا ہے)

در مختار دیا چہ ملا حفظہ ہوا

نوٹ۔ اس حدیث کو خود اہلسنت کے عالم ابن جوزی نے سفید جھوٹ

قرار دیا ہے اور ہم بھی اسی جہزی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ نعمان کی وجہ سے  
بروز قیامت ہمارے نبی کو دوسرے نبیوں کے ساتھ شرم آئے گی نیز  
حنفیوں کا ایک ڈھکوسلا یہ بھی ہے کہ نعمان صاحب ہمارے پیغمبر کا  
ایک معجزہ ہے۔ در مختار دیا چہ دیکھیں

نوٹ۔ ہاں یہ معجزہ ہے جو اتنی برس معجزہ ہمارے بعد ظاہر ہوا اگر  
حضور کے زمانے میں یہ معجزہ ظاہر ہوتا تو پھر دین اسلام کی باطل ہی غیر نہیں  
تھی اور نبی کا شے کے بابا بھی کو بھی خلافت کا موقع نہ دیتا۔

نوٹ۔ اب ہم اس کے بعد فقہی مسائل ذکر کریں گے۔ اور شریعت کے  
مسائل میں اہلسنت کے اماموں نے جو پچھڑیاں چھوڑی ہیں اور دین حق  
کا جس طرح خاڑ خراب کیا ہے اسے قارئین کے سامنے بیان کریں گے۔

عجب بات وہ کہتا کا یا کہتا ہے  
کہ شعروہ ہے جو فتوہ لیا کہتا ہے

**سنی فقہ میں طہارت و نجاست کی نشان**

۶۰۔ اہلسنت کا امام الکلب فرماتا ہے کہ تمنا پاک ہے اور حضور میری پاک ہے  
اور سنیوں کا ملا دار فرماتا ہے کہ شراب بھی پاک ہے۔ نیز اہلسنت  
کے چاروں اماموں کا فتوہ ہے کہ کافرو مشرک بھی پاک ہیں۔ نیز سنیوں  
کے امام ثمالی اور امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ عقی بھی پاک ہے۔ نیز  
ابو حنیفہ نعمان کے تہذیب کے کمال اور دیگر مردار کی کھال



رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

میزان الکبر سے کتاب الطہارۃ ص ۱۸۰ عرف عبد الوہاب شمرانی  
رحمۃ اللہ علیہ اختلاف الامم کتاب الطہارۃ مرقۃ مولوی

محمد بن عبد اللہ عثمانی

نوٹ۔ سنی فقہ جتنے جتنے ہیں کتاب بھی پاک۔ خنزیر بھی پاک۔ شراب  
بھی پاک۔ کافرو مشرک بھی پاک۔ سنی بھی پاک۔ ہر مردار کی کھال بھی رنگنے  
سے پاک۔

تاریخی: آپ خود ہی انصاف کریں کہ اگر یہ سب چیزیں پاک ہیں تو کچھ  
بخس کیا رہ گیا۔ بلکہ وہ تمام چیزیں ہیں اور ال بھی نہ ان تمام چیزوں  
کے بخش ہوئے کے احکام پیتھا ہے ہیں۔

۶۱۔ ابو حنیفہ کے نزدیک تل کے علاوہ ہر آب منہا منہ سے نہایت  
بیرسکتی ہے خواہ وہ تھوک کی کیوں نہ ہو اور دلیل یہ ہے۔

عن عائشہ امہات المؤمنات انہا اصاب ثوبہا دم حیض  
فصلت علیہا فادکنہ لوجود حقہ تزلزل عینہ ویدلید  
صوتہ صاوتہ المستحسبہ بالحقیر ولو لقی ہذاک اثر النجاسۃ

ترجمہ: بی بی عائشہ کے کپڑے پر جب خونی حیض لگ جاتا تھا تو بی بی  
اس پر تھوک دیتی تھی اور پھر بٹری سے اسے اس کو کھیر دیتی تھی۔ نیز  
شخص کو چیلے یا پتھر سے تمام پاخانہ نکال دے اور پانی سے نہ دھوے  
اگرچہ کچھ اثر نجاست کا باقی رہ بھی جائے تو اسی شخص کی نماز صحیح

نوٹ۔ فقہ نعمان تیرے قربان اور بی بی عائشہ کے بھی قربان جو خون حیض  
کی پڑوں پر تھوک کر پاک کر لیتی تھیں اور سنی گوشتیوں سے کھریج کر کھڑا پاک  
کر لیتی تھیں۔

چیلے کو گوانی اور خون حیض سے کپڑا بخش ہو جائے تو تھوک سے پاک کر چنے  
سے پاک نہیں ہوتا۔

۶۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ اذا اصابک العیاض لیس فی اعضا منہ  
والحس بلسا منہ حتی ذہب اشرفھا۔ جب انسان کے کسی بھی  
عضو پر کوئی نجاست لگ جائے اور آدمی اس کو چاٹ لے یہاں تک  
کہ اس نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ عضو پاک ہے۔

فتاویٰ تاحی خاں کتاب الطہارۃ ص ۱۸۰

نوٹ۔ حضرت نعمان امت محمد کے چار شاہ سنہ کیا پھیل پھری پھوڑی ہے  
نعمان کے مذکورہ فتوے کا یہ مطلب ہوا کہ اگر کسی کے آلہ حاصل پر سنی یا  
چیشاب لگ جائے اور وہ خود تکلیف کر کے اسے چاٹ لے یا کسی حنفی بھائی  
سے چوا لے تو آلہ حاصل پاک ہے۔

۶۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ چیشاب کے چھوٹے چھوٹے قطرات پاک ہیں۔  
فتاویٰ عبدالحی ص ۱۸۰

نیز فتاویٰ تاحی خاں اور فتاویٰ سراجیہ کتاب الطہارۃ میں بھی ہے کہ  
قراں پاک کو چیشاب سے غنا جائز ہے (معوذ باللہ)



نوٹ ہے۔ فقہ تھان تیرا لکھ دوسرے جس فقہ میں قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے اسی فقہ کو دین اسلام نہ سمجھا جائے بلکہ اس پر پیشاب لکھا جاسکتا ہے۔

مہر سنی فقہ میں ہے کہ قال مالک بطہارة السور مطلقا امام مالک کہتا ہے کہ کتے اور خنزیر کا جو ٹھکانہ ہر شے کا جو ٹھکانہ ہے رحمۃ اللہ علیہ اختلاف الائمہ ص ۱۸ برماشیر میزبان

نوٹ ہے۔ سنی فقہ جیسے جیسے اگر کتے اور خنزیر کا جو ٹھکانہ بھی پاک ہے تو پھر مزار تو تہ ہے کہ پیچھے کچھ دودھ کتے کو پلایا جاسے اور اس کا بچا ہوا اس ملکوانے کو پلایا جائے جو کتے کا جو ٹھکانہ پاک سمجھتا ہے۔

## سنی فقہ میں وضو کی شان

مہر قال المؤرخ ابن اربع فی انہ یلیس لہ وضو غایرہ یتوضا یم کہ جب کتا کسی برقع میں پانی چاہے اور دوسرا پانی بھی موجود نہ ہو تو اسکی پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے۔

بخاری شریف کتاب الوضو ص ۱۸

نوٹ ہے۔ بخاری شریف جیسے جیسے مسنون کا امام بخاری ہی نے لکھا کہ جنھوں نے کتے کے تھلے جو پانی سے وضو کر جایز قرار دیا اور دین اسلام کا خانہ غراب کر دیا۔ ایسے وضو سے پھر بھی کوئی نماز اور کسی نعمت میں قبول ہوگی۔

سنی فقہ میں ہے کہ قال احمد بن حنبل بطہارة السور مطلقا امام احمد فرماتا ہے کہ اگر کتا غسل کو اگر کتا کی پشت لگے تو وضو باطل ہے اور تحصیل تک جاسے تو کوئی ہرج نہیں۔ میزبان الکبری باب اسباب المحدث ص ۱۸

سنی فقہ جیسے جیسے یہ غلط کسی عقلمند کی سمجھ میں نہیں آتا کہ پشت پا لکھا ہے کہ اگر وہ اگر غسل سے تک جاسے تو وضو باطل ہے۔ یہ نہیں سنی فقہ کے خلاف ثابت ہیں۔

سنی فقہ میں ہے فی النقص بالاداء مسودہ خاص یا اذ ان الناس بعدم النقص باشراف الناس کہ اگر خوبصورت لڑکے کو عوام الناس کوئی قسم کے لوگ ہاتھ لگائیں تو ان کا وضو باطل ہے اور اگر اشرف لوگ ملوانے ہاتھ لگائیں تو وضو باطل نہیں۔

میزبان الکبری باب اسباب المحدث ص ۱۸

دین اسلام کے احکام سب لوگوں کے لئے یکساں و برابر ہیں۔ جسے کہ شریعت کے لئے اور حکم ہو اور کچھ کے لئے اور حکم ہو۔ پس فقہ کے خلاف ثابت ہیں۔

سنی فقہ میں ہے کہ نقض الطہارة یلیس للناس خاص باحد الناس امام احمد بن حنبل ص ۱۸ مباحل انکال اگر عوام الناس کو کچھ میں تو ان کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر وہ باطل کمال ملوانے ک عدوت کو پھر میں تو ان کا وضو باطل نہیں ہوتا۔ میزبان الکبری ص ۱۸



نوٹ۔ اللہ کا حکم امیر اور غریب عوام اور غریبوں کے لئے ہے۔  
ہے پس ان لوگوں کا حکام میں فرق کرنا سنی فقہ کے خلاف ہے  
و سنت اس کی تائید نہیں کرتے۔

۹۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال ابو حنیفہ و اصحابہ تنقض  
بالفقہ ابو حنیفہ اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ جو دور  
تجس اس کا وضو باطل ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الکتاب المبارکۃ ص ۱۰  
نوٹ۔ یہ کتابی کتاب ہے اور اس کا ثبوت قرآن و سنت میں موجود ہے۔  
سنی فقہ میں ہے کہ گدھے کی کھال پر جبکہ اس سے بنا ہوا جو کچھ  
میں مس کرنا جائز ہے اور آدمی کے پیر سے پیر مس جائز نہیں ہے  
بخاری شریف کتاب الوضو باب المسح علی الخفین ص ۱۰  
نوٹ۔ کتاب رحمۃ الامۃ میں لکھا ہے کہ مسیوی عن ابن عباس  
قال فخرنا المسح کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ دونوں پاؤں کو  
کرنا فرما ہے۔ نیز قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسح کا حکم  
لیکن اس مسئلہ میں امام اعظم صاحب نے اللہ تعالیٰ سے اختلاف  
اللہ فرماتا ہے مسح کرو اور امام صاحب کہتے ہیں کہ وضو ڈالو۔

۱۰۰۔ سنی فقہ میں ہے مسح الوقتہ لیس ہو مستحبہ بل بدعہ  
وامام نووی نے شرح مفید میں فرمایا ہے کہ وضو میں گردن کا  
کرنا سنت نہیں ہے بلکہ بدعت ہے۔ فی الاوطار ص ۱۰ باب ۱۰

ب نیز فتاویٰ تانہی خال بہت ذکر وضو میں لکھا ہے کہ گردن کا مس  
سنی سنت ہے اور نہ ہی آداب میں ہے۔ پس کسی علوان سے  
لو چھ کر جب یہ نہ سنت ہے اور نہ ہی آداب میں بیکہ بدعت ہے  
پس بدعت میں آپ نے بیچارے عوام کو کیوں بھسایا ہوا ہے۔

## سنی فقہ میں استنجاء کی شان

قال ابو حنیفہ فان علق ولم یبتغ صحتہ صلوۃ ابو حنیفہ  
کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص استنجاء نہ کرے یعنی تمام پاخانہ کو پانی سے  
دھو دھوے اور نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الکتاب المبارکۃ الفصل فی الاستنجاء  
نوٹ۔ حنفیوں کو نوک سر میں پیر سے پیر ہے تو انکے جگہ پر کون کھڑا  
کرنا ہے۔ بغیر کھڑے ہوئے نماز پڑھیں اور امام اعظم کو دعائیں دیں۔  
سنی فقہ میں ہے کہ بھجب الاستنجاء بالمسح او المتنجع و فیہ  
کتبھی مسح الذکر و اجتزاہ ثلاث مترات پیشاب کے بعد  
استنجاء کرنا واجب ہے اور وہ چند قدم چلنے سے یا کھانسنے سے  
اور یا اگر تشاغل کو بچڑانے سے جو کھا اور تین مرتبہ پھر کہ تشاغل کو  
تکلیف ہے۔ فتاویٰ تانہی ص ۲۰ باب الاستنجاء  
نیز غنیۃ السائلین ص ۱۰

نوٹ۔ اگر حنفی احباب استنجاء کے لئے آدھ تشاغل کو برزور کھینچے ہے



نوٹ۔ امام کا حکم امیر اور غریب عوام اور خواص سب کے لئے ہے۔  
 ہے پس ان لوگوں کا احکام میں فرق کرنا سنی فقہ کے عرفات میں  
 وسنت اس کی تائید نہیں کرتے۔  
 ۹۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال ابو حنیفہ و اصحابہ تشقق  
 بالحق و الامور اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ جو ضرورت  
 ہے اس کا وضو باطل ہے۔

### سنی فقہ میں استنجا کی شان

رحمۃ اللہ علیہ فی اختلاف الامم کتاب الطہارۃ ص ۱۰۰  
 نوٹ۔ یہ قولی گھڑا ہے اور اس کا ثبوت قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔  
 سنی فقہ میں ہے کہ گدھے کی کھال پر جبکہ اس سے بنا ہوا ہو تو  
 میں مس کرنا جائز ہے اور آدمی کے چمڑے پر مس جائز نہیں ہے۔  
 بخاری شریف کتاب الوضو باب المسح علی الخفین ص ۱۰۰  
 نوٹ۔ کتاب رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ شیروزی عن ابن عباس  
 قال خذ صندبا المسح کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ دونوں پاؤں کو  
 کرنا فرض ہے۔ نیز قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے مس کا حکم  
 لکھا اس مسئلہ میں امام اعظم صاحب نے امیر لکھا ہے اختلاف  
 اللہ فرماتا ہے مس کرنا اور امام صاحب کہتے ہیں کہ وضو واجب  
 ہے۔ سنی فقہ میں ہے مسح الوقتہ یعنی ہو سکتا ہے بل بعد  
 امام لودکی نے شرح مفید میں فرمایا ہے کہ وضو میں گروں کا  
 کرنا سنت نہیں ہے بلکہ برکت ہے۔ نعل الاوطار ص ۱۹۳ باب  
 نوٹ۔ اگر فضلی احباب استبراء کے لئے اورتھاسل کو ہر روز کھینچے ہے

یہ نیز فتاویٰ قاضی خاں ص ۱۰۰ ذکر وضو میں لکھا ہے کہ گروں کا  
 میں نہ ہی سنت ہے اور نہ ہی آداب میں ہے۔ پس طحاوی ص ۱۰۰  
 کو پوچھے کہ جب یہ نہ سنت ہے اور نہ ہی آداب میں بلکہ برکت ہے  
 میں برکت میں آپ نے بچا ہے عوام کو کیوں پھنسا یا ہوا ہے۔

قال ابو حنیفہ فان غسل ولم یبتغ صحتہ فخلوۃ ابو حنیفہ  
 کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص استنجا نہ کرے یعنی تمام پاخانہ کو باقی نہ  
 نہ دھوئے اور نہ تڑپے تو اس کی نماز صحیح ہے۔  
 رحمۃ اللہ علیہ فی اختلاف الامم کتاب الطہارۃ ص ۱۰۰  
 نوٹ۔ حنفیوں کو موسم سرما میں بر سے مرنے میں ٹانگ جگہ پر کوئی ٹھنڈا  
 فرمایا ہے۔ بغیر کاندھو کے غار پر چلے اور امام اعظم کو دعائیں دیں۔  
 سنی فقہ میں ہے کہ یحب الاستبراء بالمسح اوالتمسح و قیل  
 یحب المسح الذکر و اجتناب شلوش متواتر پیشاب کے بعد  
 استبراء کرنا واجب ہے اور وہ چند قدم چلنے سے یا کھانے سے  
 اور یا اورتھاسل کو پھرنے سے ہوگا اور تین مرتبہ پھر اورتھاسل کو  
 کھینچے۔ فتاویٰ عبدالحی ص ۱۰۰ باب الاستنجا  
 نیز فقہیہ الطحاوی ص ۱۰۰



تو چھ کس ملہ کے استنوا کی ضرورت نہیں ہے۔ امام غزالی کی برکت سے  
اگر شما سئل آخر عمر تک گھر سے کے اگر شما سئل اس کے برابر ہو جائے گا۔

## سنی فقہ میں غسل کی شان

۱۔ ابو سئلے اور عائشہ کا بھائی کہتا ہے کہ ہم عائشہ کے پاس آئے اور  
عائشہ سے اس کے بھائی کو غسل دینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
قدست یا شاپہ نحو من صابح فاصبحت وناضت صلی  
یا سحبا فیمنا لی بی عائشہ نے ایک صابغ تھوڑا تین سیر کی مقدار  
پانی منگوایا اور سر پر پیایا اور اس میں غسل کر کے دکھایا۔  
بخاری شریف کتاب الغسل ص ۵۵

نوٹ۔ مذکورہ واقعہ سے ابو بکر اور عمر کیرم اور علی بی عائشہ کی سخت  
تربیت ثابت ہوئی ہے اور ابو سئلے راوی کی اور امام بخاری کی بیہ شرمی کا  
ثبوت بھی اس سے ملتا ہے کیا صحابہ کو غسل جہالت سے نہ لگے  
لی بی عائشہ کے علاوہ اور کوئی امتیازی نہیں ملتی تھی۔ فقہ حنفیہ  
تیسرے حصہ فقہ حادانہ میں علامہ فیروز دہلوی کو غسل جہالت سے لگنا اس پر سخت  
عائشہ سے اور فقہ حنفیہ کا نام ناز مشہور ہے۔

۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ قال داؤد وجہا عیت من الصعاب مہربان  
الغسل لا یوجب الا سترال لای داؤد اور صحابہ کی  
ایک جماعت کا فتویٰ ہے کہ غسل جہالت سے نہ لگنے کے بغیر واجب

نہیں ہے۔ میزان الکبریٰ باب الغسل ص ۱۲

نوٹ۔ سنی لوگوں کے بڑے بڑے فرسے ہیں بیشک بہت ساری کتب میں اگر  
مکافارہ نہ ہو تو مسیح بغیر غسل کے نماز پڑھیں اور صحابہ کرام کو اپنی عیبت دعاؤں  
کے ساتھ یاد کریں۔ مذکورہ فتویٰ شرع پاک کے خلاف ہے کیونکہ وہ قول  
یا انزال ای واول امور میں غسل جہالت واجب ہے

۳۔ سنی فقہ میں ہے قال ابو حنیفہ لا یوجب الغسل فی وطی البھیمة  
الا بالانزال کہ ابو حنیفہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص جو پاس سے  
بہرے تو اس پر غسل بغیر انزال کے واجب نہیں۔

میزان الکبریٰ باب الغسل ص ۱۳

۴۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابو بکر و عائشہ کہ ایک دن نماز کیرم صلی پر بیٹھ  
گئے قسم دے کر ان کے جہالت پھر یاد آیا کہ مجھے غسل جہالت کرنا ہے  
پھر واپس آگئے اور غسل کر کے آئے۔

بخاری شریف کتاب الغسل ص ۵۵

نوٹ۔ بخاری شریف تیسرے حصہ کے حادانہ کی کتاب رسالت بتائی ہے  
جس میں سے کوہر بات بھی یاد نہ رہتی ہو کہ آج اس نے بہت ساری کتب سے اور  
میں غسل بھی کرنا ہے اور پھر بخاری شریف سے لے کر صحابہ کرام کے  
ایسے شخص کو اگر نہ بتا جائے تو وہ دین خدا پیچھا چھوڑے گا۔



## سنی فقہ میں میت کی شان

۸۸۔ سنی فقہ میں میت سے تشبیہ پانچ ہیں

۱۔ جوفی عوان کی بیماری میں مرے

۲۔ الامسحاف وجوہ مستقل اور محبت کی بیماری میں مرے

۳۔ جوفرق ہو کر مرے

۴۔ جودلوار کے نیچے دب کر مرے

بخاری شریعت کتاب الصلواتہ ص ۱۲۱

نوٹ۔ سنی بھائیوں کی بخاری شریعت نے تو دین اسلام پر بغیر کو پھیر دیا ہے اور شہادت آئی کہ سنی کڑی ہے کہ اگر کسی ملانے کو ہمال گونا کی گولیاں شے کر مار ڈالا جائے یا وہ زباورہ حلوہ کھا کر دوستوں کی بیماری میں مر جائے تو وہ تشبیہ سے اسی کا نام ہے کہ خرچ اور ہلاکتیں۔

۸۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ موت کے فرشتہ کو موسیٰ نبی کی طرف بھیجا گیا۔ پس موسیٰ نے اس پر تعظیم مارا اور فرشتہ واپس رب کی طرف لوٹ گیا۔

بخاری شریعت باب وفات موسیٰ ص ۱۲۱

نوٹ۔ اور صحیح مسلم باب فضائل موسیٰ میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اسی کو ایسا تعظیم مارا کہ اس کی آنکھ نکل گئی۔ مذکورہ واقعہ میں موسیٰ اور ملک الموت دونوں کی توفیق ہے۔

۹۰۔ سنی فقہ میں ہے ان الہدیر یصل عمل اہل الجہنۃ وانہ من

ہل النار والما الاعمال بالانوار الیمی بنور زہد کی بھر پوری لوگوں واسطے کام کرنا سے اور ہوتا اور دور ترقی سے کیونکہ اعمال کا قبول ہونا خاتمہ بالغیر پر ہے۔

بخاری شریعت باب فی القدر ص ۱۲۱

نوٹ۔ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ کچھ اصحاب ایسے بھی تھے کہ جو زندگی بھر نیک کام کرتے رہے لیکن ان کا خاتمہ بالغیر نہیں ہوا۔ پس ایسے اصحاب سے ہم شیعہ پیراز ہیں۔

۹۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ آدمی جب مر جائے تو کچھ مقدر ہوئی اس کے مقام پانچا میں ٹھونس دی جائے۔

فتاویٰ تاحی باب عمل میت ص ۱۲۱

نوٹ۔ معلوم ہوا کہ حنفی لوگ اپنی میت کو بٹا کر کرتے ہیں اور پھر جو مکہ پانچانہ کا مقام مکمل جاتا ہے پھر اس میں دفن ہو جاتے ہیں۔ حنفی لوگ نے شرح لکھے ہیں کہ انچی میت کا گزرتا کرتے ہیں اور الزام بچارے شیعوں کے سر خوب دیتے ہیں۔

۹۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ میت پر پانچ تکبیر نماز نماز دو بلکہ سات اور تو تکبیر نماز چارہ بھی جائز ہیں بلکہ اہم محمد اور ابی سیر کی کہ قول پر تین تکبیر بھی جائز ہیں۔ میزان تکبیر نے کتاب الجنائز ص ۱۲۱



نوٹ - فقہ نماز تشریح ص ۱۰۰ جہاں جہاز سے کے بارے میں سنی فقہ میں  
بہانت جہاز کے توشے موجود ہیں۔

۸۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ میت کے پلید جسم کو غسل سے پہلے چونا عبادت ہے  
کیونکہ انہیں بھی شیعہ جب مرا تھا تو وہابی ابو حنیفہؒ کو جیٹ اور مرد  
غسل سے پہلے اس کے پلید مردے کو چرتے دیکھتے تھے۔

البدایہ والنہایہ ص ۱۲ ذکر مشیت

نوٹ - رد منہ رسول کی جہاں چونا عبادت کہنے والے کچھ شرم کریں اگر  
ایسی تمہید کا پلید مردہ چونا عبادت تھا تو شیعہ لوگ جب خاک کر بلا چرتے  
ہیں تو وہابیوں اور ابولہجہ پوئل کو کیا اعتراض ہے۔

۸۳۔ سنی فقہ میں ہے والسنۃ فی التعمیر والتسلیم وقال ابو حنیفۃ التعمیر  
اولی لان التسلیم صادر شعرا والسنۃ العروا فغسل

رحمۃ الامم ص ۱۰۰ کتاب الجنائز - یشرا ان الکبریٰ ص ۱۰۰

کہ قبر کو اوپر سے سوار بنانا سنت ہے۔ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی  
فقہ ہے لیکن ابو حنیفہؒ کہتا ہے کہ جو قبر کو سوار بنانا شیعوں کی عادت  
ہے اس لیے بعد ازاں سے شیعوں کو قبر کی گویا بنانا۔

نوٹ - امام اعظمؒ نے جہے یہ تہہ ہی مثال ہی کہ ایک قبر دار نے نماز کی نیت  
کی کہ چار رکعت نماز پھر پڑھتا ہوں خدا تعالیٰ کے سنے اس کے شہر کا دوسرا  
چوہہ کی سن رہا تھا اس سے سوچا کہ قبر دار میرا مخالف ہے لہذا جو نیت نماز  
پڑھ کر رہا ہے میں نہیں کروں گا اور اس کے یوں نیت کی سات رکعت نماز

پڑھتا ہوں پھر کی واسطے رب تعالیٰ کے۔ اور یہاں امام اعظمؒ صاحب  
کا بھی کچھ یہی حال ہے کہ شیعوں کی مخالفت میں نیت عمل کو ترک کر دیا ہے  
حد۔ سنی فقہ میں ہے کہ میت کے مقام شرم کے بال مؤثر سے جائیں تو کوئی  
گناہ نہیں۔ رحمۃ الامم ص ۱۰۰ اخلق منہ الامم ص ۱۰۰

نوٹ - میت کے مقام شرم کے بال مؤثر ہے۔ اس میں میت کی تذلیل ہے  
نیز اس کے مقام شرم کو دیکھنا گناہ ہے اگر سنی بھائیوں نے خواہ مخواہ مؤثر سے  
بھی میں تو ایک مشورہ میرا بھی مان لیں اور وہ یہ ہے کہ اگر میت کا تختہ  
نہیں ہوا تو وہیں غسل کے پیر سے پیرائی کا تختہ بھی کر دیں جہاں وہ دیکھا مسلمان  
ہو جائے ورنہ وہ ادھا بندہ رہ جائے گا۔

۸۶۔ سنی فقہ میں عائشہؓ نماز عشاء پڑھتی جا رہی ہے۔

رحمۃ الامم ص ۱۰۰ کتاب الجنائز

نوٹ - مثل مشہور ہے ان سے کہتے تھے کہ کوڑھ تھے۔ پھر کہیں مرا پڑا ہے  
اور جنازہ کہیں سو رہا ہے۔ یہ اسلام نہیں بلکہ فساد ہے۔

## سنی فقہ میں اذان کی شان

۸۷۔ سنی فقہ میں ہے قال ابراہیم و ابی اسحاق علی بنیہ و ثمر

علا ابراہیم کہتا ہے کہ یہ وضو اذان دینے میں کوئی برکت نہیں ہے

بخاری شریف باب اذان ص ۱۰۰

نوٹ - بخاری شریف نے سنی بھائیوں کے منہ سے یہاں سے کہہ دیا ہے



# اہلسنت حنفیوں کی مائتہ ناز نماز

بجرت مدظلہ ہو۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر رحمہ اللہ وفتاویٰ الامامین رحمہم

سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

۹۰

ثم صلى ركعتين على ما يجوز ابو حنيفة رضي الله عنه فليس  
 حله كعب من السجدة ثم طلع ربيعاً بالجماعة وتوضأ بنبينا القرد  
 وكان في صميم الصيف في المفارقة واجتمع الناس بالبحر  
 كان وحده مشكاً منكم ثم استقبل القبلة واحرم بالصلوة  
 من غير نيته في الوضوء وكسر بالفا وسيرة خذ برك وحراسيت  
 ثم حترأ آية بالفا وسيرة قد مرگ سبزه ثم فقر فقر في كنفقات  
 الذي يرك من غير فصل ومن غير ركوع وتمشهد وحضر ط في  
 آخره من غير نيته السلام وقال ايها السلطان هذه صلوة  
 الي حنيفة فقال السلطان ارمك تكن هذه الصلوة الي حنيفة  
 فقلت لان مثل هذه الصلوة لا يجوزها زودني فانكوت  
 الحنيفة ان تكون هذه صلوة الي حنيفة فامر القفال باحضار  
 كتب الي حنيفة واسر السلطان لخصر انما سمانياً فقر لطف هبيل جميعاً  
 فوجدت الصلوة على من ركب الي حنيفة على ما حكاه القفال  
 فاعرض السلطان عن هذا القاب الي حنيفة وتسلط به رجب

کرکتہ میں اور اذان بھی دیتے رہیں۔ کیا یہی میری سفین ہے اور فقہ  
 نعمان ہے۔

۹۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ اور صلوات بخیر من الصوم احد شہ عرس  
 فقال اقبہ بدعتہ۔ مذکورہ کلمہ اذان میں مرسے جاری کیا اور  
 ان کے بیٹے عبد اللہ نے ڈٹا کو ان کی مخالفت کی ہے۔  
 افسوس تو سنی بھائیوں پر ہے کہ اس بدعت کو مانتے بھی ہیں اور اس پر  
 عمل بھی کرتے ہیں۔

۹۲۔ سنی فقہ میں ہے کلمہ حی علی خیر عمل اذان میں عبد اللہ بن عمر فرماتے  
 تھے اور ان کے ابوبیت میں سے الام علی بن الحسین مذکورہ کلمہ اذان  
 میں فرماتے تھے اور ان کے بھائیوں نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہی پہلی اذان  
 ہے۔ مسکن الکبریٰ باب ماری فی حی علی خیر عمل ص ۱۰۱

نوٹ۔ سنی بھائیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم آل رسول کو دانتے ہیں۔ اور  
 آل رسول کا مذہب یہ ہے کہ مذکورہ کلمہ حی علی خیر عمل، اذان میں  
 کہا جائے۔ لیکن سنی بھائی اذان میں جو بدعت عمر ہے اس کو تو کرتے  
 ہیں اور جو آل رسول کا طریقہ ہے اس سے انہیں نفرت ہے معلوم ہوا  
 کہ یہ آل رسول کے پیروکار نہیں ہیں۔



ہے یا وشاہ سے کہا اگر میرا ابو حنیفہ کی ضمانت نہ ہوتی تو آپ کو قتل  
 کر دیتا۔ کہو مگر یہ نواز تو کوئی دیندار باطنی نہیں سمجھے گا۔ اور حنفی  
 فقہ سے بھی انکار کیا۔ میں سلطان سے قتال فروری کو حکم دیا کہ ابو حنیفہ  
 کی کتابیں حاضر کرے اور سلطان سے اپنے عیسائی شہنشاہ کو حکم دیا کہ دروہوں  
 نہ قبول کے مطابق عمل نہ کیے۔ میں جس طرح قتال فروری سے  
 ابو حنیفہ کے فریب کے مطابق نواز پڑھ کر قتال حنفی ابو حنیفہ  
 کی کتابوں سے اسی طرح ضمانت ہوتی میں سلطان محمود نے اس دن سے  
 ابو حنیفہ کے فریب سے بڑا کیا اور فریب تھا نفی کا اختیار کیا

نیز اس واقعہ کو امام الحرمین ابو سعید بن عبد الملک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب  
عنایت المصلح فی اختیار الامالی میں تحریر کیا ہے۔

فرستے۔ نہ بابا نصیحت اور یہ ہے سنی بھائیوں کی نماز۔ جس مطلق نے نماز  
میں بیسی اعلیٰ عبادت کا اس طرح خاثر فراموش کیا ہے ایسے مطلق کو بیچ کر تھوڑے  
کچھ عوامین۔ متعلق نہاد و بڑاں کی سنے پھرنا کی۔ جب امام اعظم نے نماز کا یہ عوام حال  
کیا ہے تو بانی اسلام صلا الہ کے فتووں کے مطابق حال تیار ہی ہو گا۔

بیوی کے رانوں کے خراب میں نماز

۱۱) عن عائشة قالت كنت اقام علي بن ابي طالب في بيته فدخلته فوجدته قد اقام في بيته فقلت يا علي ما اقام في بيته فقال يا علي ما اقام في بيته فقال يا علي ما اقام في بيته



اور میرے دونوں پاؤں حضور کے تئیر کی طرف میں ہوتے تھے  
جب حضور پاک مجھ میں جاتے تھے تو میرے پاؤں کو گراڑ  
رجلوں کر لیتے تھے۔ پس میں اس وقت اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی  
پھر جب حضور کھڑے ہوتے تو میں اپنے پاؤں پھر پھیلاتی تھی۔

نورانی خرافات کتاب الصلوة باب الصلوة علی الخرافات ص ۱۱۰

نوٹ۔ سنی بھائیوں کو سنت رسول پر عمل کرنا چاہیے۔ پس نماز پڑھتے وقت  
پہلی کو سامنے کھائیں اور اس کی راتوں کو محراب بنائیں پھر ایک گویا سے  
باقی پائی کے سرے نوٹیں اور دوسرے یہ کہ رب کو بھی رخصتی کریں یا کسی کا نام  
ہے ہم خراب ہم تو اب۔ سنی بھائیوں کو چاہیے کہ آپ فقہ تھان پر عمل کرنے کے  
لئے مجبور نہ کریں مثل مشور ہے۔ محکم سنت کے کسی نہ مانتے جسے فقہ  
تھان سے ہماری تو بر ہے۔

## سنی فقہ میں ہاتھ باندھنے کے بارے میں بجائت بجاقت کے فتوے

۱۔ اس مسئلہ میں اہلسنت نے خوب قلم اتر پائی کھائی ہیں ایسے ہم آپ کو  
ہاتھ باندھنے کے بارے میں بخش احکام کی سمیر کر لیں۔

پہلی حکم تحریر ہے کہ وضع الید علی الید لیس العکبیر ہے پر مشروط و  
یستلھما حالت غار میں ہاتھ پر یا تو رکعت شریعت کے حالات ہے  
اور اس فعل سے نماز باطل ہے۔ پھر لکھا اور الحاح مع لیس سب علی الاضطرار  
ص ۱۱۰ حراف اس میں بھی۔

اور دوسرا حکم یہ ہے کہ یکسب لا تقصد کہ حالت غار میں ہاتھ باندھنا

مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہیں ہے۔۔۔ پھر لکھا ص ۱۱۲

تیسرا حکم یہ ہے کہ اگر کسی من المسلمین وضع الیدین علی الشمال تحت الشتر

سنت ہے کہ ایساں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا جائے تاکہ کے نیچے۔

الحادیث مع الزیادۃ کتاب الصلوة ص ۱۱۳

نیز وہ مختار کتاب الصلوة ص ۱۱۴

چوتھا حکم یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا صحیح ہے اور آدمی کو اختیار ہے

نواہ باندھنے یا نہ باندھے وروایت شافعیہ و حنفیہ میں بھی ولا ترجیح و

بھا قال الامام علی وابن کثیر و تیسری روایت یہ ہے کہ ہاتھ باندھنے میں آدمی

کو اختیار ہے اور یہی تیسری امام و شافعی اور ابن کثیر کا ہے۔

نورانی شرح صحیح مسلم ص ۱۱۰ باب وضع الیدین علی الیدین

پانچواں حکم یہ ہے کہ ہاتھ چھڑ کر نماز پڑھے ورنہ ہاتھ بیروں سے اقامت

نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے۔

نورانی شرح صحیح مسلم ص ۱۱۱ عمدۃ القاری ص ۱۱۲

یہی الامام غزالی ص ۱۱۲ میں لکھ کر ص ۱۱۳

شرح و تفسیر ص ۱۱۳ ہاتھ میں ہاتھ ہاتھ ص ۱۱۴

کنز العمال ص ۱۱۴ اور حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی



تمام کتب کی کتاب الصلوٰۃ علیٰ حضرت جو

۱۱۱ امام مالک کے علاوہ دوسرے بھی علماء بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے  
وہی ابنی المذہب عن عبد اللہ بن زبیر و الحسن البصری و ابن  
سیرین و دیگر مسلمان ابنی مذہب بیان کرتا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اور حسن  
بصری اور ابنی میرین نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے ۔  
بیزنٹین اور طار صلیب میں ہے کہ ابنی مذہب بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے  
تھے اور نصیب بن سعد بھی نماز ہاتھ کھول کر پڑھتے تھے ۔

### ایک دیکھو شیعہ

۹۲ کتاب تریب النبی ص ۳۰۰ کہ نقل فی کتاب النجاة ص ۲۰۰

و علیٰ السلام امام مالک حکم بالاربعین من اهل کائنات مشہور  
فی القرآن الاول والآخر علیہ السلام و فی القسوس الاخر و کا و ایضا  
فی هذا الفصل فی هذا لیلہ و تبشیر و سر و انفس حیات مرنہ سری  
مذہب الحنفیہ فلم یبق قاعا و یر تغییر الشیعہ و قد قال النبی القوا  
من مراضی انهم قلنا هذا من قصور کم حیت ترکتموه فصا و شوا  
مهم فطیکم بالوقت علی عملہ مملک سبی مختصا بید و متروک الشیۃ  
المتروک من الشیۃ بالخرق الضالۃ غیر مشرور ۔

ترجمہ ۔ بیان کیا گیا ہے کہ امام مالک کا حکم ہے کہ نماز ہاتھ کھول کر  
پڑھنا چاہئے اور حکم مشہور تھا پہلے زمانہ میں اور اس پر اکثر علماء کا  
بھی اتفاق تھا نیز بیان کیا گیا ہے کہ یہ فعل (نماز میں ہاتھ کھولنا)  
ابنی مشرور میں شیعہ اور دوافع سے تشبیہ ہے کیونکہ اہلسنت  
کے مذاہب میں سے سوائے مذہب حنفیہ کے باقی چھوڑ دیئے گئے ہیں  
نماز میں ہاتھ چھوڑنے والے سوائے شیعوں کے اور لوگ باقی  
ہیں رہے اور نبی مالک نے فرمایا ہے کہ تحت کے مقامات سے بچو اور مذہب  
امام مالک کی نماز میں ہاتھ کھولیں تو ہم یہ شیعہ جو سنت کی تحت لگ  
ہائے گی ہم کہتے ہیں کہ نماز میں ہاتھ نہ کھولنا یہ تمہاری کوتاہی ہے  
کہ تم نے اسے چھوڑ دیا اور شیعوں کا نشان ہو گیا ۔ تم پر ذمہ ہے  
کہ تم سنی ہاتھ کھولنے پر اتفاق کر جاؤ تاکہ ہاتھ کھولنا شیعوں کی  
نشان نہ رہے اور سنت کو چھوڑنا ان دوسرے کو شیعوں سے مشابہت  
ہو جائے گی یہ شرط شریعت میں جائز نہیں ہے ۔  
نیز مزیہ المعری ص ۱۲۰ کہانی ملک النجاة ص ۲۰۰  
ضمن جمل الامالی من مشائخ الروافض فقہر اخطاء  
جو شخص نماز میں ہاتھ کھولنا شیعوں کی نشان دہی میں شمار کرے وہ غلطی  
پر ہے ۔

نوٹ ۔ وہاں انصاف ! دیکھو آپ نے سنی مذہب میں ہاتھ کھول کر نماز  
پڑھنا جائز ہے ۔ یہی سنت نبوی ہے اور یہ طریقہ حضرت رسول ہے ۔



بیچارے کی بات تھی اس لئے نہیں کہوتے کہ ان پر شیعر ہونے کی تحت گت جاسکے گی  
اور ہم عرض کرتے ہیں کہ سنی مذہب کے تمام علماء کو دہلیزیاں مندر و اٹوانا چاہئیں۔  
کیونکہ جب دوست سے نظر آتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ کوئی امر تہری سکھاتا رہا ہے۔  
کیونکہ دوزخ کو قیمتی نہ لگتا ہے تسکون کی علامت ہے۔ نمازیں باتھ کھوسن  
شیعوں کی نشانی ہے۔ پس جس طرح یہ ذیل ملاں شیعوں کی نشانی سے پرہیز کرتے  
ہیں اسی طرح سکھوں کی نشانی سے بھی پرہیز کریں۔ لیکن سکھوں کی نشانی سے  
یہ پرہیز نہیں کرتے۔ مسلم ہوتا ہے کہ ان کا سکھوں سے کوئی پرانا دشمنی ہے اور  
بیچارے سکھوں سے ان کو کوئی پرانی دشمنی ہے

## نمازیں کون باتھ باندھیں اور کون نہ باندھیں

۹۴۔ و هو خاص بالاکابرین العلماء والادباء بخلاف الاصغار

الاعوان لعمامہ ائمہ دین و بہ خال الملائک

ترجمہ۔ باتھ باندھنا نمازیں یہ حکم بزرگ علماء و ادباء اور ائمہ سے  
مقتضی ہے اور چھوٹے لوگ یعنی ائمہ وغیرہ کے لئے نمازیں باتھ  
کھولنا بہتر ہے۔ نیز ان کی عمر ۱۵

## کس نمازیں باتھ باندھے جائیں اور کس میں نہ باندھے جائیں

۹۵۔ و هو خاص بالاکابرین العلماء والادباء بخلاف الاصغار

فی انظر

امام امام کا فتویٰ ہے کہ نماز نمازیں باتھ باندھنا بہتر ہے اور فرض  
نمازیں باتھ کھولنا سنت ہے۔ نووی شرح مسلم  
نیز عینی کی تفسیر میں باتھ چھوڑیں اور نہ باندھیں۔  
شرح وقایہ صحیحہ صفحہ ۱۵۰  
الحدایہ مع الدرر السنی

نیز قتال ابو حفص السنہ فی صلوٰۃ الجنائزہ و فی تفسیرات  
العیدین و در سال ابو حفص کتاب کہ نماز جنازہ اور عیدین کی  
تفسیرات میں باتھ کھلے رکھنا سنت ہے۔ ہدایہ مع الدرر السنی  
حاشیہ ۱۵۰ در الوضوٰۃ فی شرح غرر الاحکام ص ۱۵۰  
باب صفحہ ۱۵۰

## نمازیں باتھ کہاں باندھے جائیں

۹۶۔ الوضوٰۃ فی مکان الوضوٰۃ فہو نہایت السنہ تو در حقیقت  
علیٰ الصدور قیسا اختلاف ہاتھوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کو  
باندھنے کے بعد کہاں رکھنا چاہئے ہم رخصتوں کے نزدیک ٹانگہ کے  
نیچے باندھتے ہیں اور امام شافعی کے نزدیک باتھ چھاتی پر باندھتے ہیں  
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری



## نمازیں ہاتھوں کے باندھنے میں راز

۹۷ ہوا قربانی مستراعودۃ وحفظ الافارحن السقوط

دہاتھ باندھنے کا زیادہ فائدہ یہ ہے کہ اس سے تمام شرم کا چھپ جاتا زیادہ تر یہ ہے تیز ہاتھ باندھنے سے دھوئی کھنے سے محفوظ رہتی ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ص ۱۶

نوٹ ہے۔ اور باب انصاف یا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نمازیں ہاتھوں کے باندھنے کے بارے میں سنی بھائیوں کے علیحدہ کس طرح بھانت بھانت کے فتوے دیئے ہیں جس پر جو وہ سب کو یہ بھی پتہ نہیں کہ رسول پاک حالت نماز میں ہاتھ کہاں رکھتے تھے اسی نے اب بڑا اٹھایا ہے کہ وہ تنگی کے برعکس میں تمام دنیا کو اسلام محمدی اور تھم صاف اسکھائے گا۔ جس بے عقل قوم کو یہ بھی پتہ نہیں کہ حضور نماز کس طرح پڑھتے تھے وہ تمام اسلام کو کیا جانے۔ کل مشہور جوش کی جانے کو لگان دیا۔ چہ داند لورہ قدرت اور گ۔ بندہ کو کیا معلوم کہ اور گ کا ذائقہ کیا ہے۔

قدر مجلای دی بلیں جانے صاف دانتاں دانی

قدر مجلای دی گرج کی جانے مرستے کھاوان دانی

اگر کسی نے اسلام سکھایا ہے تو علی اور ولید علی کے دروازے پر جھکے۔ جو آلی رسول میں عزت نہی ہیں۔ جن کی شادی میں بیت تلبید ترکی ہے۔ جو شہر علم نبوت کے دروازے ہیں جن کے گھوڑے نبی آیا جبریل آیا۔ قرآن اترا چائیس

سالت پرست بت چھوڑ کر کھڑے رہنے والے اسلام محمدی کے احکام کی دنیا کو کیا دھماکی کریں گے

سنی بھائیو! تو یہ کا دروازہ کھلا ہے اور مثل مشہور ہے ڈیلیاں پیراں دابچے کچھ نہیں دگڑا۔ جب تک آپ دنیا میں ہیں آپ کے لئے موقع ہے کہ تو یہ شائستہ ہو جائیں اور آل رسول کے دروازے پر جھک جائیں یہاں سے آپ کو صحیح اور اعلیٰ اسلام ملے گا اگر آپ نے خدا و خواہ ڈالہ اور بنا چھٹی اسلام لینا ہے تو پھر آپ کی سرحدی۔

دائیں نہ دائیں مالک و مختار آپ ہیں

ہم نیک و بد حضور کو کھائے جا رہی گے

## فقہ حنفی میں امام مسجد کی شان

۹۸ اہلسنت کی معتبر کتاب القدر المختار کتاب الصلوۃ باب الامام

شم الاکبر راسا والاخص صفتوا۔ حنفی مذہب میں یہ قائل ہیں ہے کہ جب ایک مسجد میں جماعت کرائے کی خاطر دو امام موجود ہوں تو زیادہ حق تمس کا ہے تو اس کی پجاریں کے چند طریقے ہیں

۱۔ جس کے پاس مال زیادہ ہو وہ جماعت کو منے کا حق دوسرے کے زیادہ

رکھتا ہے ۲۔ جس کی شان و شوکت زیادہ ہو

۳۔ یا پھر جس کی بیوی زیادہ خوبصورت ہو

۴۔ یا پھر جس کا سر بڑا ہو اور عضو نماصل چھوڑتا ہو



یہ بہت اچھی بدعت ہے جو میں نے جاری کر دی ہے۔

بخاری شریف کتاب الصوم ص ۴۴

نوٹ۔ جسے تھے تاروقی اعظم دین اسلام میں کیا گیا۔ بدعت جاری کیا اور مسلمانوں کی جاری کردہ بدعت صرف تمام کچھ شریعت ہی نہیں بلکہ فقہ حنفیہ اور صاحب کی بدعت کا پتہ ہے۔

## سنی فقہ میں نمازی کے مسئلے کی نشان

۱۱۰ حنفی فقہ میں اگر کھانے کی کھال دہی ہوئی ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔  
تحفہ امی عشرہ کبیر ص ۱۰۴

نوٹ۔ کچھ شریعت کے وار بھی تھے۔ نشان صاحب نے تو اسلام کا مبارک وار لکھ کر اسلام کا بڑا خراب ہی کر دیا ہے۔ بقول حنفیوں کے اگر کھانے کی کھال رنگنے سے پاک ہے تو پھر پاکستان جو کہ ایک غریب ملک ہے اور اسے زربلاؤں کی بہت ضرورت ہے لہذا حنفی مذاہب کے کارکنی اپنے ملک کی خدمت کریں اور کھانے کی کھالیں بھی رنگ کر دوسرے ملک کو سپلائی کریں۔ اس مبارک کا دوبارہ میں انشاء اللہ قرآن امیر و کبیر ہو جائیں گے۔ کتنا تجس ہے اور اس کی کھال رنگنے سے پاک نہیں ہوتی۔ نماز مومن کی حلال ہے۔ جب حنفی کھانے کی کھال کے مسئلے پر کھڑے ہوں گے تو اصل مباح ہو جائے گی اور یہ نماز قیامت کے

نوٹ۔ جسے تھے اوفقہ نشان ہے۔ مشرودہ ہے جو فقہ لوہار کہتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ صوفی وارسی سے آگاہ خراب۔ کھانا بنے شرم سے وہ مفتی کہ جس سے یہ فتوے دیے گئے کہ وہ لوہار کا آکر تھانہ ناپ و۔ مشکل تو یہ ہے کہ داپے کا کون۔ کیا اس مفتی کی پوری یہ خدمت دین انجام دے گی یا خود نمازی ہی کو چاہیے کہ وہ جب میں ہر وقت ایک ہمارے رکھے تاکہ ضرورت کے وقت مشکل پیش نہ آئے اور پھر وہ دونوں امام ہی ایسا تاروقی سے جدا دیں کہ کس کا دیا ہے اور کس کا چھوٹا ہے۔ یہ فلسفہ کسی عقلمند کی سمجھ میں نہ آتا کہ اگر بالضرع امام مسجد کا آکر تھانہ ناپ لیا بھی ہو تو اس سے نمازوں کو کیا خطرہ ہے۔ بڑا آکر تھانہ ناپ نماز جماعت یا نماز کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہی جاتا پس جس طرح آٹھ سے گنتہ وچوں غرضیں دی ہو کہ اسے اسی طرح فقہ حنفیہ سے بھی بے شری اور بے حیال کی برائی ہے۔

## سنی فقہ میں نماز تراویح کی نشان

۹۹ ایک رات عمر صاحب اپنے دور حکومت میں رمضان المبارک کے چھبیسے میں مسجد میں آئے۔ دیکھا کہ لوگ الگ الگ نماز نافذ پڑھ رہے ہیں۔ پس عمر صاحب نے سب کو جمع کر کے کہا کہ ابھی ہی کسب کے پانچے جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر عمر صاحب ایک دن چکیانگ کے رہے آئے تو دیکھا کہ سب لوگ ابھی کسب کے پانچے نماز مانسہ یا جماعت پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت عمر صاحب نے کہا نعم البعدہ بفرہ



دن پہلے پہل ہی تہوں پر گئی ۔

## سنی فقہ میں روزہ کی شان

۱۰۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ ان رسول اللہ عیض لسان عائشہ فی الصوم کہ رسول کریم حالت روزہ میں اپنی عائشہ کی زبان چومتے تھے ۔

مشکوٰۃ شریف باب تشریح الصوم ص ۱۳

نوٹ۔ سنی فقہ نے بیمار سے اسلام پر کیا مجبور پھیرا ہے ۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الصوم میں ہے کہ امام اعظم کا فتوہ ہے کہ روزہ کی حالت میں بغیر ضرورت کے بائسی اور خاص مجبوری کے منہ میں پانی نہ ڈالو جائے لیکن وہی کہ باوجود روزہ نہ فقہ ثمالی کو اپنی مجبوری پر زبان کر دیا اور روزہ کی حالت میں اپنی پیاری بیوی عائشہ صاحبہ کی زبان چوسا رہا ۔ اگر فقہ حنفیہ درست ہوتی تو نبی کریم ہرگز اپنی عائشہ کی مشکوک روزہ کی حالت میں اپنے منہ میں نہ لیتے ۔

۱۰۲۔ حضرت عمر صاحب روزہ کی حالت میں ایک کینز سے ہمبستی کرتے تھے ۔

کنز العمال کتاب الصوم ص ۲۲

نوٹ۔ تبارق اعظم ثناء یاد ۔ سنی بھائیوں کو چاہیے تھا کہ وہ کینز کے صومے میں عمر صاحب کو بھی مانستے تو بیمار سے شیعہ لوگ ان کا کیا جاکر لیتے ۔ بات واصل یہ ہے کہ جب خود نبی کریم مقبول سنی فقہ کے روزہ کی حالت میں بیوی کی

زبان چومتے تھے تو ان کے مایہ ناز بیٹے نے ذرا ایک قدم اور آگے نکھ لیا اور کینز سے بھالت روزہ ہمبستی کر لی تو اس میں آخر ہرج ہج کیا ہے لہذا یہی باتوں سے حنفیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ مثل مشہور ہے

مکی نے دامیہ گود دھنے دا چیلہ

۱۰۳۔ عن عائشہ قتلت کان النبی یقبل ویسا مشروہ و صائم لی فی عائشہ فراتی میں کہ حضور پاک روزہ کی حالت میں اپنی بیویوں کو چومتے بھی تھے اور وہ منہ سے طر بقول سے لطف اخذ بھی ہوتے تھے اور مباشرت بھی کرتے تھے ۔

بکھاری شریف کتاب الصوم ص ۲۱

نوٹ۔ بچے بچے بھاری شریف ۔ فتاویٰ قاضی خاں کتاب الصوم میں لکھا ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ روزہ کی حالت میں بیوی کو گھونکا کر دے ہے اور سحیرین چیر کا فتویٰ ہے کہ روزہ کی حالت میں بیوی کا لہسہ لینا یا اور کوئی بھی لذت حاصل کرنا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ امام اعظم کے فتوے کی روشنی میں جب نبی کریم اپنی پیاری بیوی عائشہ صاحبہ کو بیاہر کرتے تھے تو روزہ باطل کر بیٹھے تھے ۔

۱۰۴۔ اذا نظرت الی امسرا تو عائشہ لا نفسہ صومہ منہ کہ انسان جب کسی کو خوبصورت عورت کو دیکھے اور اس کی شکل اسے تو روزہ باطل نہیں ہوتا ۔

الحدیث کتاب الصوم



## سنی فقہ میں حج کی شان

عن سعید بن مسیب قال اختلف علی و عثمان فی المنعۃ فقال علی ما تنویہ انما عن نفسی عن امر فیہ المنہی جناب امیر اور عثمان کا منہ نہ انجی میں اختلاف ہوا۔ مولیٰ نے فرمایا کہ عثمان جبراً ارادہ صرف یہ ہے کہ تو اس عبادت سے روکے جسے نبی نے سرانجام دیا ہے۔

بخاری شریف کتاب الحج باب المنع ۱۲۱

نوٹ۔ بخاری شریف کے اسی باب میں یہ بھی لکھا ہے کہ عمر ابن خطابؓ بیان کرتا ہے کہ تمنا علیؓ عہد رسول اللہؐ فضائل القرآن فقال رجل مبرأید ما مشاہد کریمؐ نے فقہاء کرامؓ رسول پاکؐ کے زمانہ میں کیا ہے قرآن میں اس کا حکم ہے اور وہ مرد و عورت صاحب اپنی رائے سے جو دل میں آیا کہتا رہا۔

مذکورہ دونوں حوالوں سے معلوم ہوا کہ متعنتہ کج اسلام میں جائز ہے نبی کریمؐ اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں مسلمان اسے کرتے رہے لیکن عمرؓ صاحب نے اپنی اس خاص منزل کی وجہ سے لوگوں کو اس کے کرنے سے روک دیا۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۹ پر آیت متعنتہ نیز شرح ابن الحدید صفحہ ۱۱۱ باب مطالعہ عمرؓ میں لکھا ہے وہی من عسر انہ قال فی خطبتم انہ قال علیؓ عہد رسول اللہؐ انما المنع امر عابد علیہما

۱۰۸ اذا جامع محبہ او مبیہۃ او مکح بیکہ۔ لہٰذا بینوا ان التفسیر معہ۔ اگر کوئی شخص کسی پر یا سٹے یا مردہ عورت سے یا مرد سے یا مشیت اللہ کریمہ اور اس کی نئی خاندانی طرح تو ران ٹیٹول صورتوں میں اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔ فتاویٰ تاجی خاں کتاب الصوم صفحہ ۹

نوٹ۔ کیا کہنا فقہ حنفیہ کا کہ جس میں روزہ کی حالت میں خواہ حیوان سے دلی کرے خواہ مرغی سے تن کرے خواہ ہاتھ سے لٹا کرے خواہ عورت کو شربت سے دیکھتے پر مٹی کھلی کرے۔ خواہ کھالت روزہ بیوی کی زبان پر شربت سے خواہ مسکت نماز کے عطیات گینز سے بہتری کو تار سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ روزہ روز تین مدت جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے وصال ثابت ہوگا۔ حق یہ ہے کہ مذکورہ تمام باقی فقہ حنفیہ کے خرافات ہیں۔

۱۰۹ لہٰذا فصل اصحہ فی دبرہ لا تفسد صومہ۔ اگر کوئی شخص روزہ کی حالت میں اپنی گانڈ میں انگلی داخل کرے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

فتاویٰ تاجی خاں کتاب الصوم

نوٹ۔ فقہ عثمانی پیرے قرآن۔ ہلالوں کے ٹرسے ہی گئے یہ شکست سارا وہی روزہ کی حالت میں پھینک کریں اور سورج نکلنے کے بعد ایک دن لائونڈ پڑھیں اور موقوف کریں۔



عمر صاحب نے اپنے ایک ٹھیلے میں کہا کرو متھے ریحی متعہ الشمار اور  
متعہ الحج رسول اللہ کے زمانے میں جائز تھے اور اب میں ان دونوں سے  
منج کر رہوں اور ان کے بجائے لاسفیر متراویں گا۔

نقد عثمان تیر سے قریبی۔ دین اللہ کا ہے اور اس کو اختیار  
ہے کہ وہ کسی چیز سے دے دے یا نذر دے بیمار سے عمر صاحب کس بارغ کی  
مکولی میں کر انہیں اللہ کے دین میں داخل اندازی کا حق حاصل ہو گیا۔

خلاصہ۔ سنی فقہ میں ادھاج عمر کی اس شخص میں مرض کی قدر ہو  
گیا ہے اور باقی آدھے حج میں لاقا ثریت کا دور دورہ ہے۔ اور اب تو  
وہ وہابیوں کے ہاتھ میں ہے ان کی مرض جیسے معاویہ نے جمعہ کی نماز بدھ  
کے دن پر حاکم تھی اسی طرح وہابیوں کی مرضی کہ حج کا جو بھی عمل ہیں دن  
چاہیں کر دیں کوئی سے پوچھنے والا۔ معاویہ نے جمعہ کی نماز بدھ کے دن  
اس سے بڑھائی تھی کہ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ میرے لشکر کے لوگ پوری طرح  
آلو کے پٹے بنے ہیں یا نہیں اور جب مذکورہ حرکت پر معاویہ کو کسی نے نہ  
ٹوکا تو اس کو یقین ہو گیا کہ اب یہ لوگ مکمل طور پر آلو کے پٹے بن گئے اور اب  
اگر میں ان کو حکم دوں گا کہ علی ابن ابیطالب کو قتل کرو تو یہ قتل کر دیں گے  
حج کے معاملے میں بھی سنی فقہ نے عوام کے ساتھ یہی سلوک کیا ہے۔

سنی فقہ کی رو سے کعبہ بھی غلط ہے

۱۰۸ حسن عائشہ قلت یا رسول اللہ! لا تروہا علی قوا عبدیہم



قال لولا حدثان قومك بالكفر لفعلت نیز لولا ان  
قومك حديث عصرهم بالحقا هلمية فاحاف ان تشكر  
قلوبهم نیز حدثا قومك بالكفر لنقضت البیت  
ترجمہ۔ بی بی عائشہ فرماتی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ کعبہ درست نہیں  
ہے۔ میں نے عرش کی حضور اسے قواعد ابراہیم کے مطابق درست  
کر دیں۔ اگر پنجاب نے فرمایا کہ اسے عائشہ اگر تیری قوم کفر چھوڑ کر  
ابھی تازہ تازہ مسلم شیخ نہ بنی ہوتی تو میں اس کعبہ کو گرا کر دوبارہ  
بناتا۔ بخاری شریف کتاب الحج ص ۱۲

نوٹ۔ سنی فقہ بچے بچے۔ سنی بھائیوں کا ایمان نہ بنی قرآن کے بارے میں  
درست ہے اور شری سنی بھائی عام کعبہ کو درست سمجھتے ہیں تب ان کے  
عقیدہ میں کعبہ ہی غلط ہے تو پھر ایسے کبے کا یہ لوگ جو حج کرتے ہیں وہ  
بھی غلط ہو گا۔

۱۱۔ سنی فقہ میں ہے حجر اسود کا کوئی ثبوت نہیں۔ قال علی بن ابي اسلم انك  
مجهول لا تعرف ولا تشفع لولا انی رايت ابنی لقیلاک ما قبلتک

عمر نے کہا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے اور نصرت نصای نہیں دے سکتا  
اور اگر میں نے شی پاک کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ  
چومتا۔ بخاری شریف کتاب الحج ص ۱۲ باب ذکر النجرا سود

نوٹ۔ بخاری شریف، ج ۱ ج ۲ کیا شاہن عمر و کمال ہے۔ عمر صاحب حضور پاک  
پر عشق کر رہے ہیں کہ گویا حضور پاک نے کوئی عقیقتی واقعہ کام نہیں کیا۔ اور



ایک ایسے پتھر کو چروا جو قطعاً نقصان کا مالک نہیں ہے۔  
 امیر پاک نے بھی زور سگوری کی ہے مگر تو بنانا تھا عرصہ صاحب کو کیونکہ جو  
 ہام عرصہ صاحب کی عقل و فکر کرتی تھی وہاں تک معاذ اللہ خدا اور رسول کی فکر  
 نہیں پہنچتی تھی۔

سنی فقہ میں دشمن رسول کو خانہ کعبہ میں

مجھے امان نہیں مل سکتی

فقہاء ان ابنی غلط متعلق باسناد الکعبہ فقال اختلافہ  
 رفیع مکہ کے وقت میں نبی پاک کو کسی نے اطلاع دی کہ آپ کا دشمن  
 ابن غفل کہے کے خلاف سے چٹا ہوا ہے۔ حضور پاک نے فرمایا  
 اسے وہیں قتل کر دو۔

بخاری شریف کتاب الحج باب دخول الحرم

نوٹ۔ دشمن خدا اور رسول کو امیر کے اس گھر میں امان نہیں ملتی کہ جس  
 گھر کو صوم و غنیمت کی امان کی سند حاصل ہے۔ ہم شیعہ عرض کرتے ہیں  
 پس کسی دشمن خدا اور رسول کو جس روئے رسول میں امان کر دینے سے کوئی فائدہ  
 نہیں پہنچ سکتا۔



## سنی فقہ میں قربانی کی شان

۱۱۱ سنی فقہ میں ہے کہ شہری لوگ نماز عید کے بعد قربانی کریں اور غریب

دیہاتی نماز عید سے پہلے قربانی کریں۔

کنز الدقائق کتاب الاضحیۃ ص ۳۶

۱۱۲ سنی فقہ میں ہے کہ اگر شہری لوگ نماز سے پہلے قربانی کرنا چاہیں تو

جائز کو شہر سے باہر لے جا کر ذبح کریں۔

المختار کتاب الاضحیۃ ص ۴۲

نوٹ میزبان انگریزی کتاب الحج ص ۳۴ میں لکھا ہے قال ابو حنیفہ یجوز

لوفد السوادان فیضوا ذابح الفجس الشانی ابو حنیفہ کا فتویٰ ہے

دیہاتی لوگ نورسحر کے طلوع ہوتے وقت قربانی کا جائز ذبح کر سکتے ہیں۔

صاحب کتاب نے اس فتویٰ پر ابو حنیفہ کو داد دی ہے کہ امام صاحب نے

بہت دور امریشی سے کام لیا ہے کیونکہ دیہاتی لوگوں نے نماز عید پڑھنے کے لئے

بھی آنا پڑا اور اگر نماز کے بعد جا کر قربانی کریں گے تو ان کو دن بھر گوشت

کھا نا نصیب نہ ہوگا۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ امام صاحب کے فتویٰ نے پیٹرو لوگوں

کے تو مزے بنا دیئے ہیں لیکن شہری لوگوں کا کوٹھا کر دیا ہے کیونکہ وہ نماز عید

کے بعد جا کر قربانی کرتے ہیں اور سارا دن گوشت کی خاطر ان کا شکم مبارک







نور محمد۔ لڑائی عائد شد زمانی میں کہ رسول اللہ کھرمیں تشریف لائے اور  
میر سے پاس و کینزین کا رہی تھیں حضور انور پامید گئے اور منہ پھیر لیا  
پھر اب بکرا آئے اور مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطان کا کام ہے تم سے  
گھر میں؟ بچا کریم تم سے فرمایا کہ حضور اچھا بھلا کو روک کر مہر کر دے  
ہو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ رشیطان کا کام ہے تمہاری عید  
صحیح محمدی کتاب الصلوٰۃ باب فی العیدین میں ملتا ہے۔

نوٹ۔ پہلے دیکھ لیاں۔ عید کے دن بی بی عائشہ کے گھر میں قرانی پوری تھی  
عورتیں گارہی تھیں اور گھڑا تھا فی بخاری میں۔ نیز بخاری میں تشریف لکھا ہے کہ اب  
میں لکھا ہے کہ عید کے دن حضور پاک نے عائشہ کو حبشیوں کا ناچ اور گنگا  
بازی بھی دکھائی۔ سنی فقہ جیسے۔ ضرور پاک کے گھر شریعت کو دھما یا کوئی  
سٹوڈنٹ تھا جس میں عید کے روز ڈھولک بجاتی تھی۔ خلفی علماء کو چاہیے کہ عید کے  
دن سنت عائشہ پڑھ کر کریں اور اپنی بیوی کو سیٹیا میں سے جا کر کوئی اچھا سا شو  
دکھائیں اور اس تک عمل کا ثواب بی بی عائشہ کی روح کو ہریر کر دیں

**خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھنا سنت مردان ہے**

۱۱۷ مقال ان الناس لم یکنوا یجلسون لما بعد الصلوٰۃ فجللوا

قبل الصلوٰۃ

والی عید بخاری میں لکھا ہے کہ نبی کریم خطبہ پڑھنے سے پہلے نماز عید  
کے بعد کرتے تھے، نیز امیر کے دور میں عید مردان حاکم مدینہ تھا اور  
عید کوئی تھا مردان عید نماز عید کے لئے آیا تو اس نے خطبہ نماز  
عید سے پہلے پڑھنا چاہا فضیلت سے غیور تم رائے تو میں نے کہا  
کہ خدا کی قسم تم نے اپنی کوہل دیا ہے (مردان نے کہا) یہ کیا کیا کریں؟  
لوگ نماز عید کے بعد تم سے خطبہ سنت کے لئے بیٹھتے ہیں اس وجہ سے  
میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فی العیدین میں ملتا ہے

نوٹ۔ ہر ائمہ ایسے خطبوں میں عزت رسول کی توہین کرتے تھے اور لوگ  
ایسے خطبوں سے نفرت کرتے ہوئے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ لہذا مردان  
نے یہ خیال رکھ لیا کہ خطبہ نماز عید سے پہلے پڑھنا شروع کر دیا۔ اور یہی سنت  
مردان مسکنی عبدالمال میں آج تک چل رہی ہے۔

**سنی فقہ میں جمعہ کی شان**

۱۱۸ قال کنا لصلی مع اہلنا الجمعة ثم نلتفٹ ولسین

لحمینان عن انس بن مالک

مسلم بن اکوع کہتا ہے کہ میرے باپ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہم نبی  
پاک کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ کر جب واپس آتے تو ریلوے روڈ کا آٹا  
سناہر بھی فرموتا تھا کہ جس میں ہم کھڑے ہو سکیں۔

بخاری میں خبر ہے اب غزوہ حدیبیہ صحیح



نوٹ۔ سنی صحابہ نے اچانک کر سنی کے لاپچھے میں سنت رسول کو چھوڑ دیا ہے اور سنی علماء سنی تقریر کی خاطر جمعہ کی نماز دیر سے پڑھاتے ہیں کیونکہ انہیں بھی مرہون کی طرح خطرہ ہے کہ اگر نماز جمعہ ہر وقت پڑھا دی تو بعد میں ہماری تقریر سننے کے لئے کوئی بھی نہیں بیٹھے گا۔

## سنی فقہ میں زکوٰۃ کی شان

۱۱۹ **اَللّٰهُ لَا يَجِبُ اَلزَّكٰوٰةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ يَرٰى فِيْهِ مَالًا مِّنْ اَعْلَانِ**  
 اعلانی لا یرئی لہ۔ مال کا معنی اعلانی کشف و یقیناً خدا زکوٰۃ علیہ  
 زکوٰۃ اس شخص پر واجب ہے کہ وہ دنیاوی چیزوں کا مالک کے ساتھ  
 ساتھ اپنے آپ کو بھی مالک سمجھتا ہو اور جو شخص دنیاوی چیزوں کا  
 اپنے آپ کو مالک نہیں سمجھتا اس بات کا اسے کشف اور یقین ہوا ہے  
 اور اس کے نزدیک ہر شے کا مالک صرف اللہ ہے ایسے شخص پر زکوٰۃ  
 دینا واجب نہیں ہے۔

میزان الکبیر علی باب زکوٰۃ الاہلب ص ۱۱

نوٹ عل۔ در باب اقصاف دیکھیں آپ نے اس قولوں کی حیا ریوں اور عیاریوں  
 کو کہ جس پر مالکی سے انہوں نے ملوانہ برادری کو زکوٰۃ کا زلفید او اکوٹے سے بچا  
 لیا ہے کچھ نکریم طوائف عارف لوگ ہیں اور یہ ہر چیز کا مالک حقیقی اللہ کو

کچھتے ہیں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور باقی رہے غریب غریب اور  
 عیال عوام۔ کہ وہ چونکہ یہ صومبرے ہیں اور انہیں معرفت نہیں ہوتی اس لئے  
 زکوٰۃ دانی ہو گیا ساری دنیا کی جیسے ہیں۔

نوٹ عل۔ زکوٰۃ کو باب میں سنی بھائیوں کے ناموں کے بھانت بھانت  
 کے متوں میں۔ مثلاً ان کا نام اور اسمی کہتا ہے کہ زکوٰۃ میں غیبت شرط نہیں  
 ہے۔ ان کا نام اعظم کہتا ہے کہ بچہ اور دیوانہ خزانہ جتنے سرایہ دار مولیٰ ان  
 پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ نیز امام اعظم کہتا ہے کہ جملہ آدمی پر زکوٰۃ واجب ہوتی  
 اور وہ مرگلا ہے تو زکوٰۃ اسے عداوت ہے۔ ممکن ہوتی تھیں امام کہتے ہیں کہ  
 ان کے لئے زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ نیز امام اعظم کہتا ہے کہ زمین کی پیداوار و درخت  
 و درختی عمارت زیادہ ہوا میں زکوٰۃ واجب ہے نہ صاحب کی کوئی تیسر نہیں  
 ہے اور یہ فتویٰ ثمانی بقول تاجی عبد الوہاب الباب البسنت کے اجماع کے خلاف  
 ہے۔ نیز سنی فقہ میں ہے کہ کیا میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ نیز اگر زمین ٹھیکہ پر  
 دی جائے تو امام اعظم کہتا ہے کہ پیداوار کی زکوٰۃ زمین کے مالک پر واجب  
 ہے اور باقی امام کہتے ہیں کہ مالک پر نہیں ہے۔

لکھ کوئی صاحب بصیرت سنی بھائیوں کی کتاب و حضرت اقا مسد فی الخلافات  
 الرشد کی کتاب الزکوٰۃ اور کتاب میزان ان کے باب الزکوٰۃ کا مطالعہ کرے  
 تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ سنی فقہ کا باب الزکوٰۃ اس طرح اچھا ہوا ہے جس طرح  
 جو دہریہ کی کافی میں کوئی کہہ سکتا ہے اسے تو اس سوال کے تاکے آپ میں الجھ  
 جاتے ہیں۔



## سنی فقہ میں جہاد کی شان

۱۲۰ انہ اذا اتفقوا لرحمۃ وحب علی المسلمین المخاصمین  
الشیات وجہم علیہم الضر کہ جب دونوں لشکر میدان جنگ  
میں ٹکرائیں تو جو مسلمان میدان جنگ میں موجود ہوں ان پر ثابت  
قدم رہنا واجب ہے اور بھاگنا ان کے لئے حرام ہے

نیز ان اکبریٰ کتاب البیرونی

نوٹ: جنگ سے بھاگنا شرعاً حرام ہے۔ اور قرآن پاک میں جنگ سے  
بھاگنے والوں کو قہر مت کی گئی ہے۔ پس عمرو بن لکھ و عثمان بنی کے زمانے  
میں جنگ احمد۔ جنگ خیبر۔ جنگ حنین میں حیاں بھاگ کر دم اٹھا کر ایسے  
بھاگے کہ ان کے پیچھے کی کوئی خبر نہ رہی۔ پس جہاد ایک بہت بڑا فریقہ اسلامی  
ہے اور جس لوگوں نے اس کی اور جنگوں کو ناجی کی ہے وہ خلافت حاضر کے  
جہاد میں ہیں۔

نوٹ: شیعہ فقہ میں جہاد کی بہت تاکید ہے اور جو شخص میدان جہاد  
میں مارا جائے وہ شہید ہے اور یہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ اس سے بڑھ کر  
اور کوئی نیکی نہیں۔ البتہ اس کے شرائط میں اور صواب سے بڑی شرط یہ ہے  
کہ امام یا نبی کے جہاد جہاد کیا جائے۔ سنی بھائی مہم طور پر شیعوں کو یہ لازم  
دیتے ہیں کہ شیعہ جہاد کے منکر ہیں یہ ان کا تصور اور پیمانہ عقیم ہے۔  
کیونکہ اگر سنی بھائی جہاد کا یہ مطلب لیتے ہیں کہ مساجد عکوں پر چڑھائی کی

جائے اور اسلام کے نام پر لوٹ مار کی جائے تو یہ جہاد نہیں بلکہ فساد فی الارض  
ہے۔ نیز اگر نہ گور و صورت میں جہاد ہے تو آجکل سنی بھائی تمام کے تمام  
اس فریقہ کے تارک ہیں اور گنہگار ہیں لہذا ان کا فرض ہے کہ جہاد کے نام پر  
مہارت، چھین اور روٹی کے ساتھ اپنے لادنی اعظم کا نام لے کر ایک ٹکڑ  
آجائیں۔

ابوبکر و عمرو عثمان کے زمانے کی مشنی فتوحات میں وہ جہاد اور اسلامی  
جنگیں نہیں کیا وہ اسلام کے نام پر لوٹ مار نہیں اور وہی جنگیں باغیوں میں  
کیا تو وہ عالم اسلام سے متغیر ہو گئیں۔ ان انہیں جنگوں کا زیادہ مسلمان آج  
بھی عیادت رہتے ہیں اور ایک غیر مسلم عرب تک جھگڑتے تھے۔

نوٹ: اور اگر اہلسنت جہاد کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ دیہاتوں کے شہروں کو تنگ  
کیا جائے نہ ہی ان کو مسجد بنانے کی اجازت دی جائے اور نہ ہی امام بارگاہ کی اور  
نہ ہی دینی مدرسے کی۔ مجھے کہ ضرور یہ سنی و بانی آجکل بھی جہاد کر رہے ہیں۔  
نیز یہ کہ شیعوں کا نقل عام کیا جائے ان کے مکان نکالے جائیں دیگر ملک کو  
نقصان پہنچایا جائے اور ان کو مزاحم عزاداری امام حسین علیہ السلام کے نام  
کوٹنے سے روکا جائے۔ کہیں مجلس پر پابندی لگوائی جائے تو کہیں بالائی مجلس  
روکا جائے اور کہیں شیعہ قوا اٹھانے کو نہ بھگتے دیا جائے۔ تو کسی عہد شیعوں  
کی لڑائی یہ عزائم کیا جائے۔ مگر اگر یہ مشہور جہاد یا جائے نیز شیعوں کو بھروسہ



کیا جاسکے کہ وہ امام اعظم جو وہ ہے کی فقہ پر عمل کرے اور نہ ان کی خبر نہیں۔ اچھا کہ  
لو اسے نہ گورہ باقری میں اچھا ہی جہاد سمجھتے ہیں۔ اگر نہ گورہ باقری میں اچھا ہی  
جہاد ہے تو ہزار افسوس ہے ان لوگوں کے ہندوستانی پر۔

### سنی فقہ میں نکاح کی شان

✓ جس کی بیویاں زیادہ ہوں وہ سب سے افضل ہے

۱۲۱ قال فقہ ترمذی: قال جابر بن عبد اللہ انہما کثرھا امساوا  
راہی عباس کے ایک شخص سے کہہ کہ بھائی (شادی کرو اس امت میں سب  
سے اچھا آدمی تو وہ ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں

بخاری شریف کتاب النکاح باب کثرة النساء میں  
نوٹ۔ بخاری شریف جے جے: شہ قرائ میں فرماتا ہے کہ ان آدمی کے لئے  
افضل کہ اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ باعزت وہ شخص ہے جو اس  
سے زیادہ دوسرے کے از پر ہیز کار ہے۔ لیکن بخاری شریف یہ کہتی ہے کہ سب  
سے زیادہ اچھا آدمی وہ ہے جو سب سے زیادہ بیویاں کرے اور ہر وقت ان کی  
لڑائیوں میں اچھا رہے۔

۱۲۲ سنی فقہ میں ہے کہ اپنی بہن اور بیٹی نیک لوگوں کی پیش کی جائے کیونکہ جب  
مختصر بہت عمر ہو وہ بونی تھی تو انہوں نے یہ رشتہ عثمان اور ابوبکر کو  
پیش کیا تھا لیکن ان دونوں نے مختصر کا رشتہ لینے سے سزا دے دی۔ پھر  
یہی بی بی مختصر رسول اللہ کو پیش کی گئی اور مختصر نے قبول فرمائی۔

### بخاری شریف کتاب النکاح ص ۱۲۱

نوٹ۔ بی بی مختصر یہ خلق تھی جیسا کہ معارج النبوت میں ہے کہ اسی یہ خلقی کے  
باعث مختصر نے اسے غلام کی تھی اور غلام کے بعد حضرت عمر نے عمر میں خاک  
ڈال دی تھی۔ سنی بھائیوں نے کیا سنگاری کی ہے کہ اس یہ خلقی عورت کو لینے کے  
لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنا دیا کہ اپنی بہن اور بیٹی  
اہل غیر کو پیش کرنا جائز ہے۔

۱۲۳ سنی فقہ میں ہے کہ شادی کے موقع پر گھر میں توجہ نہ کی جائے کیونکہ  
دریغ بہت مقبوض ہے جب حضور پاک نے نکاح کیا تھا تو اس موقع پر  
حیدر نوازی ہوئی تھی۔

### بخاری شریف کتاب النکاح باب ضرب الدف فی النکاح ص ۱۲۱

نوٹ۔ جے جے بخاری شریف: صرف ٹیبل اور ڈھولک سے کیا بنے گا کچھ  
گنجویاں بھی اگر سنگواری جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کر لیا جائے تو شخص کی  
روٹی دو بالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب اہل بخاری کی روح کو  
ہدیہ کر دیا جاسکے تو کیا برکت ہے۔

۱۲۴ شادی سے پہلے وہاں کا نو رو بہا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول  
پاک سکے یا کسی پیش رو مال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہ کی تصویر  
لاسے تھے۔ بخاری شریف کتاب النکاح ص ۱۲۱

نوٹ۔ اسی بخاری شریف کتاب النکاح ص ۱۲۱ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو  
تصویر سے اجنبی عزت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں



ہر سب تو پھر بی بی عائشہ کی سنگینی کے وقت یہاں سے فرشتوں کو گھیر کر لے کر آیا  
 حنین کردہ بی بی عائشہ کی تصویر اٹھا کر پھرتے تھے۔ تصویر کی ضرورت ہی کیا  
 تھی جبکہ بی بی حفصہ جیسی بدخلق عورت کو حضورؐ نے قبول کر لیا تھا اور انہی ایک  
 درہ پیوہ بھی تھی اور مشکل کی بھی پوزی نمودی تھی تو بی بی عائشہ کے قبول کر سنانے  
 میں حضورؐ کو کیا روکاؤں تھی۔

۱۲۵ مئی فقہ میں ہے کہ عورت سے وطنی فی الدہ پر کرنا سنت امام مالک سے ہے۔  
 کیونکہ اس مسئلہ کی بابت ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس  
 فعل سے ابھی ابھی غسل کر کے آیا ہوں۔

تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۱۶۹

نوٹ ہے۔ اسی درمنثور میں لکھا ہے کہ اگر اس فعل میں وقت محرم ہو تو  
 نہیں لازماتوں بھی جائز ہے۔ مئی فقہ جتنے جتنے کیا عہد و عہدیت ہے۔ مئی  
 ملوانوں کو یہاں سے کہ اس عبادت سے فاعل غریبوں اور اس نیک عمل کا ثواب  
 درجے امام مالک کو ہدیہ کریں۔

۱۲۶ مولانا محمد امجد علی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ گو کوئی شخص  
 کسی عورت سے وطنی فی الدہ کرے تو فاعل پر اس عورت کی ماں اور بیوی  
 حرام نہیں ہے۔

نورانی تہذیبی خاں کو قیام الشکاح ص ۱۶

نوٹ ہے۔ فقہ حنفیہ ج ۱ ص ۱۶۶۔ فاعل کے طور سے بن گئے۔ کچھ دن مذکورہ فعل  
 کیجئے ایک عورت کو استعمال کرنے اور پھر اس کی ماں یا بیوی سے بھی نکاح

کرے اور پھر ان کو استعمال کرے تو اس سے اور روح بھان کے لئے ایک الٹا  
 ناخن بھی پڑھتا رہے۔

۱۲۷ وفقیں فی الدہیل قطع الخلوۃ فی المسجد کما فی احکام دامت  
 کے وقت مسجد میں میری سے خلوت کرنا اور بستر کرنا جائز ہے جیسا  
 کہ یہ فعل حمام میں بھی کرنا جائز ہے۔

نورانی تہذیبی خاں کتاب الدہیل ص ۱۶

نوٹ ہے۔ مئی فقہ ج ۱ ص ۱۶۶۔ بدعت مسلمانوں سے جو یہ تھا کہ ہمارا کوئی عورت  
 دیا کر مئی مسلمانوں سے سوچا ہوگا کہ مساجد میں جب نماز والی عبادت نہیں ہوتی  
 تو چلو اس سے بیستری والی عبادت کا کام لیا جائے۔ یہ شریک مسجد میں  
 بیستری کا ثواب تراویح شریف جتنا ہوگا اور ملوانوں کو یہاں سے کہ اس  
 نیک عمل کا ثواب بھی روح عمر کو یہ یہ کہہ کر ہیں۔

۱۲۸ لا یباح للرجل ان یجس عریضۃ امراۃ کذلک امراۃ  
 لا یباح ان تجس عریضۃ رجلا مکی تفسیر لہ قال ابو یوسف  
 سالت ابی حنیفہ رحمۃ اللہ عن ہذا قال لا یباح فیہ دارو  
 ان یجسہما۔

اگر مرد و عورت کے مقام شرم کو مس کرے اور عورت مرد کے مقام شرم  
 کو مس کرے تاکہ شادی ہو جائے تو کوئی ہرج نہیں اور امام ابو یوسف  
 فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد و منعم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس مسئلہ  
 کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں اور میں اس پر کہتا



بسم الله الرحمن الرحيم

(۴۹) سستی نظیر میں سے ہے کہ حیرت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ

قصصہم الا علیہما لکذا ذکرہ والاحسن کذا فی تفسیر کما فی مہر وال  
کذا حصہ مردان کی طرح ہو گا اور نیچے والا حصہ غورقوں کی طرح ہو گا۔  
اور اہل جنت اللہ حصہ دینی فی القدرہ کو ملیں گے۔

الحمد لله الذي جعل كتاب التوحيد بابا من أبواب العلم

نوٹ :- نقشہ نمائندگی کے قریب یہ مذہب علامۃ المشائخ کا اقتدار دیکھا جسے کہ فریادوں  
بموجب میں یہ خرافات پیش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ علامت پورا کرتے کے ایمان میں ہوں ۔

خیر انکشاف ہونا چاہیے کہ اگر جنت میں یہ نعل ہوگا تو جو ٹوٹ دو رخ میں چلے  
جائیں گے ان کا کیا بنے گا۔ لیکن سنی بھائیوں کی کتاب الاخبار الاول میں لکھا ہے  
کہ ایک سنی گوروا نے کی عبادت عتی جب وہ مر گیا تو مسیح دوست کو خواب میں اس  
کی زیارت ہوئی دوست نے پوچھا کہ سننا ہے کہ فضل آج کل کہاں رہتے ہو اس نے  
کہا مجھے جان آج کل دو رخ میں رہی تھا جس سے رہتے ہیں۔ اور صحت نے پوچھا کہ  
پھر آپ کو اپنی کھلی کا لٹی کوئی علاج ملا کہ نہیں تو اس نے کہا کہ ہمارے چھٹے  
حضرت ملاویہ کے صاحبزادے حضرت نذیر علی علیہ رحمۃ اللہ وہابی دو رخ میں میرے قریب  
آئی رہتے ہیں اور عیب بگے تو اسٹی ہو آتے تھے تو قلیںہیں صاحب کی عبادت حاصل  
کرنا چاہیے۔

چشمہ اسکی قدر ہی ہے کہ جب رات گر گھر میں کوئی موت ہو جائے تو اسکی رات ہی پوری  
سے بھینڑی کر جاسکتی حضرت عثمانؓ سے یہ کہو کہ امام کشمیر زادہ جہ عثمانؓ سے  
جس رات وفات پائی تو عثمانؓ اسکی رات اپنی رات صریحاً پوری سے بھینڑی  
کی تھی۔

فوتی ہے۔ یہ سب جملہ بخاری شریف میں اہمیت کی وجہ سے گواہ بن چکا ہے کہ اس عبادت سے کوئی بھی نہ گریں۔  
جب تک کہ تم کو اس سے قویہ عبادت ضرور دے گا۔ اور اس میں گواہ اپنی عبادت  
اور دوسرے غلاموں کو بھی کرے گا۔

۱۲۱ والتمساج به عقده مملوطة البیعة کفرکاج لفظی یعنی کفر کاج  
والتجیه به جانا ہے مولیٰ مع تہذیبی کتاب التکاج ص ۳۵



نوٹ ہے۔ کیا کہن فقہ عثمان کا کیونکہ ثابت کا معنی ہے میں نے بچا۔ گویا  
عثمان فقہ میں بیوی اور بکری میں تیز نہیں رکھی گئی۔ بیچا اور خریدی تو بکری  
جاتی ہے یا اس کے مثل دوسری اشیا۔

۱۳۲ سنی فقہ میں ہے کہ نکاح ایک ایسی عبارت ہے جو آدم کے زمانے سے  
شروع ہوئی ہے اور جنت میں بھی جاری رہے گی۔

اور المختار کتاب النکاح ص ۱

نوٹ۔ رحمۃ الامم فی اختلاف الامم کتاب النکاح ص ۲ میں لکھا ہے کہ نکاح  
تمام عبادات سے افضل ہے حتیٰ کہ جہاد سے بھی افضل ہے۔ جتنے بے

وقت فوجیں ہیں بیوی کے ساتھ بھیستری کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنی طرح ایک

کافر مارنے کا ثواب ہے اور اگر کوئی شخص نامرد ہو یا بوڑھا ہو تو وہ بچان

کی طرح مائیں کی تسلی جلائے اور کافروں کی پوری کالونی کو ہی آگ لگا دے

نیابت کے دن یہ شخص بھی فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کی صف میں کھڑا ہوگا۔

مسلم امام ابو حنیفہ موسیٰ بن جابر و هو بالمشرق امرأة و هي بالمغرب

وانتم بولد مستمة اشمن من العنقہ کان الولد ملحقا به

وان کان بیئہا مسافرة لا یکن ان یتقیا اصلا

امام اعظم کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص مشرق میں رہتا ہے اور کوئی عورت

مغرب میں رہتی ہے اور ان کے درمیان اتنی مسافت ہے کہ ان کا



ایسی ہی ملاقات کرنا ناممکن ہے اور پھر ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے  
اور پھر وہ عورت چھ ماہ کے بعد پھر چھ تو وہ بھی اسی مرد کا شمار  
کرتا ہے۔  
۱۔ عتباتی خدوفا اکثر مدد ۲۹ کتاب الفکار  
۲۔ المختار مدد کتاب الفکار فصل فی ثبوت الغیب  
۳۔ میرزا اکبر علی کتاب الفکار مدد ۱۱

نوٹ۔ بچے جہاں عقل ہے وہاں کئی نہیں اور جہاں کئی نہیں وہاں  
عقل نہیں۔ جب کسی مرد نے اپنی بیوی سے ملاقات ہی نہیں کیا اور عقل  
میں جب وہ مختار کے ایسے دونوں میں اپنی مسافت ہے تو ایک سال میں  
بچہ ہوگی۔ میں جب مرد نے کبھی ہی نہیں کیا تو پھر اس عورت سے جو بچہ  
ہوگا وہ اس مرد کا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ کسی اور کے ہونے کا تمام نام والا ہونا  
اور اسے لوگوں کو امام اعظم کا ٹکڑے ادا کرنا چاہیے اور اس کے ایک فقہ کو اپنا  
چاہیے کیونکہ امام نے اس کے لئے شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔  
۱۔ بحال ابو جعفر انہ اور ترویج امرتہ و قباب عنہما سنین  
۲۔ قضاہ خیر و خاتمہ فاعلمت ثم رجعت و انت بالاولاد  
۳۔ من العشاری ثم قسم الاول ان الاولاد علی حقون بالاول

اہم اعظم کتابا ہے کہ ایک مرد نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ مرد  
کبھی بھی بری نکاح نہ کیا۔ پھر اس عورت کو اس مرد کی عورت کی عورت ہی  
اور اس عورت نے اس مرد کو کثرت وفات گزار کر کسی دوسرے مرد سے  
شادی کر لی اور پھر اس مرد سے کوئی بچہ نہ ہوا پھر اتفاق سے وہ



پہلو شوہر بھی آگیا امام اعظم کتاب ہے کہ وہ تمام بچے امی پیچے شوہر  
کے ہیں۔ میرزا الکبریٰ کتاب اللعان ص ۱۲

ترجمہ الامم فی اختلاف الامم کتاب اللعان ص ۲۹

قادیانی قاضی غلام کتاب التکلیف فی مسائل الفقه

نوٹ ہے۔ قاضی غلام کی عبارت یہ ہے رجل عاب من امرأته وهي حکمر  
او شیب خنز و حیث ملو ح ۲۱ خبر فلو لم یکن منته ولدا قال ابو حنیفہ  
الدار والد اولی کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے قاذب ہو گیا اور اس بیوی سے  
اس نے بہتری نہیں کی اسے کنواری کہہ دیا گیا پھر اس عورت نے دوسرے  
مرد سے شادی کی اور ہر سال ایک عدد کم بنا امام اعظم کتاب ہے کہ وہ تمام  
بچے پہلے شوہر کے ہیں۔ جتنے بچے۔ فقہ لغوی حد مشرود ہے جو تولا ہوا کتاب ہے  
دنیا کے حکماء علی کردمان اور یہ فیصلہ بھی کہ جب ایک مرد نے ایک  
عورت سے نکاح کیا ہے اور اسے کنواری کے چن میں ہی چھوڑ کر چلا گیا ہے  
پھر اس عورت نے دوسرا نکاح کر کے ایک اور میں بچے جن میں سے بچے پہلے  
شوہر کا اور وہ کیسے بن گئے۔

ایک لطیفہ

ہم پہلے ہی عرض کر آئے ہیں کہ تمام حجازی لوگ امام اعظم شکر آباد کریں  
کیونکہ نعمان نے ان کی لڑکی رکھ لی۔ اب لطیفہ ملاحظہ فرمائیے۔

لوگوں میں مشہور ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے پر غوث الاعظم کی  
گیارہویں دینے میں کچھ کوتاہی کی تھی پس پر غوث نے ناراض ہو کر اس بڑھیا کے  
بچے کی بارات جو ایک کشتی میں قادری تھی کشتی سمیت دریا میں غرق کر دی۔  
پھر وہ بوڑھی چالیس سال تک عاجزی کرتی رہی۔ پھر غوث الاعظم نے وہ بارات  
کشتی سمیت دریا سے نکال دی۔ جب باراتی چالیس سال کے بعد گھر آئے  
تو ان کی بیویوں نے دوسری شادی کر کے کئی درجن بچے بھی دیئے تھے  
پس ان باراتیوں نے اپنی بیویاں تو واپس لے لیں اور چونکہ وہ سارے  
حقیقی تھے انہوں نے فقہ نعمان کے مطابق ان بچوں کے بیٹے کا بھی مطالعہ  
کیا لیکن وہ دوسرے شوہروں کے بچے تھے وہ شائسی اور جعلی تھے انہوں  
نے کہا ہم فقہ نعمان کو سہی مانتے۔ حزن مینند ایک کر کے ہم نے محنت  
کی ہے بعد اچھے ہمارے میں۔ پس جھگڑا ہو گیا۔ پھر ان کو بعد اچھے محلہ  
اعظمیہ میں امام اعظم کی قبر پر آئے اور اپنا اپنا بھاتا دیا امام اعظم کی  
قبر سے آواز آئی کہ تم بہادر غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی عزت میں یہ  
کیسی پیش کرد۔ پھر درمیتین غوث الاعظم کے مہریم کو رشت میں حاضر ہو گئے  
غوث الاعظم نے فریقین کے بیان سن کر فیصلہ کیا کہ یہ بچے تو پہلے شوہروں  
کے ہیں اور غرضی دوسرے شوہروں کے ہیں بلکہ یہ سب بچے میرے ہیں  
اور پھر ان بچوں کو حکم دیا کہ تم عرب شریعت میں مت رہو۔ کیونکہ یہاں  
کے لوگ تو رسول کو بھی جاؤ گے سمجھتے تھے میں آپ کو دہشت دیتا ہوں  
تم سب ہندوستان چلے جاؤ وہاں کے لوگ نہر ہو اور انوکھے تھے یہی یہاں



سستی فقر میں اس علاقہ کی تھی

نوٹ ہے۔ براہ شریعت کتاب الطلاق میں ۲۵۵ میں لکھا ہے کہ وظیفہ فی البیت  
ای بیعت فی شکر ایک بار واحد اور مثنوی علیہ واحد  
خارج العمل و لا یقع الطلاق و کان عاصیا طلاق بدعت  
یہ سچ کر کرنی شخص ایک حکم سے تین طلاق دے یا اگر کسی تین طلاق سے  
جب اس طرح کوئی کرے گا تو وہ طلاق براہ شریعت سے درست ہے  
لیکن وہ شخص گنہگار ہے۔

توٹتے نہ کرو، ملوث کوئی پہل نہ ملے گی کہ جس میں وہ لگا رہی ہوگی  
یہ صاحب کی غلطی کو چھپانے کی خاطر اس پر ایسی پڑ ڈالے ہوئے ہیں اور اس

مسیحی نعرے میں حلالہ کی شان

۱۳۶۔ وادۂ قنرہ جہاں بشرط التحلیل فالنکاح منکحہ و اگر  
کولی شخص کسی عورت سے حلالہ کی خاطر شادی کرے تو نکاح کرنا  
مکروہ ہے۔ ہدایہ مع الدوریہ ص ۲۱ کتاب الطلاق باب الرجوع  
نوٹ۔ اسی عبارت کے بعد صاحب ہدایہ نے تنبیہ کی یہ حدیث بھی نقل فرمائی  
ہے کہ منکر النکاح والتحلیل لہ اثم فنانے نے اسکو مردود علیت  
فرمایا ہے جو حلالہ کرے کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسکو مردود علی  
عنیت بھی ہے اگرچہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے کر پھر حلالہ کی خاطر  
دوسرے کو دے دی۔

[illegible]



امیدوار خواہشمند کہتے ہیں جو جانتے ہیں اور پھر ایک اس کے اور چہرہ  
جاتا ہے اور باقی اپنی باری کے اختیار میں رکھتے ہیں اور کبھی کسی انہی  
میں پیش کش بھی ہر جاتی ہے۔ پس امام اعظم کے مذہب میں حلالہ بھی کچھ کسی  
قسم کا جلوہ دیتا ہے کہ اس عورت کا بدلہ قیمت عاقلان  
اور اس مرد کا بے شرم قبیلہ جمع ہو جاتے ہیں کہ اس مافی کے لئے کون سا  
سائدہ منتخب کیا جاسے۔ جس خوش نصیب کے نام پر قرعہ آتا ہے اس کے  
گڑ میں رہنے ہوتے ہیں اور اگر ایک شخص سے پوری طرح حلالہ نہ نکل سکے  
تو اس کو اس عورت سے اتار کر دوسرے کو چھو دیا جاتا ہے۔ پھر پڑتے  
تب میں جب غوث الاعظم کے نام کے واسطے دیتی ہے۔

### سنی فقہ میں مختلف جرائم اور ان کی سزا میں معاف

۱۳۷۱ لوقتہ زوج بذات رحم محرم فہو البیت والاخت والام والعمہ  
الخالہ وجا معها لا حد علیہ فی قول ابی حنیفہ وان قال  
علت انما علی حرام عند ابی حنیفہ وفوق زوج اسراۃ  
معاذ زوج خود طبعاً لا حد علیہ عند ابی حنیفہ  
ترجمہ۔ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح  
کرنا حرام ہے مثلاً بیٹی۔ بہن۔ ماں۔ چھوٹی۔ خالہ اور پھر  
ان کے چھوٹی بیٹی کرے اور جس کے کسی جانتا تھا کہ یہ عورتی

”متحدہ کھجوری باری ہے۔ رشتہ باری ہے۔ بے غیرتی ہے۔ نے  
جانی ہے۔ بے شرمی ہے۔ متحدہ ہے۔ بہنیاں چکے بن گئے  
متحدہ سے تو میرا میری کے جلوے نظر آتے ہیں۔ میری میری  
کی سوسائٹی میں قید رکھ جاتی ہے۔ متحدہ کا حسن عورت کو جھکا  
پڑ جاتے وہ تمام عمر عصبیت فروشی کرتی ہے وغیرہ وغیرہ“  
نہ کوہ اقبال ہم نے رسالہ حرمت متحدہ ص ۱۰۸ سے نوٹ کئے ہیں۔ رسالہ کے  
مؤلف نے اپنے نام کو لکھ دیا ہے جیسے کوئی دلدار حوازی اپنا نسب  
پھیلاتا ہے۔ نیز رفیق احمد اسی نے مسئلہ متحدہ یا زنا کے بارے میں رسالہ  
”متحدہ یا زنا“ تحریر کیا کہ ہمارے دیکھے ہوئے زخموں کو ارد گردی دکھایا ہے  
اگر کبھی تو نہیں ہوئی تو ہم بھی ایک رسالہ مسئلہ متحدہ پر لکھ کر ان علوانوں کے  
قرعے پر افشائیت لوٹائیں گے۔ سرپرست جماعت عرض کریں گے کہ سنی  
مجاہدین کی کتاب ”مصابیح گواہ ہے کہ حلالہ کا کاروبار کرنا نفسی لوگوں  
کا کاروبار ہے اور جتنے الزامات وہ متحدہ کے بارے میں نہیں کرتے  
ہیں یا جو بھی مریعہ لکھ دیکھ دو عین مسئلہ متحدہ کو لگا کر عوام کے  
سامنے پیش کرتے ہیں یہ سب کچھ علمی لوگوں کے مسئلہ حلالہ پر فٹا سکتا  
ہے۔ اور اگر سنی علوانوں نے ہمیں زیادہ سنا یا تو یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں  
گے کہ جس پر نصیب بیماری عورت کو شین طلاق نہیں ہو جاتی ہیں اور  
پھر اس کو حلالہ نظر لانے کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ ہی منظر برتا ہے جو ایک  
مشکل ہوئی گئی کا ہوتا ہے۔ جب کوئی کتیا مشکلی ہوئی ہوتی ہے تو کئی



نیز پر حرام ہیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر کوئی مرد نہیں نزلے  
شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کوئی شخص شوہر و عورت سے زنا کرے  
اور پھر بہتری کرے اور اس شخص کو سزا کرے کہ اس کو سزا  
نہیں تھی تو اس کی امام اعظم کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے۔ نیز اگر عورت  
اسراف و بیزاری بجا خونی بچہ کو میچہ کی فتول ابی حنیفہ سے اگر  
کوئی شخص کسی عورت کو زنا کرے لے کر اسے پر اسے اور پھر اس کے  
زنا کرے تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ اس پر بھی سزائے شرعی نہیں ہے  
نیز و جن زنی بعد خیر تو لا یتصل الجماع فافضا عا و حد علیہ  
اگر کوئی شخص ایسی کسی بی بی سے زنا کرے جو بہتری کے قابل نہ ہو  
اور اس کو اعتقاد دے کہ اس کے معنی و پیشاب کے تمام کو روک کر لے  
تو اس پر بھی کوئی حد نہیں ہے۔

تذاری تا علی خان کتاب البدو

۱۳۱۱ دن اتنی اسرافاتی موضع الحکم و و او عقل عقل قوم لوط  
فلا حد علیہ عند ابی حنیفہ اگر کوئی شخص عورت سے زنا  
کرے یا مرد سے بڑا فعل کرے تو امام اعظم فرماتے ہیں  
کہ اس پر کوئی حد نہیں ہے۔

الحدایہ کتاب البدو

فرمے۔ ع۔ قیاس کی زکات کی پادرا۔ فقہ حنفیہ نے  
جس میں کوئی شخص مان سے نکاح کرے یا زنا کرے اس پر کوئی حد

شرعی نہیں ہے تو پھر کسی اور مجرم کو کیا ڈر ہے۔ نیز اگر اس کی عورتوں  
سے نہ نکرتا۔ عورتوں کی گناہات۔ لڑکوں سے بڑا فعل کرنا امام اعظم کے  
تذریک پر ایسے گناہ ہیں جن کی کوئی سزائے شرعی ہو۔ پس حنفی علماء ان کو  
مباح سمجھ کر امام صاحب کی امانت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ کوئی حد نہیں  
بجالاتے اور اس کا جواب درج نمونہ کو بدیر کریں۔

۱۳۹ خان اختر بعد زحباب و احتساب اسم بحدہ شرعی حنیفہ

اگر کوئی شخص شراب پیئے گا اور اس وقت کرے جبکہ اس کے منہ  
سے شراب کی برہم ہو چکی ہو تو امام اعظم اور امام ابو یوسف کے  
تذریک اس شخص پر کوئی سزائے شرعی نہیں ہے۔ نیز اگر کسی شخص پر  
شراب پیئے کی گواہی دے اور اس کے منہ سے شراب کی برہم ہو چکی  
ہو اس پر بھی حد نہیں ہے۔ نیز جن اختر بشرات الحشر ثم رجع  
لم یحدہ بر شخص شراب پیئے کا اقرار کرے اور پھر مکر جائے تو اس  
پر بھی حد نہیں ہے۔

۱۴۰ ولا قطع فیما یتبع من الیہ اعضاء کا اللہین و الحکم و الضواک  
المرطبة جو شخص کسی چیز کی چوٹی کرے جو دین کا معنی نہیں دیتی مثلاً  
دودھ کو لٹکے اور آدھ ہوئے وغیرہ تو اس پر حد نہیں ہے۔ نیز  
اٹھوڑے کاٹنے کا معنی۔ نیز و لای مہرقت المصطفی و ان کان علیہ

الحدایہ کتاب البدو



نوٹ۔ سنی بھائیوں کا اہل تشیع پر ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ ابو بکر و عمر و عثمان کا عالم تھے تو حضرت علی علیہ السلام نے ان کی حکومت کے زمانہ میں ان کی طرف سے تفاوت کرنا کیوں قبول کیا۔ اور شکار کو مشورہ کیوں دیا۔ مسئلہ مساکین میں فیصلے کیوں کئے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ جیسا ابیر نے بلاشر کی طرف سے ہرگز یہ عہدہ تفاوت قبول نہیں کیا بلکہ اس زمانے میں شرعی حاکم خود حضرت امیر علیہ السلام تھے اور انہوں نے اپنے ولیفوض شرعی پر عمل کیا ہے اور اگر کسی طرح سنی بھائیوں کی تسبیح نہیں ہوتی تو پھر ہم یوں عرض کریں گے کہ شکار کا عالم بادشاہ سے ہے اور سنی بھائیوں کی کتاب الحدایہ گواہ ہے کہ عالم کی طرف سے قاضی بن کر لوگوں میں فیصلے کرنا کوئی بری بات نہیں ہے اور اس چیز سے فیصلہ کرنے والے کی مثال میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور وہ عالم بادشاہ کا کم ہی دوسرے کا اس کی عدالت ہرگز ثابت نہیں ہوگی۔

سنی فقہ میں حلال اور حرام جانوروں کے احکام

۱۴۱۱ قال الشعبي لو ان أهل الكوا الصفاوح لا طعم لهم ولم يری  
الموت بالسيف فقتلوا ما ساء (ایک سنی عالم) شبیں کہتا ہے کہ  
اگر میرے اہل و عیال سینارک کھانا پسند کریں تو میں ان کو سینارک ہی  
کھاؤں اور جس بھری کتاب ہے کہ کچھ اگھاسنے میں کوئی سرچ نہیں۔  
بھاری شریف کتاب الفیہ

میرا کام شافعی کے نزدیک دریا کا تھا۔ نہ یافعی خستہ اور دریائی انسان

حلیۃ۔ جو شخص قرآن مجید چوری کرے اگرچہ قرآن پر کوئی قیمتی علامت  
یا اس کے مثل کوئی اور چیز ہو تو ایسے چور کے بھی ہاتھ نہیں کاٹنے  
جائیں گے۔ نیز وہ قطع فی الدخا سے لکھا اور ہر قسم کی کتابوں کی  
چوری میں بھی چور کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ نیز وہ قطع علی الناس  
جو شخص قبر کھود کر دوسرے کا کفن چوری کرے اس کے ہاتھ نہیں کاٹے  
جائیں۔ الحدایہ کتاب السرقات ص ۲۹

نوٹ۔ میرے ہاتھ نوٹ کے طور پر صرف جب چوریوں کا ذکر کیا ہے جنہیں فقہ  
فہم نے چھپی دی ہے اور اگر تفصیل میں لیں تو فقہ حنفیہ نے اس باب  
میں بھانت بھانت کے نوٹ دیئے ہیں۔

سنی فقہ میں تفاوت کی شان

۱۴۱۲ مجوز من السلطان انما امرکما مجوز من العادل لاق الصحاۃ  
تقلدوا من مطاوعہ والحق کان مبدعاً علی التالیف قلندرا  
من الصحاۃ وجوکان حاکماً

ترجمہ۔ عالم بادشاہ کی طرف سے قاضی بننا اور فیصلے کرنے کے لئے  
جج بننا بائز ہے کیونکہ مساجد کو ام مادیہ کی طرف سے قاضی بننے ہیں  
جبکہ حق علی کے ساتھ کشائز مساجد کے بعد تالیف اور حجاج کی  
طرف سے قاضی بننے ہیں اور حجاج بھی عالم تھا۔  
الحدایہ کتاب ادب القاضی ص ۱۲



کا گوشت کھانا حلال ہے۔

الغایہ کتاب الفہارح حلال

۱۳۲ سنی فقہ میں ہے کہ سرکھانہ - درہائی کتا - میشک اور خنزیر حلال ہیں

میزان الکبریٰ ص ۱۰۱ باب الاطعمہ

یہ حال اصحاب اثنائی و حوالہ صحیح عندہم آتے ہیں جس سے

مانی احمد شافعی مزہب کے علماء فرماتے ہیں اور بھی قرآن ان کے

تذویک صحیح ہے کہ وہ یا کے تمام حلال ہیں و کچھ کو کفر بھی

میزان الکبریٰ کتاب الاطعمہ ص ۱۰۱

قرآن - سنی بھائیوں کے بڑے فرقے ہیں مسلمانوں کا سامنے سے اور پھر گوشت

تو بہت ہی ہلکا ہے حلال کھانے اور کھانے کی چیزیں اور کھانا حلال کو

کھانے اور پھر امام مالک اور امام شافعی کو کھانا کھانے پر درہائی کتا اور خنزیر

بھی حلال کر گئے۔ سنی بھائیوں کو چاہیے کہ میں نے کچھ کھانے اور خنزیر

کے کو باب بنائیں اور اپنے اہل کے نام پر قرائت کریں اور یہ معصومانہ الیاد

میں اپنے مسلمان بھائیوں کے انہیں کہا یوں کہہ دو کہ انہیں گراں۔

۱۳۵ سنی فقہ میں ہے کہ امام مالک کے نزدیک بشر چنیدہ جیسے ہلکے

رکھو۔ بلکہ اور ہاتھی حلال ہیں۔ نیز امام شافعی اور مالک کے نزدیک اور

بجور۔ سو سارہ گدے اور چروا حلال ہیں۔ نیز امام مالک اور شافعی کے نزدیک

جھایا اور سب حلال ہیں۔

میزان الکبریٰ کتاب الاطعمہ ص ۱۰۱

رحمۃ اللہ علیہ اختلاف فقہاء

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح

۱۳۴ میں ہیں عیسائی و یسوعی لحم حبہ الاہلیتہ اور عیسائی کے

تذویک یا تو کہ ہے بھی حلال ہیں۔ نیز امام مالک کے نزدیک عقاب

ہاڑ، شکار، شامی بھی حلال ہیں اور امام شافعی کے نزدیک بھونہ، بچکڑ

اور کتا بھی حلال ہیں۔ رحمتہ اللہ علیہ اختلاف الفقہاء کتاب الاطعمہ

تھوٹے۔ کتاب الفہارح الکبریٰ مختلف علماء اب شریانی نے ان کتاب کے

ویا چھ ہیں کچھ کہ ہمارے تمام اہل کے تمام فتویٰ کو اور شریعت

کی شامی شامل ہیں اور ان صاحب فقہ المسلمین حل حدی میں و تبسم

زین حجت کتب امام رب کی طرف سے وایت ہے اور دوسری قول وادہ

منہا استخراج میں شریعتہ المسلمین کی امام کا فتویٰ بھی شریعت سے

بامعنی ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ کھانے کی فقہ۔ ان کے اہل نے تو شریعت

یا کہ پر پھر پھر دیا ہے اور ہر ایک میں ہے وہ اند کہیں کہ نہیں

ہے۔ بلکہ امام کتا ہے کچھ اور اور حلال ہے تو ہر کتا ہے حرام ہے

ایک کتا ہے کچھ مال کی کتا اور خنزیر حلال ہے تو ہر کتا ہے کہ حرام ہے

اور شکاری شریف کے تو ہر کتا ہے کچھ حلال ہیں نے کچھ اور مذہب بھی

حلال کر دیا

رحمۃ اللہ علیہ اختلاف فقہاء

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح

کتاب الاطعمہ و کتاب الفہارح



## باب المتفرقات

۱۴۱ سنی فقہ میں ہے کہ اگر اذان و اذان اب فی شراب احد کم تلیغہ  
کہ جب کسی کی پیچھے دانی چیز میں بھی گھر جائے تو اسے پراپیچے کہ وہ اسے  
خون سے گرنے دے۔ بخاری شریف کتاب الاطعمہ ص ۱۹۸

۱۴۲ فوتے۔ صرف ڈوبنے سے کہ جسے گا تھوڑا سا پتھر بھی لیں اور پھر وہ دودھ  
یا چائے اور سریرہ کی روک کو روک کر دیں۔

۱۴۳ سنی فقہ میں ہے کہ کسی پاک ہے۔ بھراؤ غار ص ۱۹۸  
یہ سنی فقہ میں مٹی کھا نا بھی جائز ہے۔ فقہ مجاہد ص ۱۹۸  
و مشمول انا کا پرین کے جوہر پار ہے۔

۱۴۴ سنی فقہ میں گیدگتا اگر کسی کو پڑے یا بدن سے چھو جائے تو وہ نجس  
نہیں ہوتا۔ ہشتی زور ص ۱۹۸ و مشمول انا کا پرین کے جوہر پار ہے۔

۱۴۵ سنی فقہ میں ہے ان البسملۃ لیست من البسملۃ عندنا فی حقیقۃ  
کہ ہم اشد شراب پاک کی سورۃ فاتحہ کی جز نہیں ہے اسی لئے اس کا

نماز میں پڑھنا واجب نہیں ہے۔ میزان الکبریٰ ص ۱۹۸ باب البسملۃ

۱۴۶ سنی فقہ میں دلدل ان نارواحی کے پیچھے نماز پڑھنا اور ہر قسم کے فاسق  
و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ صحابہ کو ہم مجاہد بن یوسف

کے پیچھے نماز پڑھنے سے ہے میں۔ حالانکہ یہ ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ  
اور تابعین کو قاتل ہے اور امام احمد کے نزدیک عورت نماز پڑھنے کے

مردوں کو پڑھنا بھی ہے۔ میزان الکبریٰ ص ۱۹۸ باب البسملۃ

۱۴۷ سنی فقہ میں پھر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی من لہی ہلا کو پڑھنا جائز  
ہے اور یہ حکم عام الناس کے لئے ہے طوالت ہلا کو پڑھنا بھی ہے۔

۱۴۸ میزان الکبریٰ ص ۱۹۸ باب البسملۃ

۱۴۹ سنی فقہ میں ہے کہ ان کے امام شیخ اور محمد بن حذیر فرماتے ہیں کہ نماز  
جائزہ بغیر وضو کے پڑھنا جائز ہے اور یہ حکم عام الناس کے لئے ہے اور

عوام الناس کو چاہئے کہ وہ وضو کر کے نماز جنازہ پڑھیں  
میزان الکبریٰ ص ۱۹۸ کتاب الجنائز

۱۵۰ سنی فقہ میں ہے کہ اگر مٹی دھن یا تھوڑی پینیں تو آفتہ میں شاعر  
اور واقعہ حنیف و فقہر ص ۱۹۸ جو کہ داری یا تھوڑی مٹی

پینا شہید اور انہی کے لئے کی نشان ہے اس لئے ان سے پرہیز کرنا  
واجب ہے۔

۱۵۱ عن الحسن ابن علی قال انما فی الجودی بطن العنز میر  
لہو یا میں وید حسن بصری کہتا ہے کہ جب بکری کا بچہ مادہ غنیمت کے

دودھ سے پالا جائے تو وہ حلال ہے اس کے کھانے میں کوئی  
حرج نہیں۔ فتاویٰ قاضی خان کتاب الطہر ص ۱۹۸



مرد و زن سے ملنے اور ان کی طرف سے جو چیزیں آتی ہیں ان سے

اور وہم پر غلبہ کر کے کہیں سے نکلیں ان سب کا کھانا ہمارا

میرزا محمد علی خان

سخت پرتو اشعه ایکس بر روی ریه ها و ریه ها را میزدند

فصل فی بیان کتاب کریمه

بعد اقبال بحسب ما نداشت میبست این یکسره الا غلظت حضرت

کہے ہیں کہ ایک ایک صحت اور ایک ایک کام کے ایک ایک پرکشی۔

*[Illegible handwritten text]*

سید: اچھی تقریر کا اہل قیاس ہے کہ عورتوں کی زباں و قلم و دلائل میں

مجله شریعت و فقه اسلامی

۱۵۹۔ تحقیق میں عمر بیکار نہ رہا اور اپنے کتب خانہ پر جمع

تكملة شريفة كتاب الطب الباطني في الطب الباطني في الطب الباطني

۱۶۰۔ سنی فقہ میں جہ کریم نے فرمایا ہے کہ سو سوار لوگوں پر حرام نہیں

۱۰۰

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۱۹۱۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدمی! یہ ہے کہ تم نے اسے فراموش کر دیا ہے

نہایت محنت و عمل کے ساتھ

مختار من شرح كتاب التلخيص باب النحر والركعة



۱۶۲۔ سنی فقہ میں سے کہہ کر بولا علی کے نام سے بعض رکعت سنت عائشہ سے  
بخاری شریف کتاب الطب باب اللہود ص ۲۲

۱۶۳۔ "قالت عائشہ کنت اغتسل انا والماء من انا وواحد  
عائشہ کہتی ہے کہ میں اور نبی کریم غسل رخصت میں ایک ہی وقت  
میں ایک ہی برتن سے کرتے تھے۔

بخاری شریف کتاب العباس ص ۱۶

۱۶۴۔ ابوہریرہ نے جناب ابوبکر و عمر کے بخیل ہونے کی شکایت کی ہے  
بخاری شریف باب ما جاء في الرقاق ص ۱۶

۱۶۵۔ سنی فقہ میں سے کہہ کر اسحاب پر زنیات حرم کوڑے سے دھتکار  
کر بنا دینے کا حکم ہے۔

بخاری شریف ص ۲۲ ذکر عمن کوڑ

۱۶۶۔ سنی فقہ میں سے کہہ کر اگر کسی پر جرم کی سزا لگئی ہو اور وہ نماز پڑھے  
تو سزا معاف ہے بخاری شریف ص ۱۶ کتاب الحارم

۱۶۷۔ سنی فقہ میں سے کہہ کر نبی کریم اور زمانہ ابوبکر میں شراب پینے کی سزا  
چالیس کوڑے تھی پھر عمر نے بڑھا کر اسٹی کوڑے کر دیے۔

بخاری شریف ص ۱۵ کتاب اللہود

۱۶۸۔ سنی فقہ میں سے کہہ کر صاحب قرآن کو کھل نہیں دیتے تھے اور وہ اگر  
رحیم کو بھی قرآن میں داخل کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں کے ڈر سے

ایسا نہ کیا بخاری شریف ص ۱۶ کتاب الاحکام



۹۷۔ کہ عمر نے کہا تھا کہ ان سترک فقہ ترک من ہو خیر می  
کہ اگر کسی کسی کو خلیفہ بناؤں تو کیا ہر جہ ہے۔ پھر سے ہزارات نے کسی کو  
خلیفہ نہیں بنایا۔ لیکن رسول اللہ کے ابو بکر کو خلیفہ نہیں بنایا۔

بخاری شریف ص ۹۰ کتاب الاحکام باب الاستخلاف۔

۹۸۔ ابو بکر و عمرؓ کی بارگاہ میں شور مچاتے تھے اور دونوں کی خدمت میں  
آیت اتری کہ لا ترفعوا اصواتکم کہ اپنی آوازوں کو مت بلند کرو۔

بخاری شریف ص ۹۰ کتاب الاعتصام۔

۹۹۔ سنی فقہ میں ہے کہ جناب امیر اور جناب عباسؓ میں بیعتات ان ابابکر  
فیہا کنا لہذا کہ جناب امیر و عباسؓ ابو بکر کو چھوڑنا اور گھبراہٹ مچاتے تھے۔

عباسؓ کہ مسلم شریف باب النخی میں وضاحت موجود ہے

بخاری شریف کتاب الاعتصام

۱۰۰۔ ایضاً بخاری شریف ص ۹۰ کتاب الاعتصام

۱۰۱۔ سنی فقہ میں ہے کہ ران پشیمان سنت نبی ہے

بخاری شریف کتاب الاعتصام ص ۹۰

۱۰۲۔ سنی فقہ میں ہے کہ ابو ہریرہؓ کہتا ہے میں تو مسکین تھا صرف پیٹ

کی خاطر رسول اللہؐ کو چٹا ہوا تھا۔ اور مہاجرین و انصار میں اور

انصاری و عسکاری میں لگن تھی۔ پس ان کو دین کی کیا خبر۔

بخاری شریف کتاب الاعتصام ص ۹۰

۱۰۳۔ سنی فقہ میں ہے کہ حضورؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ عمار کو گروہ باغی



قتل کرے گا۔ بخاری شریف ص ۱۱۱ باب فضل الجہاد

۱۵۱ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کو ایک جیونشی نے کاٹا تھا پس نبی نے ان جیونشوں کی پوری کاٹنی جلا دیئے گا حکم دے دیا رہے نبی کی طرف ظلم کی نسبت بخاری شریف ص ۱۱۱ کتاب الجہاد ص ۱۱۱

۱۵۲ سنی فقہ میں ہے کہ غنصیت فاحظتہ نیست رسول اللہ علیہ السلام فحیرتہ کہ فاحظہ نبی رسول اللہ کی ابو بکر پر ہمارا حق ہوں اور اس سے کلام کرتے ترک کر دیا۔

بخاری شریف باب فرض النفس ص ۱۱۱

۱۵۳ صلح حدیبیہ کے وقت عمر نے رسول اللہ سے کہا تھا کہ یہ صلح دین میں کمینگی ہے۔ بخاری شریف ص ۱۱۱ کتاب الجہاد

۱۵۴ سنی فقہ میں ہے کہ ابراہیم نے صرف تین بھوٹا پرے ہیں بخاری شریف ص ۱۱۱ کتاب بطل الخلق

۱۵۵ سنی فقہ میں ہے کہ پھیلنے کو قتل کرو کیونکہ وہ ابراہیم نبی کے خلاف آگ کو پھیل سکتی تھی۔

۱۵۶ عمر بنی آل ابراہیم اولاد نبی کا گھر جلائے آیا تھا پس پھیلنے کی طرف واجب القتل ہو گیا۔ بخاری شریف ص ۱۱۱ کتاب بطل الخلق

۱۵۷ سنی فقہ میں ہے کہ ابو بکر کی خلافت کے وقت جب انکیشی ہو تو انصار نے دوشے دیئے تھے انکار کیا اور کہا مٹا اھیر و شکم اھیر۔

بخاری شریف ص ۱۱۱ باب نقائل اصحاب النبی



۱۸۱ سنی فقہ میں ہے کہ نبی کریم نے اپنے چچا حمزہ کے قاتل سے فرمایا تھا۔  
کہ وہ جنگ الہ تعالیٰ

بخاری شریف جلد ۱۱ باب قتال حمزہ

۱۸۲ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت علی نے ابو بکر کی چھ ماہ تک بیعت نہیں کی تھی۔  
راوی چھ ماہ میں اگر ابو بکر غنطی پہ تھا تو بعد میں بھی تحریک نہیں ہوا۔  
بخاری شریف جلد ۱۲ باب غزوہ تبوک

۱۸۳ جنگ سے بھاگ کر گھار کے ڈور سے سفت عمر ہے

بخاری شریف جلد ۱۵ باب غزوہ حنین

۱۸۴ ایک دن نبی کریم عائشہ کی رانوں پر سر رکھ کر سو گئے اور ابو بکر نے آکر  
عائشہ کو لٹے مارے۔ بخاری شریف جلد ۱۵ فضائل اصحاب

۱۸۵ عمر بوقت موت بھی با شتم پر ظلم کرنے لگے باعث بقتل تھے۔

بخاری شریف جلد ۱۵ باب فضائل اصحاب

۱۸۶ عثمان جنگ احد میں نبی کریم کو چوڑ کر بھاگ گئے تھے

بخاری شریف جلد ۱۵ باب مناقب عثمان

۱۸۷ عمر کی بوقت موت آخری خدا شراب تھی

بخاری شریف جلد ۱۵ مناقب عثمان

۱۸۸ حضرت عمر زیادہ بد خلق تھا بخاری شریف جلد ۱۵ مناقب عمر

۱۸۹ عائشہ نے بوقت موت عمر کو یہ کیا تھا۔ رشتہ داروں نے کہہ دیا کہ عمر  
جو رعبہ زیادہ دینا تھا عثمانی پسند کر دے گا۔

بخاری شریف جلد ۱۵

۱۹۰ سنی فقہ میں ہے عائشہ کو ہر ماہت رسول عثمانی پاک کلمہ جگر کا ٹکڑا  
ہے جس نے جناب سیدہ کو ناراض کیا اس نے نبی کریم کو ناراض کیا۔  
راوی بکر نے نزدیک غصب کر کے نبی پاک کو ناراض کیا ہے

بخاری شریف جلد ۱۵ مناقب قرابتہ رسول جلد ۱

۱۹۱ ایک زیادہ نے امام حسین کے سر کو طشت میں رکھ کر تانے مارے

بخاری شریف جلد ۱۵ باب مناقب امام حسین

۱۹۲ سنی فقہ میں ہے سعد بن معاذ کی موت پر عرش خدا کاٹا گیا تھا۔

رشتہ دہ کہتے ہیں کہ آل نبی کے قتل پر عرش خدا کاٹا گیا تھا تو سنی مذاہب کیوں

کہتے ہیں۔ بخاری شریف جلد ۱۵ باب مناقب سعد

۱۹۳ سنی فقہ میں ہے کہ سوکن پر غیرت اور اس کا گھڑ کر ماسکت عائشہ ہے  
کیونکہ وہ حضرت ابوبکر کی کا گھڑ کرتی تھی۔

بخاری شریف جلد ۱۵ مناقب حضرت ابو بکر جلد ۱

۱۹۴ سنی فقہ میں ہے کہ نماز کچھ اس رکعت فرض ہوئی تھی پھر حضرت موسیٰ کی  
معاذت سے ہتھ رکعت ہوئی۔

بخاری شریف جلد ۱۵ باب المعراج

۱۹۵ سنی فقہ میں ہے کہ نبی عائشہ کو نبی سے کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی



پھر اشد میاں کو خیال آیا کہ یہ تو بالکل کم ہے پس دو رکعت اور پڑھا دی

بخاری شریف ص ۱۰۱ باب نماز تہمت لیساجر ملک

۱۹۶ سنی فقہ میں ہے کہ جو تلوں پر اور چھوٹے پر مسج کرنا جائز ہے نیز عام پر

بھی مسج کرنا جائز ہے۔ بخاری شریف کتاب الوضو ص ۱۰۲

۱۹۷ سنی فقہ میں ہے کہ انیس بن مالک کہتا ہے کہ صحابہ نے حضور کے بعد نماز

مناجہ کر دی۔

بخاری شریف ص ۱۰۱ باب توضیح الصلوات

۱۹۸ سنی فقہ میں ہے کہ محمد بن ابی نعیر از ابن عثمان کی بخاری کو روایت

ہے۔ بخاری شریف کتاب الحجہ ص ۱۰۱

۱۹۹ سنی فقہ میں ہے کہ حالت نماز میں دائیں طرف تھوکتا جائز ہے

بخاری شریف ص ۱۰۱ باب البصاق فی الصلوات

۲۰۰ سنی فقہ میں ہے کہ نماز میں لشکر کی تیاری کے بارے میں سوچنا سنت عمر ہے

بخاری شریف ص ۱۰۱ باب فکر الحرب فی الصلوات

۲۰۱ بی بی عائشہ نے وصیت کی تھی کہ مجھے رومہ نبی میں دفن نہ کیا جائے۔

کیونکہ اپنے کرات جاتی تھی

بخاری شریف ص ۱۰۱ باب احادیثی تہجدی

۲۰۲ سنی فقہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آنسو کی تھکی ہماکشیں ہیں

پانچاٹھ جوتہ۔ نور الابصار ذکر عمر ص ۱۰۱

۲۰۳ سنی فقہ میں ہے کہ ابو بکر و عمر کو کالیوں دینا کوئی کفر نہیں

شرح فقہ الکبیر ص ۱۰۱

۲۰۴ سنی فقہ میں ہے بیٹی سے یہ مسئلہ پوچھنا کہ عورت کتنی مدت کے بعد شوہر

کے لئے بیکار ہوئی ہے۔ یہ سنت حضرت عمرؓ ہے۔

ازالۃ الغم ص ۱۰۱ کتاب النکاح

۲۰۵ سنی فقہ میں ہے اپنی بیوی سے غیر فطری نجاستی کرنا سنت عمر ہے

ترمذی شریف کتاب التفسیر باب ۲ ص ۱۰۱

۲۰۶ سنی فقہ میں ہے کہ نماز کوئی پر کوڑے سے بڑھانا سنت عمر ہے۔

الوامست والیاست ص ۱۰۱

۲۰۷ سنی فقہ میں ہے کہ حالت جنابت میں نماز پڑھنا سنت عمر ہے

کنز العمال کتاب الصلوات ص ۱۰۱

۲۰۸ سنی فقہ میں ہے کہ قصبی مال کو غصب جب چاہا کو بایک کر دے

اس کے لئے حلال ہے۔

نمازی قاضی خاں کتاب الخطر ص ۱۰۱

۲۰۹ سنی فقہ میں ہے کہ بیوی سے ورثہ میں مقابلہ کرنا سنت نبیؐ ہے کیونکہ

حضور و ورثہ سے مقابلہ کرتے تھے۔

مشکوٰۃ باب عشرۃ اسناد ص ۱۰۱

۲۱۰ سنی فقہ میں ہے کہ عیشاؓ کو سنتہ رقت قبلہ کی خبر نہ کرنا جب کوئی صحابہ



یہ نہ ہو کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے ہے۔  
مشکوٰۃ باب جواب الغلام

۱۱۱ سنی فقہ میں ہے کہ من حیجہ المشرکین و منکرہاتہم مثلاً  
کہ جو شخص کسی مشرک کے ساتھ رہے اور اسی کے ساتھ رہنے لگے  
وہ اسی مشرک کے مثل ہے۔ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد ص ۲۹  
نوٹ۔ معاذ اللہ اگر حضرت ابوطالب صاحب ایمان نہ تھے تو نبی کریم ان کے  
ساتھ کیوں رہے۔

## کلمہ شریف کی آڑ میں سنی ملوانوں کے ڈھکوسلے

۱۔ جبکہ سنی علماء پر دانا زیادہ رو رہا ہے ہیں کہ شیعوں نے کلمہ شریف میں  
کوئی تبدیلی کر دی ہے اور ہم عرض کرتے ہیں کہ فقہ احمد علی انکا وہ ہیں کہ عبودیت  
پر خدا کی سنت ہے۔ ہم نے ہرگز کلمہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بات صرف یہ  
ہے کہ سنی بھائیوں میں روایتی طور پر کچھ کلمے ہیں

- ۱۔ کلمہ استغفار
- ۲۔ کلمہ رد و کفر
- ۳۔ کلمہ طیبہ
- ۴۔ کلمہ شہادت
- ۵۔ کلمہ تنبیہ
- ۶۔ کلمہ توحید

کلمہ ایمان اور کلمہ اسلام کا اہمیت کے کلموں میں نام لگنا نہیں ہے۔  
اور اہل تشیع میں بھی کلمے روایتی خود پر ہیں۔

۱۔ کلمہ توحید اور وہ یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ  
۲۔ کلمہ رسالت اور وہ یہ ہے اشہد ان محمدؐ عبدہ و رسولہ  
اور یہ دونوں کلمے ہی کہ کلمہ اسلام کہلاتے ہیں۔ ان کے معنی پیر ایمان  
کہنے والا ہے مسلمان کہلاتا ہے۔

۳۔ کلمہ ولایت۔ اور وہ یہ ہے اشہد ان علیاً ولی اللہ و ولی  
رسول اللہ و خلیفۃ اللہ بعدہ فی کل حق

شیعہ جو اپنے کلمے پر کلمہ چڑھنا ضروری ہے اور اسی کو ہم کلمہ ایمان  
کہتے ہیں۔

پس سنی ملوانے جو عوام کو یہ سوچنا رہا ہے ہیں ہمیں یہ بتائیں کہ ہم نے کس



کلمہ میں اور کسی کیفیت سے کئی بیشی کی ہے۔ کلمہ توحید کا معنی یہ ہے کہ  
معبود برحق خدا وحدہ لا شریک ہے۔ اس میں تریاوتی کا مطلب تو یہ ہے  
کہ معبود برحق کے علاوہ کسی اور خدا کی الوہیت کا عقیدہ رکھا جائے۔  
اور اس میں کئی کا مطلب یہ ہے کہ معبود برحق کے اختیارات اور کمالات  
میں سے بعض کا عقیدہ نہ رکھا جائے۔ اور اس کے بعض احکامات سے انکار  
کیا جائے۔ اگر ملوانوں کا مدعا یہ ہے کہ مذکورہ کئی اور تریاوتی کا شیوہ عقیدہ  
رکھتے ہیں تو یہ صاف جھوٹ ہے۔ ہم صرف معبود برحق خدا کا سنتے ہیں اور اس  
کے تمام اختیارات و کمالات پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کے برعکس کو واجب الوجودات  
سمجھتے ہیں۔

دوسرا کلمہ رسالت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں  
اس میں تریاوتی کا مطلب ہے کہ حضور کے بعد کسی اور شخص کی نبوت کا عقیدہ  
رکھا جائے۔ اور کئی کا مطلب یہ ہے کہ حضور کے بعض کمالات اور اختیارات  
اور احکامات کا انکار کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم کے اس حکم کا  
انکار کیا تھا کہ کاغذ قلم لاؤ۔ اگر معنی وہ مقول کا مدعا یہ ہے کہ ہم نے نہ گورہ  
مصلوبی کے لحاظ سے کلمہ میں کئی یا تریاوتی کی ہے تو یہ بھی ان کا مفید جواب  
ہے۔ کیونکہ ہم حضور پاک کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں مانتے اور حضور کے  
تمام کمالات و اختیارات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور حضور کے تمام احکامات  
کی اطاعت ضروری سمجھتے ہیں۔

تیسرا کلمہ ہے ولایت۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اللہ  
کے ولی ہیں اور حضور پاک کے وصی ہیں اور انھیں ان کے بعد مولیٰ علی حضور کے  
خلیفہ بلا فصل ہیں۔ اگر ہمارے معنی وہ مقول کا مدعا یہ ہے کہ یہ کلمہ شیعوں نے خود  
بنایا ہے اور اس کا ثبوت قرآنی پاک اور سنت متواتر میں نہیں ہے تو یہ بھی مفید  
جواب ہے کیونکہ علیؓ ولی اللہ وصی رسول اللہ کے علی اللہ کا ولی ہے اور رسول کا  
وصی ہے۔ ان دو جملوں کے معنی تو ایسے ہیں کہ سنت بھی عقیدہ رکھتے ہیں اور جو  
انکار کرے وہ ایسے نہیں ہے۔ باقی رہ گئی خلیفہ بلا فصل یہ جملہ ملوانوں کے  
ولی پر اس طرح گتا ہے جس طرح قمری ان قمری کی گولی تگے۔ ہم عرض کرتے ہیں  
کہ اس جملے کا نبی کریمؐ نے میدانِ غدیر میں اعلان فرمایا ہے اور حدیث سفینہ  
حدیث مرینہ حدیث منزلت، حدیث طبرہ، حدیث نقیین حدیث علیؓ مع الحق،  
حدیث علیؓ مع القرآن، حدیث زینت، حدیث نور، حدیث لمیر اور دیگر متعدد  
احادیث اس کا ثبوت ہیں۔ اور آئینہ قطبیر، آئینہ یقین، آئینہ ایوم اکملت  
آئینہ منالہ، آئینہ مودت، آئینہ جبل اللہ اور دیگر آیات اس کا ثبوت ہیں۔  
یہ جملہ خلیفہ بلا فصل جس کا مطلب ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نبی کے بعد  
حضور کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور ابو بکر عمر عثمان عیسیٰؑ نہیں ہیں اس کے  
بارے میں کوئی پیغمبر کی وراثت کے بعد فوراً ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔  
پس بین اصحاب سے حضرت علیؓ کو نبی کے بعد خلیفہ بلا فصل مانا وہ مشیعہ  
کہا ہے اور حضور نے حضرت علیؓ کو چھوڑ کر ابو بکر کو خلیفہ مانا وہ بعد میں علیؓ کے



انصاف کہلانے اور یہی جھگڑا جو وہ سو حال سے شیعہ اور سنیوں میں چھلا  
آ رہا ہے ۔ اور آج ملوثوں کے مشورہ غلطی سے ختم نہیں ہو سکتا ۔  
ملوثوں نے آج کل یہ تحریک چلائی ہے کہ کلمہ شریف شرکوں پر  
اور ٹرامپوں پر اور مہلوں پر اور دکانوں پر اور اسی طرح ہونگے استیشن  
رہائشی مکان ۔ اسکول ۔ مدرسے ۔ مساجد ۔ ہسپتال وغیرہ پر کلمہ شریف  
لکھ دیا جائے تاکہ عوام الناس یہ سمجھیں کہ بس کلمہ یہی ہے اس کے  
علاوہ اور کچھ نہیں ۔ سنی ملوثوں کا یہ ایک فریب ہے اور مکاری ہے  
اور ان چالاکیوں سے حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل پر پردہ نہیں ڈالا  
جاسکتا ۔ کیونکہ ملوث نے لاکھ پچاس میں ہم اس بات کو دن رات میں پانچ  
مرتبہ اذان میں اعلان کرتے ہیں ۔

پس شرکوں اور ٹرامپوں کی تحریروں ۔ ہونٹوں اور مسجدوں کے  
پروردہ حضورؐ کی خلافت بلا فصل کو نہیں چھپا سکتے ۔

مگر اور اگر سنی بھائیوں نے بحث برائے بحث کوئی ہے ترمیم شیعوں  
میں تین کلمے روا ہیں اور سنی بھائیوں میں چھ کلمے ہیں اور اباب  
انصاف خود فیصلہ کریں کہ کلمہ کو کس نے بڑھا یا ہے ۔

خیر ہم سنی بھائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ لا الہ الا محمد رسول اللہ  
صرف یہی الفاظ اسی ترتیب کے ساتھ قرآن پاک کی کس آیت میں یا  
کس حدیث معتبرہ میں مذکور ہیں ۔

خیر یہ بھی ثابت کریں کہ ایمان اور اسلام کے لئے یہ کلمہ ہی کافی

ہے ۔

بچے نوگوں عوام الناس کی جماعت سے کیوں ٹانڈا اٹھاتے ہو ۔  
کلمہ کے یہ مخصوص الفاظ مسلمانوں میں ایک رسم ہے ورنہ اسلام کے لئے  
اور بھی بہت سی چیزوں کا اقرار ضروری ہے ۔ مثلاً خلافت ۔ قرآن  
غنائم ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ ۔ جہاد ۔ امر بالمعروف ۔ نہی  
تقریر ۔ برزخ ۔ قیامت ۔ جنت ۔ دوزخ وغیرہ ۔ مسلمان ہونے کے  
لئے مذکورہ تمام باتوں پر عقیدہ رکھنا ضروری ہے ۔

خلاصہ کلام کہ علیؑ مولیٰ اللہ و رسول اللہ و خلیفۃ اللہ  
یہ خود ایک مستقل کلمہ ہے اور اس کے ذریعے ہی کلمہ توحید اور نہ ہی کلمہ  
رسالت میں کسی قسم کی زیادتی یا کمی ہوتی ہے ۔

## دعوت ذو العشرہ اور علیؑ کی ولایت کا اعلان

نبی کریمؐ نے دعوت ذو العشرہ کے موقع پر اپنی علیہ المطالب کو  
جمع کیا اور فرمایا

یا ایہی علیہ المطالب قد جئکم بخیر الدنیا والاخرہ وقد  
امروکم ان تدعواکم الیہ فامیکم اور اذنی علی اصروی



وَمَكِّنْ أَخِي وَوَصِيَّ وَخَلِيفَتِي فَا حُجِّمِ الْقَوْمَ عَمَلُهَا  
جَمِيعًا فَفَعَلْتُ وَأَنَا أَحَدُ أَتَمِّهِمْ سَيِّدًا يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
أَنَا وَزُرِّيَّاتِي عَلَيْهِ فَاخْذِي قِسْمِي قَسْمَ قَالَ إِنَّ هَذَا  
أَخِي وَوَصِيَّ وَخَلِيفَتِي فَيَكُنَّ فَا سَمِعُوا اللَّهَ وَاطَّاعُوا  
فَقَامَ الْقَوْمُ فَيُصْعَكُونَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعَ بَطْنُ وَ  
تفسير منطوي سورة الشعراء ص ۸۴

ترجمہ: حضور نے دعوت و الشیروہ کے موقع پر فرمایا کہ اے  
بہن عید الطالب میں آپ کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی  
لایا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اس  
کی طرف دعوت دوں اور آپ میں جو بھی اس دعوت میں  
میری مدد کرے گا میرا بھائی ہوگا۔ میرا وصی ہوگا۔ میرا  
خلیفہ ہوگا۔ تو سب ترم سن کر خاموش ہو گئی۔ بنیاب علی  
فرماتے ہیں میں سب سے کمسن تھا۔ اور انھا اور عرض کی  
کہ یا نبی اللہ اس دعوت میں میں آپ کا وزیر ہوں تو  
نبی پاک نے حضرت علی کی گردن پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ  
اے خدا! اخی و وصی و خلیفتی کہ یہ علی میرا بھائی ہے میرا وصی  
ہے میرا خلیفہ ہے تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

تاریخین: یہ دعوت اسلام کا آغاز ہے۔ بعثت کے صرف تین برس  
گزرنے میں اور ابھی تک حضور نے کسی کو روزہ حج زکوٰۃ کا حکم نہیں دیا



صرف توحید اور رسالت کا اعلان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ حضرت  
 علی کی ولایت کا اعلان کر رہے ہیں اور حضرت علی کی اطاعت فرض کر  
 رہے ہیں۔ کلمہ اظہار پر ذرا غور فرمائیے اور علی کا سن بھی دیجیے۔  
 اب جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے یا نبی کی۔ تو اسے پہلے ایمان لانا  
 چاہیئے اللہ اور رسول پر اور جو علی کی اطاعت کرتا ہے اسے علی کی  
 خلافت پر ایمان لانا چاہیئے۔ اور ایمان ایک امر قلبی ہے جب تک اس  
 کا اظہار نہ کیا جائے اس وقت تک معلوم نہیں ہوتا اور اس اظہار کا نام  
 ہے کلمہ۔ لہذا لا الہ الا اللہ خدا پر ایمان لانے کا اعلان ہے محمد الرسول اللہ  
 نبی پر ایمان لانے کا اعلان ہے اور علی ولی اللہ حضرت علی پر ایمان لانے  
 کا اعلان ہے تو جب نبی نے فرمایا کہ خاسمہ و اظہار تو سماعت اور  
 اطاعت بغیر ایمان کے معقول نہیں۔ تو جب اطاعت اور ایمان دونوں  
 حضرت علی کے متعلق فرض ہیں تو پھر اس کے اظہار اور اعلان میں کیا  
 ہرج ہے اور یہی علی ولی اللہ کا اعلان ہے جو کہ حضور نے بعثت کے  
 چوتھے برس مکہ میں فرمایا۔ البتہ ابراہیم اور اس قحاش کے لوگوں کو یہ  
 اعلان مانگا اور گزرا اور ان جیسے جو لوگ بھی دنیا میں ہیں ان پر یہ اعلان  
 مانگا اور گزرتا ہے۔